U1380 P - 22-12 09

Title - USOOL-E-ILM INTIZAM MADAN

Creator - Vimiland ; Mutarjum Pandit Dharam Narain.

Publisher - Urdu Akhbar Press (Delhi).

Date - 1846.

Pages - 202,2.

Subjects - Muaashiyaat.

Govt School Liby
[illegible]
2 Dec 1846

۳۶ سی

The
Elements
of
Political Economy
by
Francis Wayland D.D.
Translated into Urdoo
by
Pundit Dhurum narain
Senior Scholar
Delhie College
1846.
Price 3 A.

اصول

علم انتظام مدن تصنیف کی ہوئی فرانسس وی لینڈ صاحب کے
جس کو پنڈت دھرم نارائن طالب علم اعلیٰ مدرسہ دہلی نے ترجمہ کیا
قیمت ۳ آنہ
دہلی اردو اخبار پریس مکان متعلقہ امام باڑہ موقوفہ مولوی محمد باقر صاحب دام اقبالہ
باہتمام پنڈت موتی لعل پرنٹر چھاپا ہوا
۱۸۴۶ء

M.A.

۳۳۰،۱

RE-ACCESSION

AZAD A.M.U LIBRARY MAULANA

M.A.LIBRARY, A.M.U.

U1380

فرہنگ

		صفحہ
ابدال	Exchange	۳
اجرت	Wages	[illegible]
احتیاج	Demand	[illegible]
ارک رایٹ	Arkwright	۱۵
اصل	Capital	۳
اصل منقولہ	Circulating Capital	۹
اصل غیر منقولہ	Fixed Capital	۹
افریقہ نام یک براعظم	Africa	۱۱۳
الکٹریسٹی یعنی بجلی	~~Electricity~~	[illegible]
امریکا	America	۳۱
انتظام مدن	Political Economy	۱
انجنیر یعنی کارگیران	Engeneer	۶۳
انگلنڈ یعنی انگلستان ولایت انگریزاں	England	۴۰

۱۸۰	Indian rubber	اندین ربر پرده شیء چسبی تقشیر سرمه کی قلم کی شائی هی
×	Fluctuation	اوتار و چهار
۱۳۹	Ireland	آیرلند ملکی واقع غرب انگلستان و محکوم ملک مذکور
۱۹۱۶۰۰	Athens	ایتنز نام شهری از شهرهای قدیم یونان
۳۸	Atlantic	اتلانتیک نام یکی از بحر اعظم واقع غرب فرنگستان
۱۵	Sir Isaac Newton	ایزک نیوتن نام حکیمی مشهور
× ✓	Market	بازار
۱۶۵	Premium, above par	بادها
۱۶۵	Discount, below par	بتا
+	Circulation	بیع
× ✓	Rate	بهاو
۱۱۶	Bank Note	بینک نوت
۴ ✓	Production	پیدایش
۵ ✓	Product	پیداواری
※	Productive	پیداوار یا پیدا کننده
۵	Distribution	تقسیم

۳۷	Division of labour	تقسیم محنت
×	Paper currency	چلن کاغذ یا ہنڈوی کا
+	Share	حصہ
۵	Consumption	خرچ
×	Consumption Partial	خرچ جزی
×	Do Total	خرچ کلی
۸۰	Retailer	خوردہ فروش
۱۱۹	Stock	راس المال
× ✓	Supply	رسد
۱۳۸	Rent	رینٹ
۱۰۲	Sparta	سپارٹا ایک شہر یونان کا
۱۵	Sir Humphry Davy	سر ہمفری ڈیوی نام ایک حکیم کا
+	Capital	سرمایہ
۹	Coin, Money	سکہ
۱۳۱	Scotland	سکوٹ لینڈ ملک جانب شمال انگلستان کے واقع ہے
۱۰۴	Interest	سود

٧٩	Merchant	سوداگر
٨٠	Whole sale Merchant	سوداگر تھوک والا
٨٥	Switzerland	سوٹزرلینڈ نام ایک ملک کا ملکوں فرنگستان سے
٣١	Sheffield	شیفیلڈ
*	Demand ✓	طلب
٥٤	France	فرانس
*	Market ✓	فروخت گاہ
١٥	Franklin	فرینکلن نام ایک حکیم کا
١٥	Fulton	فلٹن نام ایک شخص کا
٣٩	Feudal system	فیوڈل سسٹم
*	Productiveness	قابلیت قدر دینی کے
١	Value ✓	قدر
٢	Intrinsic Value	قدر ذاتی
٢	Exchangable Value	قدر ابتدائی
*	Loan	قرض
	Bank	کوٹھی صرافہ

۱۱۶	Bank of deposit	کوٹھی مال امانت
۱۴۶	Canada	کنیڈا
۳۷	Gypsum	گپسم نام ایک قسم کی مٹی کا
۴۹	Government	گورنمنٹ یعنی سرکار
×	Cost	لاگت
۱۰۲	Lycurgus	لائی کرگس واضع قانون سپارٹا
×	Wealth	مال
۱۲	Labour	محنت
۱۴۳	Educated labour	محنت مع تربیت
۱۴۳	Simple labour	محنت سادی
×	Wages ✓	محنتانہ
۱۹۷	Tax	محصول
۱۹۷	Direct Tax	محصول صریح
۱۹۸	Indirect Tax	محصول غیر صریح
×	Customs	محصول پرمٹ
۱۳۸	Wages	مزدوری

۶

مسیسپی نام ایک امریکا کی دریا کا	Missisippi	۱۴۳
مصالح	Materials	x
معاون طبعی	Natural agent	۳۰
منافع	Profit	x
منڈی	Market	x
مین چسٹر نام ایک انگلستان کی شہر کا	Manchester	۵۸
نیویورک	New York	۵۴
واٹ نام ایک شخص کا	Watt	۱۵
وٹنی	Whitney	۱۸
وساطت ابتدال	Medium of Exchange	۹۴
ویسٹ انڈیز نام ایک ملک کا جو امریکا میں ہے	West Indies	۳۸
ہنڈوی یا ہنڈی	Bill	x
ہوٹن ٹوٹ نام قوم	Hottentots	۸۳
ہولنڈ نام ملکے	Holand	۴۵
ہیڈلی نام شخص موجد آلہ پیمایش ارتفاع آفتاب وغیرہ	Hadley	۱۸
ہیئت عنصری	Elementary form	۱۳
ہیئت مجموعی	Aggregate form	۱۳

۱

AZAD LIBRARY A.M.U. MAULANA

فہرست مطالب

دیباچہ

مقدمہ

تعریفات اور تقسیم مطالب کے بیان میں

صفحہ

حصہ اوّل

درباب پیدائش کے

باب اوّل درباب اصل کے

باب دوم درباب محنت کے

حصہ دوم

درباب ابتدال کے

حصہ سوم

تقسیم کے بیان مین

حصہ چہارم

درباب خرچ کے

ہو

دیباچہ

علم انتظام مدنی اُن قوانین کا نام ہی جنکی رُو سی پیدائش اور تقسیم اور خرچ مال کا انتظام کیا جاتا ہی — تحصیل اس علم کی قریب ہر فرد انسان کی لئے اس جہت سے لازم ہی کہ اُسکے ذریعہ سے ترکیبین حاصل کرنی اکثر عمدہ اور مفید اشیا کی بہت ہی کم مقدار مشقت سے دریافت ہوتے ہین — ایسے حال مین غرض ہر فرد کو افراد انسانی مین سے خاص اپنے اپنے منفعت کے لئے اس علم شریف کے تحصیل مین متعلق ہی — لیکن چونکہ اس علم سے وہ اسباب جو سبب ترقی اور زوال دولت ملکون کے ہوئے ہین اظہر من الشمس ہو جاتے ہین تو عیان ہی کہ تحصیل اُسکی حاکمان وقت کے واسطے بدرجہ کمال مفید اور ضروری ہی — اس مقام سے وہ علاقہ جو درمیان تدابیر ملک داری اور علم انتظام مدنی کی ہی صاف واضح ہوتا ہی — بعض کا طریقہ یہہ تہا کہ وہ اس علم شریف کے تحصیل کو نافع آتی ہی — اونکی راے اسکی باب مین یہہ ہی بلکہ بعضون کی اب بہی ہی کہ اوسکی تحصیل سے اصلا کچھہ فائدہ نہین نکلتا اسواسطے کہ جس شخص کچھہ بہی عقل اور تدبیر سے ہوگا وہ خود انتظام اپنے کام کا ایسے طور پر کر لیگا جس سے فائدہ عظیم ظہور مین آوے لیکن یہہ دلیل نافع تحصیل اس علم کا

نہیں ہو سکتی اور مخصوص صفات تحصیل اسی علم کی نہیں ہی بلکہ اور علوم کے
باب میں بھی یہی بحث پیش لائی جا سکتی ہی — ہونا ایک شخص کا اسقدر صاحب
فراست اور ذکی استعداد البتہ ممکن ہی کہ وہ اپنی محنت و مشقت سے
حاصل کرے لیکن تحصیل اس علم کی اسکی قوت عقلی اور فہم اور ہوشش کو زیادہ
کرے گی — علم حقیقت میں کیا شئے ہی وہ مجموعہ اُن اصول عامہ کا ہی جو
بعد تجربات عرصہ دراز کے تحقیق ہو کر مقرر کی گئی ہیں اور جنہوں نے کہ
امور واقعی سے استخراج پایا ہی — مسائل مندرجہ علم انتظام مدن کے کچھ
امور خیالی اور ظنی نہیں ہیں بلکہ امور واقعی جو تواریخ سے حاصل ہوئی ہیں اور
تجربہ اور استقرا کی رو سے پایہ ثبوت کو پہنچے ہیں — پس حاصل کرنا اس
علم کا اسقدر ضروری اور مفید ہی جسقدر کہ تحصیل امور علوم کی — اگر
تحصیل اسکی کما ینبغی کی جاوے تو بہت اصول مفیدہ دریافت ہو جاتی ہیں —
بیچ ہر ایک جزو اپنی کاروبار کے ہم کو نظر اور ہر جزو رسی کی ہوتی ہی اور وہ
فوائد معلوم ہونے لگتے ہیں جن پر بہبود اور رفاہ ملک کے منحصر ہوتی ہیں —
واقفیت اس علم سے واضع قانون کو بہت ہی درکار ہی اسواسطے کہ
بسبب نہ معلوم ہونے مسائل ایسے علم شریف کے ممکن ہی کہ وہ ایسے قوانین
بناوے اور اسطرح کے محصولات مقرر کرے کہ واسطے ترویج تجارت اسکی
ملک کی بدرجہ غایت مضر ہوں — جس شخص نے تحصیل مسائل ملک داری
کی ہوگی وہ خوب جانتا ہی کہ کام مقرر کرنے محصولات کا کیسا نازک اور دشوار
ہی — بعض اوقات ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ محصول ایک پیسے کا ہی در صورت
لیا جانے کے بیجا طریق سے بڑے اور دور و دراز کی تجارت کو برباد کر دیتا ہی —

ــ چونکہ ضرورت تحصیل اس علم کی اب خوب معلوم ہوئی تو کمترین مخلوقات
دہرم نارائن سکالر اعلے مدرسہ دہلی کا کہ ایک مدت سے بیچ خدمت
جناب فریڈرک ٹیلر صاحب بہادر کے کہ اپنے علم اور ہنر مین شہرہ آفاق
اور یکتائی روزگار ہین اور بندہ کے حال پر بزرگانہ شفقت مبذول فرماتے
ہین رہا ہوں سے استفادہ و تشکر کرتا ہی خدمت مین ناظرین ان اوراق کے عرض کرتا ہی
کہ جناب بوٹروس صاحب بہادر پرنسپل سابق مدرسہ دہلی کے نے یہہ دیکھکر
کہ کوئی اچھی کتاب اس علم کی زبان اردو مین نہین ہی اس عاجز کی طرف
اشارہ کیا کہ اگر تو اسکو ترجمہ کرے تو مناسب ہی چنانچہ مینے موافق اسکے
فرمانے کے ترجمہ اس کتاب کا شروع کیا اور تہوڑی مدت مین بعد بہت ساخون
جگر کہانے کے اتمام کو پہنچایا ـــ جب جناب سپرینگر صاحب بہادر کہ علماے
روزگار سے ہین اور زبان انگریزی اور عربی اور اردو وغیرہ مین کمال
دستگاہ رکہتے ہین ہماری خوش طالعی سے پرنسپل اس مدرسہ کے مقرر ہو کر
شاہجہان آباد مین تشریف لائے مینے اس کتاب کا ذکر انکی سامنے کیا
انہون نے از راہ قدر ذاتی علم اور محنت کے اسے پسند کرکے حکم چہپنے کا دیا
چنانچہ اب یہہ کتاب چہپ کر تیار ہوئی ـــ یقین ہی کہ اسکا بہت رواج ہوگا
ــ ظاہر ہی کہ ترجمہ کرنا بہت مشکل کام ہی آدمی کتنی ہی کوشش کرے لیکن
یہہ نہین ہو سکتا کہ ترجمہ مین مضامین اسی خوبی اور درستی کے سات ادا
ہون جیسے کہ اصل زبان مین ہوتی ہین اسصورت مین ناظرین کو چاہیے کہ اسکے غلط
پالیس پر زبان طعن نہ کہولین بلکہ از راہ مہربانی قلم اصلاح کہینچکر مترجم کو بدعائے
خیر یاد کرین ـــ حتی الوسع اس کتاب کے ترجمہ مین بہت کوشش کی گئی ہی اور

جہان کہین مثالین اصل کتاب مین لایق فہم یہان کے لوگون کے نہین انہین
دور کر دیا ہی اور ایسی مثالین انکی عوض مین درج کیا ہین جو مبتدیون کے قریب
الفہم ہین علاوہ اسکے اس علم کی اصطلاحون کے ترجمہ کرنے مین جہان تک
ہو سکا ہی ایسے لفظ ڈہونڈ کر لکھے ہین جنکا یہان رواج ہی اور بہت الفاظ
عربی اور فارسی کی لکھنے سے پرہیز
کیا ہے

اُصول

علم انتظام مدن

مقدمہ

تعریفات اور تقسیم مطالب کے بیان مین

علم انتظام مدن وہ طریق سکھلاتا ہی جس سے اقوام اور اشخاص مال حاصل کرتے ہین — مال کے معنی ہین کوئی ایسی شی جس سے ہماری خواہشین پوری ہوسکین اور جس کی عوض مین کوئی اور جنس رافع ضروریات انسانی دستیاب ہوسکے — بعض اشیا صرف قابل برلانی ہماری خواہشون کی ہوتی ہین لیکن انکی عوض مین کوئی اور جنس نہین مل سکتی — منجملہ ان اشیا کی روشنی آفتاب اور ہوا اور اکثر اوقات پانی ہین — بعض چیزین صرف قابل رفع کرنے ہماری احتیاج کی ہی نہین ہوتین بلکہ اون کی بدلہ مین اور اجناس بھی دستیاب ہوسکتی ہین — اس طرح کی اجناس کے قسم مین سے کپڑا اور نمک اور گیہون اور روپیہ ہین — اس اخیر قسم کی ہی اجناس کو مال کہتی ہین

بیان قدر

اُس قابلیت ایک شی کو جس کی نسبت سے وہ لایق برابر اجزا [illegible] اور جنس کی قدر کہتی ہین مثلاً قدر ہوا کی [illegible] اوس کی قابلیت [illegible]

حیات کی نہین اور قدر پانی کی وہ قابلیت اوس کی ہی جس کے سبب سے وہ
لایق رفع کرنے تشنگی کی ہوتا ہی اور جو اوسکی تئین مفید بہت سی فنون کے
لئے کر دیتی ہی اور قدر ایندہن کی مشتمل اوپر اوس کی قابلیت پوہنچانی گرمی وغیرہ
کی ہی — جب اس قدر کو صرف قابل رفع کرنی خواہش کی خیال کرتے
ہین تب وہ قدر ذاتی کہلاتی ہی اور جبکہ قابل بہم پوہنچانی کسی اور چیز کے
بدلے مین تب اوسی قدر ابتدائی کہتی ہین — جو اشیا کہ ہر
جگہہ با فراط تمام دستیاب ہوتی ہین اور جنکو اس بات کے لایق کرنی مین کہ
اونسی احتیاجین رفع ہون محنت انسان کی صرف نہین ہوتی صرف قدر ذاتی
رکہتی ہین — یہہ حال ہوا اور روشنی آفتاب اور چیزون کا ہی —
برخلاف اسکے اُن اجناس کی قدر کو جو صرف مقامون مخصوص مین ملتی ہین
اور جو بغیر محنت انسان کی قابل رفع کرنی ہماری احتیاجون کی نہین ہوتین قدر
ابتدائی کہتی ہین — دلیل اس بات کی کہ کیون اخیر قسم کی اجناس
قدر ابتدائی رکہتی ہین ظاہر اور عیان ہی — اگر کوئی شخص بوسیلہ
اپنی محنت کی کسی چیز کو جو پیشتر قدر نہ رکہتی تہی قیمتی بناوے تو وہ حقدار اوس
چیز کی مالک ہونی کا ہی اور چونکہ اوس نی صرف محنت کیا ہی تو وہ اوس جنس کو
مفت کسی شخص کو نہ دیگا اسی لئی اگر کسی شخص کو ضرورت اوس جنس کی ہو
تو چاہیی کہ وہ اوس کی عوض مین مالک مذکور کو کوئی ایسی چیز جسکا فراہمی مین
جسمین اوس نی بہی اتنی ہی محنت صرف کی ہو دیوی یا ایسی چیز جسکو مالک جنس
مطلوبہ کا بغیر صرف کرنی اوتنی ہی یا زیادہ محنت کی حاصل نہین کر سکتا —
مثلاً اگر کوئی آدمی ایک گہنٹہ مچہلی پکڑنے مین صرف کری تو وہ مچہلی کو اپنی

اپنی ہمسایہ کو مفت یا بعوض ہوا یا روشنی آفتاب کی جو اوسکو مفت دستیاب ہوسکتی ہین کبھی نہین دیوی گا لیکن بعوض کسی ایسی شئی کی جسکو وہ خود بغیر صرف کرنی ایک گھنٹہ کی نہین حاصل کرسکتا — اگر اوسکا ہمسایہ بعوض مچھلی کی کوئی ایسی چیز جو وہ نصف گھنٹہ مین بہم پونہچا سکتا ہی پیش کری تو وہ ادلا بدلا یعنی معاوضہ نہین کریگا مگر بیش کی ہوئی شئی کی خود حاصل کرنیکو مچھلی کی عوض مین ملنے پر ترجیح دیگا

دلایل مذکورۂ بالا سی ظاہر ہوتا ہی کہ جب لوگ آپس مین اجناس کا ابتدال کرتے ہین وہ محنت سی محنت کو بدلتی ہین — جبکہ ہم سونی اور چاندی کا ابتدال کرتے ہین تو سونی کے عوض مین زیادہ مقدار چاندی کی دیتی ہین کیونکہ اسکے محنت بہم پونہچانی سونی کی چاندی کے نسبت سی زیادہ ہی اور اسی قاعدہ کو ہر وقت تبدیل کرنیکے چاندی کو لوہی سی ملحوظ رکھنا چاہئی —

جب ہم آپسمین ادلا بدلا کرتی ہین تو ایک شئی کی قدر ابتدالی وہ محنت ہوتی ہی جو کہ اس کی بہم پونہچانی مین صرف ہوتی ہی اسی لئی مول اصلی ہر ایک شئی کا وہ قیمت ہوتی ہی جو کہ اوسکی حاصل کرنی مین صرف ہوتی ہی —

اس مول مین اکثر چندرروزکی واسطے فرق آجاتا ہی مثلاً جبکہ کوئی شئی مقدار احتیاج سی زیادہ پیدا ہوجاوی تو مالک جنس مذکور اسکی قیمت اصل ارادہ سی کم کر دیگا کہ بجای کہو دینے کی اسکو نقصان سی بیچ ڈالے اور اس حالت مین بسبب زیادہ پیدا ہوجانی کی اس چیز کی قدر ابتدالی گھٹ جاتی ہی اور جبکہ کوئی شئی مقدار احتیاج سی کم پیدا ہو تو خریدار بخوف نہ ملنی جنس مذکور کی ایکدوسرے کی ضد مین مالک کو اسکی اصلی مول سی زیادہ دینے

ہیں اس صورت میں افزونی احتیاج سی اس چیز کی قدر ابتدالی زیادہ ہوجاتی ہی مگر ایسی باعث اس فرق کی چند ہی روز رہتی ہیں اور ہمیشہ ہر شی کی قدر ابتدالی بموجب اندازہ محنت کی جو اسکی بنانی میں صرف ہوتی ہی رہتی ہی —

بیانِ پیدائش

پیدائش اُس کام کا نام ہی جس سی ہم کسی چیز کو ایک قدرِ خاص کی دیتی ہیں یعنی اُسی قابل رفع کرنی احتیاج انسان کی کرتی ہیں — انسان کسی شی کو موجود اور معدوم نہیں کرسکتا صرف اسکو اتنی طاقت ہی کہ اشیاء کی شکل کو بدل دی مثلاً ہم لوہی کو پیدا نہیں کرسکتی مگر اُسی کان سی کھود کر نکال سکتی ہیں اور لوہی سی فولاد اور فولاد سی چاقو تیار کرسکتی ہیں — ان میں سی ہر ایک کام کو جو لوہی پر مختلف قدر بخشتی ہیں پیدائش کہتی ہیں اور جو چیز کہ اِن کاموں سی تیار ہوتی ہی اُسی پیداوار ی —

بیانِ اصل

لفظ اصل کا کئی چیزوں کی لئی مستعمل ہی — اول اُن چیزوں کی لئی جو محنت سے پیداوار ی میں مبدل نہ ہوئی ہوں دوم اُن آلات کی لئی جنسی یہ تبدیل وقوع میں آتا ہی سوم اونہی چیزوں کے لیے جو خوراک مزدوروں میں صرف ہوتا ہیں چہارم اُس پیداوار ی کے لیے جو کہ کسی چیز پر محنت صرف کرنی سی بن جاتی ہی —

بیانِ ابتدال یعنی معاوضہ

ہر شخص اپنی فائدہ کی لئی چاہتا ہی کہ صرف ایک ہی چیز کی پیدا کرنی میں کوشش کرے اور اسی سبب سی ہر ایک اپنا اپنا جدا جدا پیشہ رکھتا ہی — مگر ہر آدمی کو بہتیری چیزوں کی [illegible] کی جنکی کہ وہ خود پیدا کرتا ہی احتیاج ہوتی ہی مثلاً ایک

ایک چمار جوتون کو جو وہ خود اپنی محنت سی تیار کرتا ہی بجای ناج اور روپیہ اور کپڑا کی استعمال نہین کر سکتا پس بالضرور اپنی جوتونکا بدلا اُن چیزون سی کریگا جنکا وہ محتاج ہی - ایسا ہی اور اہل پیشہ کا حال ہی اور اسی باعث سی ہر روز ملکون مین ہزارون اجناس کا ادلا بدلا ہوتا ہی -

بیان تقسیم مال

یہ ظاہر ہی کہ کوئی پیداواری ایک ہی آدمی کی محنت سی تیار نہین ہو سکتی بلکہ زیادہ سے مثلاً ایک چاقو یا ایک سوئی کئی کاریگرون کی محنت سی تیار ہوتی ہی اور اس سبب سے وہ سب کاریگر حقدار پانی اپنی اپنی حصہ کی فائدہ پیداواری سی ہین - اُن فوائد کو جنکی بموجب ہر ایک کاریگر اپنا حصہ پاتا ہی تقسیم کہتی ہین -

بیان خرچ

ہر پیداواری آخر کار کسی نہ کسی کام آتی ہی یا تو وہ پیدا کرنی مین اور چیزون کے صرف ہوتی ہی جیسا کہ گیہون سی میدا بنایا جاتا ہی یا وہ واسطے رفع کرنی احتیاج انسان کی خرچ ہوتی ہی جیسا کہ ہم روٹی اپنی بھوک رفع کرنیکو کھاتی ہین - جبکہ اس طرح قدر کسی شئی کی غارت ہوتی ہی اُسی خرچ کہتی ہین -

پس علم انتظام مدن چار حصون کو مشتمل ہی یعنی پیدایش ابتدال تقسیم اور خرچ

سوالات

(۱) چند ایسی اشیا کا نام لو جو تمہارے پاس ہین اور جو داخل مال کی ہو سکتی ہین -

(۲) انکو جدا جدا لیکر بتلاؤ کہ ان سی کون کونسی خواہشین رفع ہوتی ہین -

(۳) کوئی ان مین سی سوائی ایک خواہش کی کوئی اور بھی خواہشین رفع کرتی ہی -

(۴) اگر وہ رفع کرتی ہی تو بتلاؤ کہ اُسمین کی قدر ہی -

سوالات

(۵) تم بیلی اور جلانی کی لکڑی کی قدر مین کیا فرق ہی

(۶) تم لوہی کی قدر دو مین سی دو چار بتلا سکتی ہو۔

(۷) سوئی مین زیادہ قدر ہی یا لوہی مین

(۸) ہوا مین قدر ابتدائی کیون نہین ہی

(۹) پانی مین بہی کبہی قدر ابتدائی ہوتی ہی اور اگر ہوتی ہی تو کب اور کس وجہ سے

(۱۰) اگر تمنی ایک دن مین ایک میز بنائی ہو تو تم اُسکا اُس صندوق سی جو نصف روز مین بن سکتا ہی کیون نہین بدلا کر لیتے

(۱۱) ہم سوال کرتے ہین کہ روئی اون سی کیون ارزان ہی اور روئی کا کپڑا بانات سے یا پشمینہ

(۱۲) فرض کرو کہ اصلی مول گیہون کا فی من ایک روپیہ ہی تو تم دو صورتین بتاؤ جنہین وہ دو روپیہ اور تین روپیہ فی من تک سکتا ہی۔

(۱۳) حال پیدائش کا جولاہون اور آسیا کشون اور جہینٹ چہاپنی والون وغیرہ کی صورتون مین بیان کرو۔

(۱۴) وہ باعث بیان کرو جس کے سبب سے آدمی اکثر آپسمین ادلا بدلا کرتی رہتی ہین دس بارہ اہل پیشہ کو لیکر بیان کرو کہ ان کا کام بدون ادلی بدلی کی کیونکر چلیگا اور دو صورت ادلا بدلا ہونیکی انکو کیا فائدہ ہوتا ہی

(۱۵) اُن لوگون کو تم کس نام سی پکارتی ہو جو بجز ادرا دمیون کے واسطے ابتدال یعنی ادلا بدلا کرنے کے اور کوئی کام نہین کرتے۔

(۱۶) فرض کرو کہ دس مرد اور پانچ لڑکون نی محنت کر کر پچاس گز بانات تیار کی اب ہم سوال کرتی ہین کہ آیا وہ فائدہ کو آپسمین مساوی بانٹ لینگے یا نہین

(۱۷) تم وہ قاعدہ بتا سکتی ہو جس کی موافق یہ فائدہ انہین تقسیم ہو سکی۔

(۸) اوس تمام مال کا جو ایک برس کے اندر ایک آدمی کی محنت سی پیدا ہوتا ہی کیا ہوتا ہی
(۹) کتنی طریق سی اس مال کو استعمال کر سکتی ہین تم انکو مثال مین بیان کر سکتی

حصہ اوّل

درباب پیدائش کے

پیدائش اوس کام کا نام ہی جس سے ہم کسی چیز کو ایسی قدر دیتی ہین جو اُسمین پیشتر نہین ہوتی یا محنت کی صرف کرنیکو اصل پر واسطے پیدا وار یا تیار کرنے کے پیدائش کہتے ہین۔ پیدائش پر بحث کرنیکے لئے اول اصل دوم محنت سوم اُن قواعد کو بیان کرنا چاہئے بموجب جنکی صرف کرنا محنت کا اصل پر منحصر ہی۔

باب اوّل درباب اصل کے

اصل اُس چیز کو کہتی ہین جو محنت کی ساتھ شامل ہو کر پیداوار بناتی ہی یا اُن آلات کو جو پیدائش کی واسطے مطلوب ہین یا اُن ضروریات اور آسایش کو جنپر مزدور کی تندرستی منحصر ہی۔ بعض اوقات مزدور چیزون کو اُنکی حالت اصلی یعنی اُس حالت مین جسمین کہ اللہ تعالی نی انہین بنایا ہی پاتا ہی مثلاً کان کہودنیوالا لوہی اور کوئلون کو اُن کی مقام اصلی مین پاتا ہی مگر اکثر اوقات وہ انہین کسی اور آدمی سی جس نے اُن پر پیشتر کچھہ قدر بخشی ہی لیتا ہی اور اُسپر دوبارہ قدر بخشنی اُسکا کام ہی۔ صورت مین اصل ... ث ہوتی ہین جنمین کہ انسان کی ...

تبدل اور بڑہہونیکی اصل کی

ہین کسان کی کام کی چیزین بیج اور کہات اور حیوانات وغیرہ ہین — دست
کارون کی روئی اور اون اور چمڑا وغیرہ اور سوداگرون کی وہ مختلف اشیائ
جنکی کہ وہ سوداگری کرتی ہین — آلات جنسی یہ کاریگر کام کرتی ہین بہت
مختلف ہین — کسان کی آلات ہین ہل اور گاڑی وغیرہ دستکارون کی
آرہ اور ہتہوڑی اور کاتنی اور بُننی کا کلین وغیرہ — اور تاجر کی جہاز
اور کشتی وغیرہ — علاوہ اسکی سب آدمیون کو زیست کی لئی کہانا
اور کپڑی اور مکانات اور اور آسایش کی چیزین مطلوب ہوتی ہین —
جب ہم اس طرح خیال کرین تو کوئی قسم کی اصل منجملہ ان صورتون کی کسی نہ کسی
صورت مین ہوگی —

بیان تبدل کا بیچ اصل کے

چونکہ محنت انسان کی اصل کو ایک صورت کی قدر سی دوسری صورت کی
قدر مین تبدیل کرنی مین مصروف ہوتی ہی تو لازم آیا کہ اصل متواتر تبدیل ہووے
— اگر ہر تبدیلی مین اصل کی اس قدر قدر بڑہ جایا کری کہ اس سی اجرت محنت
کی جو کہ اسکو تبدیل کرنی مین صرف ہووی وصول ہو جاوے تو کچہہ مضایقہ نہین
کہ اصل کتنی ہی دفعہ تبدیل ہووی

بڑہہونیکی اصل کی

اگر کسی چیز کی صورت تبدیل ہووی اور اس تبدیلی سی اُسکی قدر بہی بڑہ جاوے
تو ظاہر ہی کہ اصل بہی زیادہ ہوگی اور یہ بڑہہونی برابر اُس فرق کی ہوگی
جو درمیان اول اور دوسری قدر اُس چیز کی ہی — دلیل اسکی یہ ہی کہ
جو قیمت دوسری قدر بخشنی کی کسی چیز پر ہم اسکی پہلی قدر کو غارت کرتی ہین —

ہین اسی لئی ہمکو فقط اتنا فائدہ ہوتا ہی جتنی کہ دوسری قدر ٹہرتی ہی پہلی سے جو ہم نی دوسری قدر پیدا کرنی کے لئے غارت کی ہی — مثلاً کسان فصل کی پیداوار کی حاصل کرنے کے واسطے بیج اور کہاد اور محنت اور خوراک فردور صرف کرتا ہی یعنی ایک قسم کی اصل کو دوسری قسم مین تبدیل کرتا ہی اور اسکو صرف اتنا فائدہ ہوتا ہی جتنی کہ قدر ناج کی زیادہ ہوتی ہی قدر اُن چیزون سی جو کہ اسکی پیدا کرنیمین صرف ہوتی ہین — اُس اصل کو جسکی ایک صورت سی دوسری صورت مین تبدیل ہونی سی قدر زیادہ ہو جاتی ہی یا جو سالانہ فائدہ دیتی ہی پیدا کرنی والے اصل کہتی ہین اور وہ جو بیکار رہتی ہی یعنی جس سے نہ تو کچھ پیدا ہوتا ہی اور نہ جو قدر مین زیادہ ہوتی ہی اُسی نہین پیدا کرنیوالی اصل کہتی ہین —

بیان سکہ کا

جہانکہ آدمی ذی علم اور صاحب عقل ہوتی ہین وہان سکہ چہوٹا مگر بڑا کارآمدنی جزو اصل کا ہوتا ہی — سکہ سی یہ فایدہ ہی کہ اسکے وسیلہ سی ہم آپسمین ادلا بدلا بآسانی کر سکتی ہین — اور یہ دعوی کہ سکہ ایک جز صغیر اصل کا ہوتا ہی اس بات سی خوب عیان ہی کہ ایک آدمی کی مال مین سکہ بہت تہوڑا ہوتا ہی کیونکہ سکہ ہی کو فقط مال نہین کہتی ہین اور جب ہمارا دعوی ایک آدمی کی صورت مین صحیح ہی تو بہت سون کی بہی صورت مین صحیح ہی

اصل منقولہ اور غیر منقولہ کی بیان مین

جس اصل کی ایک مقام سی دوسری مقام مین لیجا نی سی یا اسکو ایک صورت سی دوسری صورت مین بدلنی سی مالک اُس اصل کا فایدہ اٹہاتا ہی اُسی اصل منقولہ کہتی ہین اور اوزار آلات کو جنسی یہ تبدیلی مقام یا صورت کی عمل مین آتی ہی اور

اصل منقولہ اور غیر منقولہ

۱۰ اور جنکو کام مین لانی سی انکا مالک فایدہ اٹھاتا ہی اصل غیر منقولہ کہتی ہین ایسی لئے گیہون اور کپہات کسان کی اور روئی اور اُون دستکار کی اصل منقولہ اور ہل اور کرگہ اور زمین اول کی اور کلین اور مکان دوسری کی اصل غیر منقولہ ہین — اُن مقاموں مین جہان آدمی خوشحال ہوتی ہین وہانکی لوگون کی توجہ تبدیل کرنی مین اصل منقولہ کو اصل غیر منقولہ مین مصروف ہوتی ہی — کسان اناج کو فروخت کر ڈالتا ہی اور اسکی تب اصل سی نئی زمین اور اچھی آلات خریدتا ہی یا اچھی باڑین گرد کہیت کے تیار کرتا ہی اور دستکار ایک سال کی منافع کو اپنی کارخانہ کی بڑہانی مین صرف کرتا ہی اور اسیطرح جون جون آدمی ترقی کرتی ہین ہزارون روپیہ سڑکون اور شہر والون اور کارخانون وغیرہ مین صرف ہوتی ہین

اچھی نتایج جو اس توجہ سی نکلتی ہین باسانی خیال مین آسکتی ہین — چونکہ اصل غیر منقولہ دیر مین خراب اور بیکار اور ضایع ہوتی ہی تو ظاہر ہی کہ مال ایک نسل کا دوسری کو پہنچتا ہی اور سال بسال ملک مین وہ اشیا جنسی خلق کو آرام پہنچتا ہی جمع ہوتی ہین — وہ آرام کی چیزین جو کہ حال کی باشندگان امریکا کو میسر ہین انکا باعث بجز جمع ہونی اصل غیر منقولہ کی اور کچہہ متصور نہین ہوسکتا اور اس اصل غیر منقولہ کی جمع ہونی کی سبب سے ایک زمانہ کی آدمیون [illegible] زمانہ کی آدمیون کو ملتی ہین اور زمانہ حال کی آدمی دانائی اور عقلمندی کی اُن سب سے جو اِن سی پہلی گذر گئی ہین مستفید ہوتی ہین —

سوالات

سوالات

(۱) مثالین پیدایش کی مختلف پیشون مین دو
(۲) لفظ اصل کی کتنی معنی ہین
(۳) ہر ایک معنی کی مثالین دو
(۴) بیان کرو کہ کون کونسی چیزین منجملہ اصل ایک بخار اور ایک دباغ اور ایک کسان کی آلات کہلاتی ہین اور کون کونسی مصالح
(۵) چمڑا جیسے جوتی بنائی جاتی ہین اصل کی کون کونسی صورتون مین بدلا جاتا ہے
(۶) کون کونسی اصل کی صورتون مین کپڑا بدلا جاتا ہے جیسے ایک انگرکھہ بنایا جاتا ہے
(۷) ان مختلف تبدیلیون مین بڑھتی ہوئی اصل کی مثالین دیکھلادو
(۸) مثالین پیدا کرنیوالی اور نہین پیدا کرنے والی اصلون کی دو
(۹) فرض کرو کہ اصل بالکل کچھ پیدا نہین کرتی تو وہ کس کام کی ہے
(۱۰) تمہاری مال مین سی کس قدر رہ سکتا ہے
(۱۱) اُس فرق کو جو درمیان اصل منقولہ اور اصل غیر منقولہ کی ہے بوسیلہ مثال کی بیان کرو —
(۱۲) بتلاؤ کہ اصل غیر منقولہ کی بہت جمع ہونی سے کیا فائدہ ہے
(۱۳) کس لحاظ مین ہم ایک ولایت قدیم کو ولایت نوپید پر ترجیح دے سکتی ہین

باب دوم در باب محنت کے

فصل اوّل بیچ تعریف اور مختلف اقسام محنت انسانی کی

انسان کی کوشش کو جو اوسکو کسی چیز کی قیمتی بنانی مین کرنی پڑتی ہی محنت کہتی ہین — اگر ہم اُن قدروں کو جو کہ انسان چیزون کو دیتا ہی خیال کرین تو دریافت ہوگا کہ بیشتر تین طور سی محنت کر سکتا ہی — اول — کسان بیج بوتا ہی اور ہوا اور روشنی آفتاب اور مٹی اور پانی اور کہاد گیہون کی صورتین بدلجاتی ہین یعنی اجزا مادہ کی ایک نئی ترکیب پاکر ایک نئی ہیئت مین بدلتی ہین اور رنگریزون اور کیمیاگرون کی صورت مین بہی یہی حال ہوتا ہی — ایسی صورتون مین انسان کی محنت مادہ کی اجزا کی ہیئت کی تبدیل ہونیکا باعث ہوتی ہی — دوم — ایک لوہار ایک سلاخ لوہی کو نعلون اور کیلون اور کڑون وغیرہ مین تبدیل کرتا ہی اور نجار تختون کو میزون اور صندوقون وغیرہ مین بدلتا ہی اور روئی کاتنی والا روئی کو تاگی کی شکل مین تبدیل کرتا ہی اور علی ہذا القیاس اس قسم کی محنت مادہ کی ہیئت مجموعی کو بدل ڈالتی ہی — سوم ملاح نہ تو اول قسم کی محنت کرتا ہی اور نہ مادہ کی ہیئت مجموعی بدلتا ہی وہ جیسی چیز لیتا ہی ویسی ہی دیتا ہی الا وہ اُسی ایک جاگہ سی دوسری جاگہ لیجاتا ہی اور یہی حال گاڑی بانون وغیرہ کا ہی ان صورتون مین محنت مادہ کی جگہہ بدلتی ہی — مطلب اہم انسان کی محنت کا جوکہ بعد ایش کیواسطی کیجاتی ہی سوائی ان تینون مراتب مذکورۃ الصدر کی اور کچہہ نہین — ان اقسام ثلثہ محنت کو جدا جدا کشتکاری دستکاری اور سوداگری کی محنت کہتی ہین — یہ تو مشکل ہی کہ ایک آدمی اپنی پیشہ

اقسامِ محنت

پیشہ میں تعلیم ایکہی قسم کی محنت کرتے وہ بعض اوقات دوسری قسم کی بھی کرتا ہے
مگر وہ صاحب اسی پیشہ کا کہلاتا ہے جس پیشہ کی محنت وہ بہت کرتا ہے یعنی اگر
ایک تاجر کو بعض اوقات دستکار کا بھی کام کرنا پڑے پھر بھی وہ تاجر ہی کہلاتا ہے
مثلاً پیدائش حیوان ہے کہ واسطے زیادہ کرنے خوشی اور آسائش انسان

کی یہ تینوں قسم محنت کی بہت مطلوب ہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ایک بغیر
اور دو کے فلاح نہیں ہو سکتی یہ آپس میں ایک دوسری کی معاون اور مددگار
ہیں — اگر کاشتکاری کی محنت نہ ہوتی تو سب بھوکے مر جاتے اور اگر دستکاری کی
محنت نہ ہوتی تو سب آدمی برہنہ رہتے اور سردی سے اکڑ جاتے ایسے ہی اگر چیزوں کو
ایک مقام سے دوسرے مقام میں لیجانے میں کوئی کوشش نہ کرتا تو ظاہر ہے کہ کسی
آدمی کو سوائے اس چیز کے جو وہ اپنے ہاتھ سے بنا سکے کوئی اور شے میسر نہ ہوتی
یعنی اگر چند آدمی بیجا اٹھاتے بہت مشقت اور تکلیف کی جیتے مگر بہت ہی
مفلس ہوتے یہانسے یہ قاعدہ نکلتا ہے کہ کسی قسم کا حسد یا بغض درمیان کاشتکاروں
اور دستکاروں اور تاجروں کے ہرگز نہیں چاہیے کیونکہ وہ ایک دوسرے کے معاون
ہیں مگر بعضے آدمی نہ تو دستکار نہ تاجر اور نہ کاشتکار ہیں مثلاً حکیم
اور طبیب اور ملا اور پنڈت اور وکیل وغیرہ ایسے شاید کوئی کہیں کہ سپاہی
کیا ہیں وہ نہ اناج جو ہم کھاتے ہیں پیدا کرتے ہیں اور نہ کشتی اور گاڑی اور
جہاز وغیرہ جنمیں مال وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجایا جاتا ہے بناتے ہیں
اور نہ وہ کپڑا جو ہم پہنتے ہیں تیار کرتے ہیں تو پس ان آدمیوں سے لوگوں کو
کیا فائدہ ہوتا ہے اور ہم بغیر ان کے کیوں کاروبار نہیں کر سکتے —
ان سوالوں کے جواب دینے کے لئے اس مطلب کو دوسری طرح پر دیکھنا چاہیے —

مثلاً ایک جہاز کو دیکھو — نجار جہاز بناتا ہی مگر اغراض اُس نی اُسکا بنانا کیونکر جانا
حال کا جہاز بہ نسبت جہاز زمانہ سکندر یا قیصر رُوم کی بہت مضبوط ہوتا ہی
اور جلد چلتا ہی اور اُسمین بہت آرام ملتا ہی — جو کوئی فکر کریگا تو کہیگا کہ
متاخرین بنانا جہاز کا بہ نسبت متقدمین کی اچھا جانتی ہین — لیکن یہ تو بتاؤ کہ
یہ واقفیت ہماری کہان سی آئی — جواب اُسکا یہ ہی کہ کسی آدمی نی فن جہاز
بنانی کا سیکھا اور دریافت کیا کہ کس شکل کی کشتی پانی کو باسانی چیر سکتی ہی اور
کونسی بہت مضبوط ہی اور کسکو طوفان بہت کم آسیب پہونچا سکتا ہی —
جس آدمی نی کہ فن جہاز بنانی کا سیکھا اور قاعدی اسکی بنانی کی نکالی ظاہر ہی
کہ وہ بہ نسبت ہزارون نجارون کی زیادہ موجب بڑہانی تجارت کا ہوا —
یہ آدمی تحقیق نکالنا تھا گو اُس نے کبھی اپنی زندگی مین ایک کیل بھی نہ بنائی ہو کبھی
ہات مین تیشہ اٹھایا ہو — اب فرض کرو کہ جہاز تیار ہوگیا اور
کسی دور کی ملک کی طرف روانہ ہوا یہ ظاہر ہی کہ وہ مہینون چلتا رہیگا اور
اس عرصہ مین کبھی زمین کو نہ دیکھیگا — اب ہم کیونکر جانینگے کہ اُسی کس سمت کو
چلانا چاہئی تاکہ وہ منزل مقصود پر جا پہونچی — مبتدی طلبین شاید جواب دین گی
کہ علم جہاز رانی کی واقفیت سی ہم یہ سمت دریافت کر سکتی ہین یہ تحقیق مگر ہم
سوال کرتی ہین کہ لوگون نی علم جہاز رانی کا کیونکر سیکھا — جواب اسکا یہ ہی کہ
عالمون کی مدد سی جو علم ہیئت اور ریاضیات سی واقف ہین اور جنہون نی ہمین
قاعدی جنسی ہم اپنا مقام زمین یا سمندر پر دریافت کر سکتی ہین بتائی ہین جن لوگون
نی ہمین یہ قاعدی بتائی اگرچہ وہ اپنی حجرون مین مطالعہ کرتی رہتی پھر بھی وہ
لوگون کی حق مین نکمّی نہ تھی —

یہی حال کلون دُخانی کا ہے — اگر کوئی سوال کرے کہ آدمی یہ کلین کیونکر بناتی ہین تو
شاید ہم جواب دوگی کہ واٹ+ صاحب یا فلٹن× صاحب یا کسی اور نی ان کو ایجاد کیا
لیکن لوگ تحقیق سکا اور نکمی نہ تہی بلکہ وہ لوگون کی بڑے مُربی تہی — اگر کوئی تو پوچھی
کہ اِن لوگون نی کیونکر دُخانی کلون کی بنائی کا خیال کیا تو ہم جواب دین گی کہ اور کسی نی
قاعدی دُخان کی دریافت کئی اور اِنہون نی لوگون کو بتایا کہ اُن قاعدون سی کیونکر
فائدہ اٹہا سکتی ہین یعنی اِنہون نی کلین دُخانی ایجاد کین — جن لوگون نی قاعدے
دُخان کی دریافت کئی نکمی نہ تہی اگر وہ انکو دریافت نکرتی تو لوگ کیونکر کلین بنا
— پس یہ معلوم ہوا کہ لوگ تین طرح سی محنت کر سکتی ہین — اول — وہ
قواعد طبیعی دریافت کر سکتی ہین جیسکہ فرنیک لن° صاحب اور سر ہمفری ڈیوی* صاحب وغیرہ نی کیا — دُوم — وہ کلین اور آلات بنا سکتی ہین جو وسیلہ
جنکی ہم اُن قواعد طبیعی سی فائدہ اُٹہا سکتی ہین یا وہ ایسی قاعدہ بتا سکتی ہین
جنکے وسیلے سے ہم فائدہ حاصل کرین — سوم — وہ ایسی کام کر سکتی ہین جو پیدا انسان
کی واسطے مطلوب ہین — اول گروہ مین سب فلاسفی اور صاحب
تدبیر ملک وغیرہ داخل ہین جیسکہ سر آئزک نیوٹن8 اور سر ہمفری ڈیوی اور بہت سی لوگ —
گروہ دوم مین تمام ایجاد کرنیوالی کلون کی داخل ہین جیسکہ واٹ+ صاحب اور فلٹن× صاحب
اور آرک رائٹP صاحب اسی جماعت مین پیشہ والی بہی داخل ہین — وکیل بتاتا ہی کہ کسطرح قانون
کی رو سی ہم اپنی حقوق کا دعوی کر سکتی ہین اور اُن ظلمون کی داد چاہ سکتی ہین جو ہم پر ہوتی ہین طبیب بتاتا ہی کہ کن قاعدے

Franklin فرنیک لن ° Fulton فلٹن × Watt. واٹ +
Sir Isaac Newton سر آئزک نیوٹن 8 Sir Humphry Davy سر ہمفری ڈیوی *
Arkwright آرک رائٹ P

چلنا چاہیئے تاکہ ہم تندرست و بصحت رہیں اور ہماری مرض دفع ہوجائیں
— یہ شریعت بتلاتا ہی کہ اس طرح احکام الٰہی کی اطاعت کرو تاکہ تمہیں راحت
دنیا اور خوشی حقیقی حاصل ہو — وہ سب لوگ جو اہل حرفہ ہیں مزدوری
کرتی ہیں جماعت سوم میں داخل ہیں — مثلاً کسان اور دستکار اور تاجر
— ہونا ان سبکا واسطے رفاہ اور بہبود لوگوں کے ضروری ہی اور جہاں آدمی
ذی علم اور صاحب شعور ہوتی ہیں ممکن نہیں کہ وہاں یہ سب لوگ نہ پائی جاویں
— اور نہیں کوئی وجہ اس امر کی نہیں معلوم ہی کہ کوئی آدمی کسی ایک جماعت
کا دوسری جماعت کی آدمی سے حسد اور کینہ رکھی — انکو آپسمیں ایکا رکھنا
چاہیئے کیونکہ اگر ان میں کوئی ایک جماعت جاتی رہی تو باقیوں پہ خرابی عائد
ہوگی اور لوگونکا آرام گھٹ جاویگا — پس اگر ہم کسی آدمی کو
ان کاموں میں سی کسی کام کی انجام دہی میں مشغول پاویں تو جاننا چاہیئے
کہ وہ آدمی اپنی ملک کی واسطے ایک موجب فائدہ بخشی کا ہی — ہم فقط ایسی
آدمی کو جو محض بیکار رہتا ہی اور کسی نوع سی اپنی ملک کو فائدہ نہیں پہنچاتا حقیر
سمجھ سکتی ہیں — اگر اول دو جماعت کی آدمی حقیقت میں کسی نوع سی اپنی ملک کو
فائدہ پہنچاتی ہوں تو لازم ہے کہ وہ بھی مشغول اوروں کی اجرت پاویں اور ان کو
اسکی حقیر سمجھنی کی واسطے کوئی وجہ کافی نہیں معلوم ہوتی —

سوالات

(۱) دستکاری بنانی والا کس قسم کی محنت کرتا ہی اور تمہارا جواب کس وجہ پر مبنی ہے —
مثلاً نوکر کسان کونسی جماعت میں مزدوروں کی داخل ہی اور اسکی کیا دلیل ہے —
(۲) موچی اور کرسی بنانی والی کس جماعت میں داخل ہیں اور کیوں —

سوالات

(۱) اس جماعت [illegible] مرد و زن میں گاڑی بان داخل ہو سکتا ہے —

(۲) تم اپنے دل سے چند نمونے اس قسم کے مزدوروں کی مثالیں دو —

(۳) اگر ایک کسان ناج پیدا کرے اور اسے خود بازار میں فروخت کرنے کو لیجاوے تو تم بتلاؤ کہ وہ کس قسم کی محنت کرتا ہے

(۴) فرض کرو کہ ایک کسان کپاس اگاتا ہے اور اسے خود بازار میں لیجاتا ہے تو تم بتلاؤ کہ وہ کس قسم کی محنت کرتا ہے —

(۵) فرض کرو کہ ایک ملک میں مشینیں نہیں ہیں تو ہم سوال کرتے ہیں کہ یہ امر کسانوں اور اہل حرفت کے حق میں مضر ہے یا مفید اور کیوں —

(۶) فرض کرو کہ ایک قصبہ میں اناج کی اچھی فصل نہیں ہوئی تو یہ گاڑی والوں اور ملاحوں کے حق میں ایک سبب فائدہ کا ہے یا نقصان کا اور وجہ اسکی کیا ہے

(۷) فلسفی اور معلم کسانوں اور باغبانوں اور [illegible] والوں اور لوہاروں کے لیے کیا کام کرتے ہیں —

(۸) [illegible] اور [illegible] آدمی کے لیے اور [illegible] کیا کام کرتے ہیں —

(۹) [illegible] سے لوگوں کو کیا فائدہ ہوتا ہے

(۱۰) فرض کیا [illegible] اور [illegible] ریل اور الکٹری سٹی[×] سے ایک جگہ کی [illegible] اس سے لوگوں کو کیا فائدہ ہوا —

(۱۱) [illegible] ثابت کیا کہ اگر آسمان سے ہوا کی گرد لوہے کی تاروں کی جالی ہو تو آگ کا ساتھ چھونے سے سلگ جاتی ہے تو وہ روشنی نہیں ہوگی — نتیجہ اس ثابت ہونے سے کیا فائدہ ظہور میں آیا

× الکٹری سٹی Electricity.

استعمال معاون طبیعی کا

(س۷۸) گلیلیو صاحب نے ایک آلہ ایجاد کیا جس کے وسیلہ سے ملاح اپنا مقام کسی وقت ہر وقت دیکھلائی دینے آفتاب کی دریافت کرسکتا ہے بیان کرو کہ اُس سے عوام الناس کو کیا فائدہ پونچہا —

(س۷۹) ...ٹ نے صاحب نے ایک ایسی کل بنائی جس سے ایک آدمی اسقدر روئی کو بٹ لیتا یا کات سکتا ہے جتنا کہ پہلے سو پچاس آدمی کی محنت سے پیدا ہو سکتی تہی — تو بتاؤ ایسی کل کا ریشمی کارخانہ والون اور اُن لوگون کے حق مین جو روئی کا کپڑا پہنتے ہین کس فائدہ کا ہے

(س۸۰) اگر ایک پنڈت کسی قصبہ کے باشندون کی نسبت فہمائش ہونے معتدل اور محنتی اور دیانتدار اور کفایت شعار کی دیوے جو بیشتر اعتدال نہین رکہتی تہی اور سست اور بے ایمان اور فضول خرچ تہی تو بتلاؤ کہ اُسکی اس کام سے کوئی فائدہ خلق کو ہوتا ہے یا نہین اور ہوتا ہے تو کس لحاظ مین —

(س۸۱) تین آدمیون مفصلہ ذیل سے کون بہت فائدہ بخش خلق ہے آیا وہ جو قواعد طبیعی دریافت کرتا ہے یا وہ جو ایک کل ایجاد کرتا ہے یا وہ جو بعد از مشتہر ہونے کے بطور کام کرنے کا اُس کل کو چلاتا ہے —

فصل دوم — بیچ بیان اسباب کی کہ معاون طبیعی کی استعانت سے انسان کی محنت مین قدر دینے کی قابلیت زیادہ ہوجاتی ہے

محنت کی قدر دینے کی قابلیت کا اُس پیداوار سے اندازہ ہوسکتا ہے جو کہ آدمی ایک خاص وقت مین ایک خاص مقدار محنت سے تیار کر سکتا ہے مثلاً اگر ایک کسان ...کی محنت سے اتنے گیہون پیدا کرسکے تو اُسکی محنت مین قدر دینے کی قابلیت اُس...

ایکمن کی برابر ہی اور اگر اتنی ہی محنت سے وہ دو من پیدا کرسکی تو قابلیت مذکور دو من
کی برابر ہوگی — اگر ایک روئی کاتنی والا ایک دن مین آدہ سیر روئی کاتلے
تو اُس کی محنت مین قدر دینی کی قابلیت آدہ سیر کی برابر ہی اگر اُتنی ہی قدر محنت سے
وہ پانچ سیر کات لی تو قابلیت مذکور پانچ سیر کی برابر ہی — اب یہ بات ظاہر ہی کہ جتنی
محنت مین قدر دینی کی قابلیت زیادہ ہو وہ اُتنا ہی عمدہ و بہتر اور اور لوگونکو فائدہ
اسکو سب جانتی ہین کہ زرخیز زمین بہ قابلیت ہونی کی کسانونکی واسطی زیادہ مفید ہی
بہ نسبت بنجر زمین کی — کیونکہ ایکسال زرخیز زمین پہ محنت کرنیسے وہ فصل میں
بہت زیادہ اناج پیدا کریگا بہ نسبت کہ وہ اُسی قدر محنت بنجر زمین پر صرف
کری — اور علاوہ ازین اسکی حق مین یہ زیادہ تر مفید ہی کہ اوسکی گرد نواح کی
مزارعین کی پاس بھی زرخیز زمین ہو — کیونکہ جسقدر اُن کی زمین زیادہ زرخیز
ہوگی اسیقدر وہ زیادہ مقدار اپنی پیداواری کی عوض مین اُس کی پیداواری
کی دی سکینگی — لیکن زرخیز اور بنجر زمین مین صرف اتنا فرق ہی کہ اول سے بہ
قدر محنت سے زیادہ پیداواری ہوتی ہی بہ نسبت دوم کی — یہی حال اور قسم کی
محنت کرنی مین بھی ہی — وہ شخص جو بدون استعانت کسی کل کی ہاتھون سے کاتتا ہی
اسکی محنت بہت تھوڑی قدر دیتی ہی یعنی ایک دن مین وہ بہت تھوڑا سوت
کاتتا ہی برعکس اس کی جو شخص کہ چرخی سی کاتتا ہی اسکی محنت بہت قدر
دیتی ہی یعنی وہ ایک دن کی محنت سی بہت سوت کاتتا ہی — اور اس شخص کی
محنت سے زیادہ قدر دیتی ہی جو کسی اور آلہ سی جیسی چرخی سی بہتر ہو کاتتا ہی
یعنی جیسا کہ کسان کو بنجر زمین کو زرخیز زمین سی بدلنی مین فائدہ ہوتا ہی ویسی ہی
ہر صورت مین جیسا کہ انسان کی محنت مین قابلیت قدر دینی کی زیادہ ہوتی ہی

اقسام کی مزدوریوں اور اور لوگون کو فائدہ پہنچاتی ہے ان دونوں معدن قوتوں کا
وہی اثر ہے کہ یعنی اپنی ایک مقدار معین محنت سے آدمی زیادہ قدر پیدا کر سکتا ہے
اور اسکی محنت کی واسطے خوب ترتیب مشین پیدا ہو اور اسی اثنا میں لوگون کو [illegible]
جو اسکی محنت سے پیدا ہوئی ہیں بہت سستی ہاتھ لگتی ہیں [illegible] نا میسر تھا کہ
لوگ سلف سے واسطے دریافت کرنے ایسی وسیلون کی جنسے انسان کی محنت
مین قابلیت قدر دینے کی زیادہ ہو جاوے کوشش کرتے آئے ہیں اور جس قدر کہ
انکی بہ نسبت کاریگر ہوتے گئے ہیں لوگون کی حالت بھی بہتر ہوتی ہے لوگ خوب
جانتے ہیں کہ امریکا کی محنتی کاریگر کو بہ نسبت جاہل کاریگر ہندوستان کی بہت
زیادہ آرام اور آسایش بدست رسی ہے اور سبب اسکا یہی ہے کہ ایک کی
محنت بہ نسبت دوسری کی محنت کی زیادہ قابلیت قدر دینے کی رکھتی ہے دو
طور سے انسان کی محنت مین قابلیت قدر دینے کی زیادہ ہو سکتی ہے اول معادن
طبیعی کی استعمال سے اور دوم بانٹ کر محنت کرنے سے اس فصل کی باقیات
مین ہم معادن طبیعی کی فائدے بیان کرینگے معادن طبیعی سے مراد ہے کوئی ایسی
خاصیت اجسام کی جسکی وسیلے سے ہم اپنا مطلب برآری کر سکین مثلاً کلدار
یہ خاصیت ہے کہ جب آگ سے [illegible]
[illegible]
سکتی ہے [illegible] یہ خاصیت ہے کہ جب آگ کے [illegible] تو وہ پھیل جاتا
ہے اور جب اسی [illegible] لگے تو وہ سکڑ جاتا ہے [illegible] ایک
معادن طبیعی [illegible] اور [illegible] کی خاصیت [illegible]
کر سکتے ہیں جو واسطے چلانے کشتی اور کلون کی مطلوب ہے یہی حال پانی

استعمال معادن طبیعی کا

پانی کی خاصیت کا ہی یعنی جب وہ بلندی سی گرتا ہی تو اُسمین ایک زور پیدا ہوتا ہی اور یہہ زور ایک معادن طبیعی ہی جسکی وسیلہ سی ہم پن چکی چلاتی ہین علی ہذا القیاس خاصیت مخصوص مقناطیس کی جو اُسمین ہی ایک معادن طبیعی ہی — مختلف خواص بوٹیون کی بہی معادن طبیعی ہین گو کہ ہم انکو اُن کامون مین جو کامون مذکورہ بالا سی مختلف ہین استعمال کرتی ہین — اُس شی کو جسکی وسیلہ سی ہم اِن معادن طبیعی سی فائدہ اُٹہا سکتی ہین آلہ یا کل کہتی ہین — مثلاً کلہاڑی ایک آلہ ہی جسکی وسیلہ سی ہم لوہی کی کاٹنی کی خاصیت سے فائدہ اُٹہاتی ہین — کل دُخانی ایک آلہ ہی جسکی مدد سے بہاپ کی پہیلنی اور سکڑنی کی خاصیت سی فائدہ اُٹہاتی ہین — علم انتظام مدن مین معادن طبیعی کی استعمال کرنی سی یا تو یہہ منظور ہوتا ہی کہ قوت جیسے بعض اوقات صرف کہتی ہین پیدا کرین یا قوت سی کچہہ کام لین — اگر ایک آدمی کشتی کہینی یا لکڑیان سی لکڑی چیرنی چاہی تو اُسکو اُن کامون کی انجام دینی کی لئی قوت مطلوب ہی — جتنی اُسمین زیادہ قوت ہوگی اُتنا ہی وہ زیادہ کام کر سکیگا — ایک جوان آدمی بہ نسبت ایک لڑکی کی زیادہ کام کرسکتا ہی کیونکہ اُسمین لڑکی کی نسبت سی زیادہ قوت ہی — یہہ قوت معادن طبیعی کی وسیلہ سے میسر ہوسکتی ہی اور بوسیلہ کلون کی اِس زور سی فائدہ اُٹہا سکتی ہین —

معادن طبیعی دو قسم کی ہین جاندار اور بیجان — تمام ...

جاندار معادن طبیعی جاندار ہین جیسے کہ بیل اور گہوڑی اور خچر اور ہاتھی اور اونٹ وغیرہ — یہہ بات عیان ہی کہ ان کی وسیلہ سی انسان کی محنت مین قابلیت قدر دینی کی زیادہ ہو جاتی ہی — ہر شخص بیان کرتا ہی کہ

یہان باستعانت ایک جوڑی بیلون کی کتنی زیادہ زمین جوت سکتا ہی
بہ نسبت خالی ہاتون کی اور ایک آدمی بوسیلہ بیلون اور چھکڑے کے
ایکمقام سی دوسری مقام کو کتنا بہت بوجھ اوٹھا سکتا ہی بہ نسبت اُسکی
جو وہ فقط کندہون ہی پر اوٹھا دی — یہان معادن طبیعی
جب کہ پہلی ذکر ہو چکا ہی اُن خواص چیزون کو کہتی ہین جنسی ہم اپنی مطلب
براری کرتی ہین اور ان معادن مین سی بارود اور ہوا اور بلندی سے
گرنی والا پانی اور دُخان بہت کارآمد ہین — بارود لڑائی اور
شکار اور پہاڑون اور ٹیلون کی اڑانی مین کام آتی ہی — یہہ وقت نہر
کہودنی اور سڑک بنانی کی پہاڑون اور ٹیلون کی اڑانی مین جو بہت اہم
کرتی ہین بارود بڑا کام کرتی ہی — ہوا یہہ وقت پہرانی ہوا کی
چکی کی ایک معادن غیر متحرک ہوتی ہی اور جب اُسکی وسیلہ سی کشتی چلتی ہی تو وہ
معادن متحرک کا کام کرتی ہی — یہہ مفت ہاتھ لگتی ہی اور بہت سی کامون کی انجام
دینی مین بہت مفید ہی — روان اور بلندی سی گرنیوالا پانی اُن کامون
کی انجام دینی کی واسطی جنکی لئی بہت زور مطلوب ہی معادن غیر متحرک کا
کام کرتا ہی — پانی کی استعانت سی کیلین بنائی جاتی ہین اور گیہون پیسا
جاتا ہی اور ہزارون من روئی کاتی اور بٹی جاتی ہی — لیکن اس زمانہ مین
دُخان بہت کامون کی انجام دینی مین کام آتا ہی کیونکہ اسمین بسبب اورونکی
زیادہ فایدی ہین — دُخان سی تھوڑی سی تھوڑا اور بہت سی بہت زور
پیدا ہو سکتا ہی — وہ معادن متحرک اور بہی غیر متحرک ہی — اُسی خشکی اور
تری کی سیر ہر جگہہ جہان چاہین وہان کام لی سکتی ہین اور وہ بالکل انسان کی مرضی کا

کا مطیع رہتا ہی سوائی اسکی کہ اُسمین زیادہ زر صرف ہوتا ہی اور کچھہ نقصان
نہین ہے اس زمانہ مین باستعانت دخان کی باریک سی باریک تاگا اور
اور موٹی سی موٹا رسّا تیار کیا جاتا ہی — اسکی مدد سی کلین چلتی ہین اور گاڑیان چلائی جاتی ہین
ہین — قصہ کوتاہ سب کام جنکے کرنے مین بڑی سی بڑا زور مطلوب ہوتا ہی دخان
کی استعانت سی انجام دئی جا سکتی ہین — معادن بیجان کو اکثر کامون
کی انجام دینی مین معادن جاندار پر ترجیح دیتی ہین اور باعث اسکی یہہ ہین —
اول انمین خرچ کم ہوتا ہی مثلاً تیاری مین ایک کل دخانی کی جسمین سو گھوڑون
کا زور ہووی تھوڑا روپیہ بہ نسبت اُس روپیہ کی خرچ ہوتا ہی جو کہ اُتنی گھوڑون
کی خریدنی مین جتنی کا کام اُس کل سی انجام پاتا ہی صرف ہوتا ہی اور جب کہ اُس
کل کو استعمال کرتی ہین تب اسکا بہت ہی تھوڑا خرچ رہتا ہی — دوم
اُسی بلا توقف کام لیا جا سکتا ہی برعکس اسکی جانورون کے آرام اور دم لینے کی
لئی عرصہ دراز مطلوب ہوتا ہی — سیوم — انمین کچھہ خوف نہین ہی کیونکہ
بسبب انکی جاندار نہونی کی ہم اون پر بموجب قواعد مقررہ کی حکمرانی کر سکتی
ہین — دُخانی کلونمین خوف فراری ہونی اور ڈر کر ٹھہر نیکا نہین ہی جیسا کہ
جانورون کی صورت مین — چہارم ہم اُنسی بدون مارنی یا اذیت
دینی کی کام لی سکتی ہین مگر ایسا حیوانوت کی صورت مین نہین ہو سکتا کیونکہ انکو
ضرور تکلیف اور اذیت ملتی ہی — پنجم اُنسی نہایت سرعت سے ہم پہونچا سکتی
ہین اور اسی لئی صرف اوقات کم ہوتا ہی — علاوہ فائدون مذکورہ
بالا کی اور بہی بہت فائدی ہین — بوسیلہ وسائل مذکور الصدر کی صرف زور ہی
نہین پیدا ہو سکتا ہی بلکہ کلین بہی بنائی جا سکتی ہین جنسی اُس زور کو کسی امر کی انجام

استعمال معادن طبیعی کا

دیتی ہین کام مین لاسکتے ہین — مثلاً جب استوانہ اور وہ ظرف کل دخانی کا جسمین پانی جوش ہوتی کو رکہا جاتا ہی تیار ہو جاوین تو ہم بوسیلہ بخار کی زور پیدا کرسکتے ہین مگر تب بہی ہمین احتیاج بیرم اور پیشتون وغیرہ کی ہوتی ہی تاکہ ہم اُس زور سے فائدہ اوٹہا دین — جب ہم گہوڑونکو بوجہہ کہینچنی کی واسطی سدہا لیتی ہین تو ہمکو گاڑی اور چہکڑون وغیرہ کی بوجہہ اوٹہانی کی لئی ضرورت ہوتی ہی — یہہ سب کلین بوسیلہ جنکی واسطی سرانجام کسی امرکی زور لگایا جاتا ہی مختلف صورتین اُن آلات کی ہین جنکو حکمت مین قوای عملی کہتی ہین اور بوسیلہ اِن کلون کی ہم اُس زورکو جو معادن طبیعی کی استعانت سی حاصل ہوتا ہی جس طرحسی چاہتی ہین استعمال کرسکتے ہین —

علاوہ اِن معادن کی جنسی زور پیدا کیا جاتا ہی بعضی چیزون مین اور مختلف خواص ہین جنسی فوائد عظیم کارہائی روزمرہ کی انجام دینی مین حاصل ہوتے ہین — مثلاً بعضی فلزات ایسے ہین کہ جب انہین زیادہ گرمی پونہچتی ہی تو وہ پگہل جاتی ہین اور اس حالت مین اگر انکو سانچی مین ڈال دین تو وہ ٹہیک ویسی ہی شکل جو سانچی کی ہوتی ہی حاصل کر لیتے ہین — اس طور سی بہت محنت انسان کی بچتی ہی یا ایک خاص مقدار محنت مین قدر دینی کی قابلیت بہت زیادہ ہو جاتی ہی — اگر وہ دہات جسنسے چہاپہ کی حروف بنتی ہین نہ پگہل سکتی تو ایک ایک حرف ہاتون سی تیار کرنا پڑتا اور اس سبب سی حروف اورکتابین بہت گران ہو جاتین — لیکن اب ہم کو صرف ایک سانچا کسی حرف کا جو ہم چاہین بنانا پڑتا ہی اور اگر اس سانچی مین پگہلی ہوئی دہات ڈالی جاوی تو شکل حرفکی جو اوسمین بنی ہوگا [illegible] ہو جاتی دہات کی ٹہیک ویسی ہی بن

سوالات

بن جاویگی جیسی کہ سانچی کی تہی — اس طور سی ایکہی کاریگر کئی سو حروف ایک گہنٹہ مین بنا سکتا ہی — علیٰ ہذا القیاس چیزون مین اور بہت مختلف خواص جنکو ہم اپنے کام مین لاتی ہین ہوتی ہین لیکن وہ شمار مین اتنی ہین کہ بیان انکا اس مقام پر نہین کیا جا سکتا — ہر آدمی غور کرنی سے اپنی آپ بہت مثالین پا سکتا ہی —

سوالات

(۱) اپنی دل سی بنا کر مثالین اس طور کی بیان کرو جنمین قابلیت قدر دینے انسان کی محنت کے زیادہ ہو سکتی ہی

(۲) جبکہ انسان کی محنت مین قابلیت قدر دینی کی بہت کم ہوتی ہی تب اُنکی کیا حالت ہوتی ہی

(۳) کبہی تمنی اس حالت کی آدمی دیکہی ہین — بتلاؤ کہ آیا وہ روز بروز دولتمند ہوتی ہین یا مفلس —

(۴) بہ نسبت زمانہ حال کی چار یا پانسو سال پیشتر محنت انسانی مین قابلیت قدر دینی کی زیادہ تہی یا کم —

(۵) بسبب زیادتی قابلیت قدر دینی محنت کی کیا نتائج ظہور مین آئے ہین —

(۶) ایک اپنی دل کی بنائی ہوئی مثال مین فائدہ معادن طبیعی کا بیان کرو

(۷) بعضی کامون کے نام لو جنمین حرارت سے جو منجملہ معادن طبیعی کی ہی کام لیا جاتا ہی

(۸) بعضی کامون کی نام بیان کرو جنمین پانی سی مدد لیجاتی ہی

(۹) بعض فوائد لوہی کے جو ایک معادن طبیعی مین سی ہی بتلاؤ

سوالات

(۱) کونکونسی معادن طبیعی کا استعمال ایک جہاز کے چلانے مین ہوتا ہی

(۲) اُس طور کو بیان کرو جسمین گہوڑون اور بیلون کے وسیلہ سی قابلیت قدر دہی محنت انسانی کے زیادہ ہو جاتی ہی

(۳) منجملہ حیوانات کی جنکو انسان محنت کیواسطی استعمال مین لاتا ہی کون سب سے زیادہ قیمتی ہی

(۴) علاوہ اُن حیوانات کی جنکا ذکر اوپر متن مین ہو چکا ہی کوئی اور بہی ہین جنکی زور سی انسان اپنی کام کرتا ہی

(۵) کونسی حالتون مین زمین پر ہوا سب سی زیادہ سود مند معادن طبیعی ہی

(۶) ہوا اور دُخان مین سی کون پانی پر کشتی چلانی کی واسطی اچہا ہی اور دلیل اسکی کیا ہی —

(۷) ریل رود یا سڑک آہنی کی بنانی مین بارود کس کام کی ہی

(۸) واسطے دستکاری کی پہاڑی یا بسیط ممالک مین سی کون قسم زیادہ لائق اور موافق ہی اور کیون —

(۹) آیا دُخان یا بلندی سی گرنے والا پانی زیادہ طاقتور ہی —

(۱۰) بعض حالتون مین دخانی گاڑی چہکڑے سے بہتر ہی

(۱۱) پن چکی مین کونسی حصہ سے زور پیدا ہوتا ہی اور کونسے حصہ سے اُس زور کا فائدہ اُٹہاتی ہین —

(۱۲) بعض اشیاء کی اور خواصون کو بیان کرو جنکے وسیلہ سی انسان کی محنت مین قدر دہی کی قابلیت زیادہ ہو سکتی ہی

(۱۳) مقناطیس کی کونسی خاصیت کو کپاس کی بنانی مین کام مین لاتی ہین —

تقسیم محنت

(۳) آتشی شیشہ کی بنانی مین کون خواص لنیز کا کام آتا ہی
(۴) جاردان کی بنانیمین کونسا خواص لوہی کا کام آتا ہی
(۵) گیہم مین کون کونسی ایسی خواص ہین اور اسکی کیونکر انسان کی محنت مین قدر دینی کی قابلیت زیادہ ہوسکتی ہی

فصل سیوم تقسیم محنت کی بیان مین

فصول گذشتہ مین بیان ہوا ہی کہ انسان کی محنت مین دو طورسی قدر دینی کی قابلیت زیادہ ہوسکتی ہی اوّل دریافت کرنے خواص چیزون کی سی اور خصوصًا وہ خواص جنسی نمو ور پیدا ہو سکتا ہی اور دوم ان مختلف حکمتون سی جنکی وسیلہ سی زور کسی کام کی انجام دینی مین استعمال کرسکتے ہین لیکن ایسی ذکر کرنا ایک اور چیز کا جسکی محنت مین قدر دینی کی قابلیت بہت ہی زیادہ ہوسکتی ہی باقی ہی یعنی ابہی تقسیم محنت کا بیان کرنا رہ گیا ہی اور اسکی نتایج بہی بعض اوقات اتنی ہی عجیب ہوتی ہین جیسا کہ اوپر بیان ہوئی ہین — واضح ہو کہ تقسیم محنت سی مراد ہی معین کرنا ایک آدمی کا ایکقسم کی محنت پر بجای مقرر کرنیکی اُسی آدمی کو کئی قسم کی محنت پر — اگر ہم غور کرین تو ہمین دریافت ہوگا کہ یہی ایک امر بڑا باعث اُس فرق کا ہی جو درمیان وحشی اور دانا قومون کی ہوتا ہی — ایک وحشی آپ ہی ان سب چیزونکو جنکی اُسی احتیاج ہوتی ہی تیار کرتا ہی — وہ آپ ہی خیاط اور قصاب اور جیار اور نان بائی اور کسان اور نجار وغیرہ کا کام کرتا ہی اور نتیجہ اسکا یہہ ہی کہ وہ جاہل اور بہوکا اور ننگا اور بری مکان رہتا ہی اور مدت دراز تک بغیر کرنی کسی قسم کی ترقی کی اُسی وحشی حالت مین

---

* ... ایکقسم کا کپڑا ... ہی جو کپہاس کی عوض مین کام آتی ہی

اوقات بسر کرتا ہی برعکس اسکی عقلمند اور دانا آدمی آپسمین ایک ایک پیشہ بانٹ لیتے ہین یعنی ایک ایک آدمی فقط ایک ایکہی کام کے انجام دینی مین محنت کرتا ہی — انجام اسکا یہہ ہوتا ہی کہ وہ بدون اسقدر محنت کرنیکی جتنا کہ وحشی کرتے ہین باسانی تمام آرام دار مکان اور کپڑی اور کہانا وغیرہ جو ممد حیات انسانی ہین حاصل کرتی ہین — جو شخص کسی چیز کی بننی کی ترکیب پر غور سی دیکہیگا اُسی معلوم ہوگا کہ اُسمین کئی حصّی ہوتی ہین — مثلاً ایک قلم تراش تیار کرنیکے واسطے ضرور ہی کہ ہم اوّل ایک پہلا تیار کرین اور بعد ازان اُسکو جلا دین تب ایک دستہ کئی ٹکڑون مین بنا دین اور ان ٹکڑون کی جوڑنے کے لئے کیلین تیار کرین اور جب یہہ سب اجزا کیلون سے جوڑے جا دین تب ایک قلم تراش تیار ہو — پس معلوم ہوا کہ علم انتظام مدن مین تقسیم محنت سی یہہ مراد ہی کہ اس کام کو اسطرح انجام دینا چاہئی کہ ہر ایک حصہ اُسکا ایک ایک آدمی کی محنت سی انجام پاوی — اس طرح ہمکو دریافت ہوتا ہی کہ انسان کی محنت مین قدر دینی کی قابلیت پر تقسیم محنت بہت زیادہ اثر رکہتی ہی بہ نسبت کہ کبہی خیال مین بہی آسکتا ہی — جو کوئی کسی حرفہ کو اختیار کرتا ہی وہ اس طریقہ پر ضرور عمل کرتا ہی — مثلاً اگر ایک مستری کو بارہ میزین بنانی ہون تو وہ ایکدفعہ سب میزون کی پایی بنائیگا اور ایکدفعہ سب کی ڈہکنی اور علی ہذا القیاس اور اجزا اور جب یہہ سب اجزا تیار ہو جاوینگی تب وہ سبکو ایکدفعہ جوڑیگا اور اگر بہت آدمی ملکر فقط میزین ہی بنائین اور ایک ایک آدمی انکی ایک ایک جز کی بنانی مین محنت کری تو وہ ایک وقت معین مین بہت میزین بنائینگی بہ نسبت کہ وہ الگ الگ بنانی یعنی فرض کرو کہ

کہ ایک آدمی ایکدن مین ایک میز بناتا ہی اب اگر بارہ آدمی میزین بناوین اور ہر ایک
انمین سی فقط ایکہی حصے کے بنانی مین کوشش کری تو بجائی بارہ میز بنانی کی شاید
بیس یا چوبیس بناوین گی — یہہ کچھہ ضرور نہین کہ وہ بیس یا چوبیس ہی بناوین مگر وہ
بارہ سی بالضرور کچھہ زیادہ تیار کرین گی — دلیلین اسبات کی کہ
تقسیم محنت کی وسیلہ سی انسان کی محنت مین قدر دینی کی قابلیت زیادہ ہو سکتی
ہی بہت ہین — اول — اسّی نقصانِ وقت اور حرکت جو ایک کام کو چھوڑ کر دوسرے
کام کو اختیار کرنے سی ہوتا ہی عائد نہین ہوتا کیونکہ جب ایک آدمی کسی کام کو
دیر تک کرتا ہی تو اسکو اسکی کرنی مین مہارت ہوجاتی ہی اور وہ اسکو آسانی
اور حکمت سی کرتا ہی — اگر وہ اُس کام کو چھوڑ کر دوسری کی طرف متوجہ ہووے
تو اُسی اُسمین مہارت نہین ہوگی اور اسی لئی وہ تمام وقت جو اوّل کام سی عادی
ہونے مین صرف ہوا تہا مفت رائگان جاویگا — دوم — جبکہ ایک آدمی مختلف
کام کرتا ہی تو اُسی مختلف آلات کی احتیاج پڑتی ہی یعنی وہ ایک کو دہرتا ہی اور دوسری کو
اُٹھاتا ہی اور ظاہر ہی کہ اس دہرنے اُٹھانے مین کسقدر وقت رائگان ہوتا ہی — ایک
کام کو ہمیشہ کرنی مین ایک ہی آلہ کی احتیاج پڑتی ہی اور اسکو ایک طرح پکڑنے
اور درست کرنی سی سب کام نکل آتا ہی — یہہ خصوصًا ان پیشون مین حالت
ہوتی ہی جہان آلات سی درست کرنین وقت ہی نہین صرف ہوتا بلکہ زر بہی — مثلاً اگر
لوہار اپنی بہٹی کو گرم کری اور اُسی کسی اور کام کی کرنیکو چہوڑ دی تو ظاہر ہی کہ تمام
ایندہن جو اس کی گرم کرنی مین صرف ہوا اور جو اُسی پہر اُسی حالت گرمی مین لانے
کو مطلوب ہی مفت رائگان جائیگا — سیوم — جب آدمی ایکہی کام کرنین
مصروف رہتا ہی تو اُسی چالاکی اور چربدستی حاصل ہوجاتی ہی اور نہ یہہ باتین

تقسیم محنت

ہرگز کسی اور صورت مین میسر نہین ہو سکتی — ایک آدمی جو کبھی کبھی کیلین بناتا ہو وہ ایکدن مین قریب آٹھہ یا نو سو کیلون کی بنا سکیگا لیکن ایک لڑکا جسنی کبھی کوئی اور کام بجز کیل بنانی کی نکیا ہو وہ غالب ہی کہ ایکدن مین قریب تین چار ہزار کیلون کی تیار کریگا — چہارم — تقسیم محنت کے سبب سے ایک نوع کی سہولت واسطی دریافت کرنی کلون اور آلات کی جنکی استعانت سی محنت انسانی مین قدر دینی کی قابلیت زیادہ ہو جاتی ہی حاصل ہوتی ہی — جب ایک کام کو کئی حصون مین تقسیم کر ڈالو تو ہر ایک جزو کی بنانی کیواسطے کلین بہت آسانی سی اختراع ہو سکتی ہین — اگر کیل بنانی کی ترکیب کو مختلف حصون مین منقسم نکرتی تو کبھی کیل بنانی کی کل ایجاد نہوتی — اگر کیل بنانی کی ترکیب کی تین حصی کئی جاوین یعنی ایک آدمی سلاخ بنائی اور دوسرا اسکی ٹکڑی کری اور تیسرا ان ٹکڑون کی سری بنائی تو ظاہر ہی کہ ان مختلف کامون کی واسطے ہر ایک ایک کل اختراع کر لیگا — لیکن اگر ایکہی وقت مین کیل گول ہوتی اور کٹ جاتی اور اسکا سر بنتا تو اسکی بنانی کی واسطی کل بہت مشکل سے اختراع ہوتی — پنجم — ایک چیز کی مختلف اجزا کی بنانی کی واسطے مختلف درجہ شعور اور حکمت چاہئی — بعضے کامون کی کرنی کیواسطی بہت چالاکی اور تعلیم مطلوب ہوتا ہی — بعضی کامون کی واسطی چار یا پانچ روپیہ روزینہ کی مزدور مطلوب ہوتی ہین اور بعضی کام آٹھہ آنہ یا ایک روپیہ روزینہ کی محنت سی سرانجام پا سکتی ہین — اب اگر طریقہ تقسیم محنت کا جاری نہو تو یہہ سب کام محنت گران بہا سی انجام دئی جاوینگی — لیکن بسبب تقسیم محنت کی اہل حرفہ جس قسم کی محنت ادا جتنی کہ ضرور ہوتی ہی کرواتی ہین اور اسطرح خرچ پیدایش کا گھٹ جاتا ہی —

نتائج تقسیم محنت کی اُن چیزون کی سستی قیمت ہو جانی سی جو ہر روز کام مین آتی ہین بخوبی

بخوبی عیان ہوتی ہین — مثلاً ایک عورت کو سوئین مطلوب ہین اگر وہ کسی جوہری یا سونار یا کسی اور آدمی سی جسی سوئی بنانیکی عادت نہو وتی ان کی بنا دینی کی درخواست کری تو ظاہر ہی کہ فقط بُری ہی نہین بنین گی بلکہ انکی بنانیمین زر بہی بہت خرچ ہوگا — لیکن اگر وہ شیفیلڈ[*] یا کسی اور خاص جگہمین افراط سی بنین اور انکی ہر جزو کی بنانی مین مختلف آدمی مصروف ہو وین تو وہ صرف کرنیوالون کو صرف دو چار پیسی فی سیکڑا ہی نہین ملین گی بلکہ وہ تمام ولایتون مین لیجائی جاوین گی اور باوجودیکہ بسبب خرچ باربرداری اور فائدہ سوداگر اور دوکاندار کی جو انہین فروخت کرتا ہی انکی قیمت مقام تیاری کی قیمت سی زیادہ ہو جاوےگی مگر پہر بہی وہ تمام ممالک مین بہت ارزان بکین گی — لیکن اسکا تقسیم محنت کی ایک حد ہوتی ہی اور یہہ حد چند باتون پر منحصر ہی — اوّل — فرض کرو کہ ایک چیز کی بنانی کی ترکیب چند حصّون پر منحصر ہی اگر ہم اسکو اُن حصّون مین تقسیم کردین اور ایک ایک کام ایک ایک آدمی کو سپرد کردین تو ظاہر ہی کہ اس صورت مین محنت زیادہ تقسیم نہین ہوسکتی اور اگر ہم اسکو اور تقسیم کرین تو کچھ فائدہ نہوگا — دوم — تقسیم ہونا محنت کا منحصر ہی اوپر کثرت اصل ایک آدمی یا ایک ملک کی — کیونکہ یہنی آدمی کو چاہئی کہ بہت روپیہ جمع کرلی تاکہ وہ کسی کام کو تقسیم محنت سی انجام دلوا سکی — مثلاً فرض کرو کہ ایک کام کو بانٹ کر کرنی مین دس آدمی کی محنت مطلوب ہی — تو ضرور ہی کہ جو آدمی اسکام کو انجام دلوادی اسکی پاس استقدر مصالح اور ہتیار ہون کہ وہ اُن سب آدمیون سی محنت لی سکی — فقط یہی نہین

---

[*] شیفیلڈ Sheffield نام ایک شہر انگلستان کا ہی جو لندن سی قریب ایکسو باسٹھ انگریزی میل کا فاصلہ رکہتا ہی اور جسمین لوہی کا کارخانہ ہی

چاہئی بلکہ فرض کرو کہ وہ کام دس دن مین تیار ہوویگا تو اُس آدمی کی پاس لازم ہی کہ اتنا مصالح ہو کہ وہ ان آدمیون کو اِس عرصہ مین ہر دن یا لی کسی عوض کی مصروف رکہہ سکی — اگر پیداواری جو اس کام مین تیار ہوتی ہو بہت دیر تک نہ بکی تو چاہیئے کہ اوسکی مالک کے پاس اتنی اصل ہو کہ اِن بہت دنون مین بہی وہ مزدورون کو کام مین مصروف رکہہ سکی — اسی باعث سی بغیر آبادی ایک ملک کی وہان کارخانجات دستکاری کی مقرر نہین ہوتی لیکن چاہئی کہ وہ اُس وقت تک نہین بنائی جاوین جب تک کہ بہت سی اصل وہان جمع ہوجاوی اور اُن کارخانجات سی فائدہ اسی وقت حاصل ہوگا جب کہ اصل بافراط موجود ہوگی — سیوم جہانکہ احتیاج چیزون کی اسقدر ہو کہ جو چیزین وہ تیار ہووین وہین بک جاوین تو البتہ وہان محنت منقسم ہوسکتی ہی — اگر دس آدمی تقسیم محنت سی سو سوئیان بنا سکین مگر انکی اُسقدر احتیاج ہو جتنا کہ ایک آدمی بنا سکتا ہی تو ظاہر ہی کہ اس صورت مین تقسیم محنت نہین ہوسکتی — اور احتیاج بہی کئی باتون پر منحصر ہی — مثلاً احتیاج منحصر ہی اوپر عدد اور دولت لوگون کی — ایک شہر مین جسمین دس ہزار آدمی ہون وہان سوئیون کی زیادہ احتیاج ہوگی بہ نسبت اس گانو مین جہانکہ کل سو آدمی ہون یا ایک ہزار امیرون مین بہ نسبت ایک ہزار فقیرون کی زیادہ احتیاج ہوگی — اور یہہ ایک اور دلیل ہی واسطی اثبات اسبات کی کہ دستکاری اور تقسیم محنت اسقدر بڑہتی ہین جتنا کہ ملک بڑا ہوتا جاتا ہی اور اسمین اصل زیادہ ہوتی ہی

بیان مذکورہ بالا سی دریافت ہوتا ہی کہ شہر کیون اور نہرین اور سڑک آہنی لوگونکی محنت کی واسطی کیون سود ہین — سبب چیزین بسبب گہٹائی خرچ باربرداری کی قیمت چیزون کی سو کوس کی فاصلہ پر انکی

اُنکی بِنتی کی مقام سی اتنی سستے کر دیتی ہین جتنا کہ وہ دس کوس کی فاصلہ پر ہوتی تھین — پس ان چیزون سی عدد صرف کرنیوالونکا زیادہ ہو جاتا ہی اور بسبب اسطرح زیادہ ہو جانی احتیاج کی اُن مقامون مین جہان پہلی محنت تقسیم نہین ہو سکتی تہی اب ہو سکتی ہی —

یہہ بات ظاہر ہی کہ کسی شئی کی لاگت یا اسکی پیدا کرنی کی خرچ سی اسکی احتیاج پر اثر ہوتا ہی یعنی اگر اُس شئی کی لاگت بہت ہوگی تو اُس کی احتیاج کم ہوگی ورنہ خلاف اسکی — اشیاء بیش قیمت فقط امیر ہی خریدتی ہین مگر دولتمند منجملہ ساری آبادی کی بہت تہوڑی ہوتی ہین اور اسی لئی احتیاج اشیاء بیش قیمت کی بہت تہوڑی ہوتی ہی — وہی اشیاء جنکو سب استعمال مین لا سکتے ہین اور جنکی خریدنیکا مقدور سبکو ہوتا ہی بسبب زیادہ مطلوب ہونی کی بہت سستی تیار ہو سکتی ہین — یہانسی ظاہر ہوتا ہی کہ تقسیم محنت اور اسکی سبب سستے گہٹ جانا قیمت چیزونکا غریبونکے حق مین زیادہ مفید ہوتا ہی بہ نسبت کہ دولتمندون کے — جواہرات اور زیور اور قیمتی لیس وغیرہ انگلستان مین بہ نسبت تیس یا چالیس برس پہلی کی اب کچہہ بہت سستے نہین ہین لیکن روئی اور اون کی کپڑی اور اور اشیاء مصنوعی جو ممد حیات انسانی ہین اندنون مین وہان نصف یا تہائی قیمت کو قیمت سابق سی دستیاب ہوتی ہین اور یہہ اُن لوگونکی واسطے بہت فائدہ ہی جو روپیہ اشیاء لابدی کی خریدنی کی واسطے بہت مشکل سے فراہم کرتی ہین اور جنکی پاس زر واسطے خریدنی جواہرات کی نہین ہی یعنی یہہ ایک بڑا فائدہ بیچارہ مفلسون کی واسطے ہی — ابہی ذکر کرنا ایک اور نتیجہ تقسیم محنت کا باقی ہی اور وہ تقسیم ہونا محنت کا ہی درمیان ملکونکی — سب [illegible]

ہین کہ سنگتری اور روئی اور سن اور چاول اضلاع شمالی مین اور گیہون اور اودن
اور سن اور پٹسن وغیرہ اضلاع جنوبی مین نہین پیدا ہوسکتی — بعضی ضلعون مین
کوئلی پیدا ہوتی ہین اور بعضون مین نمک بعضون مین لوہی کی کانین ہوتی ہین اور بعضون مین
پانی کی — بعضی ملک ہموار اور قابل زراعت کی ہوتی ہین اور بعضی ناہموار اور پہاڑی
اور لایق چرائی مویشی کی بعضی ملک لایق پیدا کرنی اشیاے دستکاری کی ہوتی ہین
اور بعضی لایق زراعت کی — ہم جب یہہ حال پاتی ہین تو ظاہر ہی کہ مرضی اللہ تعالی
کی یہہ ہی کہ ہر ملک حتی الوسع صرف انہین چیزونکی پیدا کرنیمین کوشش کری جنکی
پیدا کرنیکی قابلیت اسی قضا و قدر سی حاصل ہی اور اور چیزونکو غیر ملکونسی جہانکہ
وہ آسانی پیدا ہوسکتی ہین بذریعہ ابتدال کی اپنی چیزونسی بہم پوہنچائی — ایک
ملک کو گیہون اور دوسریکو سن بہت سستی بہم ہوسکتی ہین اگر وہ دونو بجای
پیدا کرنی گیہون اور سن کی صرف وہی چیزین پیدا کرین جنکی پیدا کرنیکی انکو بہت سہولت
حاصل ہی — اسطرحکی ملکون کی نظم اور نسق سی مرضی الہی خوب عیان ہی یعنی
مشیت ایزدی مقتضی اسبات کی ہی کہ ملکون اور لوگونمین آمد و رفت اور اتحاد
ہو جاوی اور وہ اسقدر خوش اور کامیاب ہون جسقدر کہ انسی ایک دوسریکو
فائدہ پہونچی —

سوالات

(۱) اپنی دل سی کوئی ایسی مثال دو جس سی معلوم ہو کہ تم تقسیم محنت سی کیا مراد لیتی ہو
(۲) کوئی ایسی مثال دو جسمین تقسیم محنت نئی بات کی دریافت کرنی اور ایجاد کرنی
اور کسی چیز کی کمین ظاہر ہو —
(۳) اُن پیشونمین سی تھوڑی پیشونکا نام لو جنمین جوتی بنانی کی محنت تقسیم ہوسکتی ہی

(۴) تھوڑی ایسی پیشہ بتاؤ جنمیں الگ گھر بنانی کی محنت تقسیم ہو سکتی ہی۔
(۵) تم کیل بنانی کی محنت کو کئی حصوں میں تقسیم کر سکتی ہو۔
(۶) سوئی بنانی کی محنت کو کئی حصوں میں تقسیم کرو۔
(۷) فرض کرو کہ کسی آدمی نی تمہیں پچاس کرسی بنانی کو تعین کیا اگر تم انکو آپ ہی بناؤ تو بتاؤ کہ تم اس کام کو کیونکر کروگی تاکہ تمہیں تھوڑی محنت کرنی پڑی اور وقت بھی کم خرچ ہو۔
(۸) فرض کرو کہ تم اسقدر کرسیں بیچ سکتی ہو جتنی کہ تم تیار کر سکو اور فرض کرو کہ تمنی بیس کاریگر نوکر رکھی تو اب بتاؤ کہ تم انسی کسطرح کام لوگی تاکہ تمہارا کام تھوڑی محنت سی انجام پا دی۔
(۹) کونسی صورت میں دس ہزار کرسیاں بہت سستی دستیاب ہونگی آیا جبکہ وہ ایک نمونہ کی ہیں یا مختلف کی اور اس فرق کا کیا باعث ہی۔
(۱۰) اسباب کا کیا باعث ہی کہ اگر تم ایک میز خریدو تو ہمکو زیادہ قیمت دینی پڑتی ہی اور اگر بہت میزیں خریدو تو فی میز بہ نسبت پہلی کم قیمت دینی پڑتی ہی
(۱۱) اسباب کا کیا باعث ہی کہ کارخانوں میں لڑکی بعضی کاموں کی کرنی میں بہت چالاک ہوجاتی ہیں۔
(۱۲) بیان کرو کہ کیونکر کارخانوں میں لڑکوں اور عورتوں کی رکھنی سی کفایت ہوتی ہی
(۱۳) اگر تم یہاں ایک قلمتراش کسی کاریگر سی بنواؤ تو اسکی کیا قیمت ہوگی اور اگر تم ایک چاقو جو کہ شیفیلڈ میں بناہی خریدو تو اسکی کیا قیمت ہوگی اور کس سبب سی ان دو قیمتوں میں فرق آتا ہی اور وہ سب باتیں بیان کرو جن پر ہونا اس فرق کا منحصر ہی۔
(۱۴) بتلاؤ کہ انگلستان اور ممالک متفقہ امریکا میں سی کونسا ملک فائدہ پیدا کرنی اُن

اشیاء مصنوعی کی ہی جو کارخانون مین تیار ہوتی ہین اور اسکا کیا باعث ہی

(١٥) کس قسم کی دستکاری کی اشیاء ابتدائی آبادی کسی ملک مین تیار ہو سکتی ہین اور اسکا کیا باعث ہی —

(١٦) کوئی مثال دیکر بتلاؤ کہ تم اُن فایدون سی آگاہ ہو جو کہ ایک آدمی کو ایکہی کام پر تعین کرنی سی نکلتی ہین —

(١٧) اُن فائدون کو بیان کرو جو روئی کی کام کو تقسیم محنت سی کرنیمین حاصل ہوتی ہین —

(١٨) فرض کرو کہ ایک گانو مین ایک مقام پر پانی بلندی سی گرتا ہی اور اُس مقام مین کپڑا اسی قدر سستا تیار ہو سکتا ہی جتنا کہ اور مقامون مین مگر فرض کرو کہ بسبب خراب ہونے راہون کی خرچ باربرداری کا اتنا تہا کہ قیمت کپڑی کی مقام فروخت پر پہونچنی کی وقت دوگنی ہو جاتی تو اب بتاؤ کہ اُس گانو کی رہنی والی واسطی اپنی بہبودی کی کیا کرین —

(١٩) اگر خرچ چیزون کی پیدا کرنیکا یا ایکی لاگت بہت کم ہو جاوی تو بتاؤ کہ اسسی دولتمندونکو زیادہ فائدہ ہوگا یا غریبون کو —

(٢٠) وہ باعث بیان کرو جنسی معلوم ہوتا ہی کہ حکمت ایزدی مقتضی اس بات کی ہی کہ ہر ملک خاص چیزون کی پیدا کرنیمین کوشش کرے

فصل چہارم مشتمل اوپر اُن فوائد کی جو محنت مین قدر دینی کے قابلیت سکے زیادہ ہوجانیکے سبب سے نکلتے ہین

محنت کرنی سی مقصود بہم پہونچانا وسیلون آرام اور آسایش کا ہوتا ہی — کسان واسطی بہم پہونچانا اور اناج پیدا کرنیکی محنت کرتا ہی اور روئی کاتنی والا دہنی والا واسطے بہم پہونچانا پوشاک کی اور موچی واسطے موجود کرنی جوتون کی محنت کرتا ہی اور علی ہذا القیاس

ہذا القیاس اور بہی اہل پیشہ — اس صورت مین جسقدر انسان کی
محنت مین قدر دہی کی قابلیت زیادہ ہو وتنی ہی وسیلہ آرام اور اسایش کی جو
ایک متنفس ایک مقدار معین محنت سی بہم کرتا ہی زیادہ ہونگی — اگر ایک
کسان سال بہر کسی زرخیز زمین پر محنت کری تو اسکی محنت مین قدر دہی کی
قابلیت زیادہ ہوگی بہ نسبت اس صورت کی کہ وہ اسی محنت کو کسی بنجر زمین پر
صرف کری یعنی دسی قدر محنت سی ایک صورت مین تو وہ سو من گیہون پیدا
کرتا ہی اور دوسری مین صرف دو ہی من — سب جانتی ہین کہ یہہ ایک فائدہ
ہی اور یقین ہی کہ ہر شخص زیادہ تر منفعت لینا چاہیگا بہ نسبت سوکہ
بنجر کی زمین ب اگر بنجر زمین کہات ڈالنی یا کسی اور ترکیب سی زرخیز
ہو جاوی تو دیسا ہی نتیجہ نکلتا ہی جیسا کہ اگر ایک کسان بوسیلہ بہتر اور مستعد تر الات
کی ایکدن کا محنت سی بہ نسبت پہلی کی دگنی چیز پیدا کر سکی — یہہ قاعدہ
جیتنا کہ کسان کی حالت پر صادق آتا ہی دیتنا ہی دستکاروں اور اور قسم کے
مزدوروں پر بہی — ایک نجار جبکہ اپنی پیشہ کو پہلی پہلی سیکہتا ہی تو ہفتہ مین
ایک میز سی زیادہ نہین تیار کر سکتا اور اسی لئی اسکی محنت مین قدر دہی کی
قابلیت بہت نہین ہوتی مگر جیتنا کہ وہ ہوشیار ہوتا جاتا ہی ویتنا ہی وہ میز کو کم
وقت مین تیار کرتا ہی — لیکن آخر کار جب وہ ایک دن مین ایک میز بنانی لگتا ہی
تو اسکی محنت مین پہلی کی نسبت سی چہہ دفعہ زیادہ قدر دہی کی قابلیت ہو جاتی ہی
اور وہ اُسی قدر محنت سی چہہ دفعہ زیادہ وسیلہ آرام اور آسایش کی بہم کرنی کی
قدرت رکہنی لگتا ہی — اگر وہ بوسیلہ اوزار یا کل دُخانی یا تقسیم محنت کی ایکدن
مین دو میزین بنا سکی تو ظاہر ہی کہ اسکی محنت مین اور بہی زیادہ قدر دہی کی

قابلیت بڑہ جائیگی اور وہ قابل بہم کرنی زیادہ اشیاء آرام کی ہو جائیگا — ایسی ہی اگر انسان ہات سی بن استعانت آلات کی کات اور بُن سکتا تو ایک آدمی بہت تہوڑا سُوت اور کپڑا کات اور بُن تا اور اسکی محنت مین قدر دینی کی قابلیت بہت ہی کم ہوتی — اگر وہ چرخا اور منسیج بناتی ایجاد کرے تو اوسکی محنت فی الفور بہت قیمتی ہو جاتی ہی اور وہ بہ نسبت پہلی کی دس یا بیس دفعہ زیادہ چیز تیار کر سکتا ہی اور مقدور بہم کرنی بہت سی آرام دینی والی اور ضروری چیزون کا رکہتا ہی اگر ہم اسکو کات نی اور بُن نی کی کلین دین تو اسکی محنت مین قدر دینی کی قابلیت بہت ہی زیادہ ہو جائیگی اور چونکہ وہ ایک مقدار معین محنت سی زیادہ وسیلہ آرام اور آسایش کی بہم کرتا ہی تو اسکی حصہ مین بہی بہت سی آرام دینی والی چیزین آوینگی یعنی وہ نسبت پہلی کی زیادہ خوش اور دولتمند ہو جائیگا — کوایف اور واقعات روزمرہ سی دریافت ہوتا ہی کہ فی الحقیقت ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہی — محنت مین باشندگان امریکا شمالی اور اہل ہند کی جو بدون کلون اور بغیر تقسیم محنت کی کام کرتی ہین بہت ہی کم قدر دینی کی قابلیت حاصل ہی — انسان بدون آلات کی بہت تہوڑی قدر دے سکتا ہی یا بہت تہوڑی وسیلہ آرام اور آسایش کی بہم کرتا ہی اور اسی لئی وہ بہت مفلس ہوتا ہی — تمام مال اہل جزایر ویسٹ انڈیز کا ایک کملی اور ایک کمان اور تیرون مین مشتمل ہوتا ہی اور مال اہل ہند کا مشتمل ہی دو چار کہانی کی برتن اور روئی کی کپڑون مین برعکس انکی حالت مزدورِ انگلستان کی دیکہنی چاہئی انکی پاس مکانات ساز و برگ کہانا پینا اور پوشاک

امریکا America. ایک بر اعظم جو غرب کو بحر اطلنٹک Atlantic کی واقع ہی

ویسٹ انڈیز West Indies نام چند جزایر کا جو شرق کو امریکا کی واقع ہین

وغیرہ سب مہیا ہین علاوہ ازین انکو مقدور اپنی اولاد کو تربیت کروانی کا ہی — اسی طرح یہہ بات تجربہ سی ہمیشہ دریافت ہوتی ہی کہ جتنی کہ محنت مین قدر دینی کی قابلیت زیادہ ہوتی ہی وتنی ہی مزدور کی اجرت بہی زیادہ ہوتی ہی اور اتنا ہی سب آدمیون کو کیا امیر کیا غریب فایدہ ہوتا ہی — فقط یہی بات مفید نہین کہ ایک شخص کی محنت مین قدر دینی کی قابلیت زیادہ ہوجاوے بلکہ چاہئی کہ جہان تک ممکن ہی سب آدمیون کی محنت مین قدر دینی کی قابلیت زیادہ ہو — کیا یہہ ایک فایدہ نہین ہی کہ فصل گیہون اور جَو اور چاول وغیرہ کی اور محاصل کانون کلون اور مکانون کا ہی گر انکا سال آیندہ مین ویسی قدر محنت سی دوگنا بہ نسبت اس سال کی ہوجاوے تاکہ ہم ایک دن کی محنت سے دوگنی مقدار روٹیون اور کپڑی اور اثاثہ اور اور ضروریات وغیرہ پر قابض ہون — بسبب استعمال کلون اور بانٹ کر محنت کرنیکی انسان کی محنت مین قدر دینے کی قابلیت کی زیادہ ہوجانی سی بعینہ یہی نتیجہ نکلتا ہی جو کہ اوپر مذکور ہوا — اس تبدیلی سی خصوصاً مزدورون کو بہت فایدہ ہوتا ہی — فرنگستان مین جہانکہ اب کوئی چیز بدون کل اور تقسیم محنت کی نہین بنتی امیر زمانہ حال کا بہ نسبت اپنے بزرگون کی اتنا بہتر حالت مین نہین ہی جتنا کہ ایک مزدور اب کی زمانہ کا بہ نسبت اُن مزدورون کی جو کہ محکوم ظلم اور جہالت فیوڈل سسٹم* کی تہی ہی — ہر ملک کی امیرون کو جنکی پاس اشیاء لابدی اور عیش و آرام کی چیزین بافراط فراہم ہوتی ہین محنت مین قدر دینی کی قابلیت کی زیادہ ہوجانی سی بہت کم فایدہ ہوتا ہی مگر اسی مزدور اور محنت کشون کو بہت فایدہ پونہچتا ہی کیونکہ یہہ آئندہ

* فیوڈل سسٹم Feudal system یعنی نظام اقطاعی اور مراد اس سی وہ زمانہ ہی جبکہ امیر فرنگستان بادشاہ سی جاگیر پاتی تہی اور انہین اپنی منصبداروکو اسقدر جاگیر دیتی تہی کہ ہر وقت ضرورت کی وہ اُن کی مدد کرین

اصلاح سے اسمین انہین کچہہ نہ کچہہ ارام پونہچتا ہی جس پر پہلی او نہین دسترس نہ تہی — ایک آدمی جسکے ایک لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہو اسی کیا فرق معلوم ہوتا ہی اگر اسی کوملی دس یا چالیس روپیہ من اور رسیدہ آٹہہ یا بیس روپیہ اور کپڑا دو یا سات روپیہ گز اور بانات پانچ یا بیس روپیہ گز بانات لگی دو ان چیزونکو دونون قیمتون پر خرید سکتا ہی — لیکن اس شخص کو جسکی تین چار سو روپیہ سالانہ کی آمدنی ہو ان قیمتون کی فرق سے بڑا فایدہ ہی — اسمقام سے ظاہر ہی کہ اصلاحین یا کلون کا جنکی وسیلہ سی محنت مین قدر دینی کی قابلیت زیادہ ہو جاتی ہی خصوصاً انکی حق مین مفید ہی جنکو روزی بہم کرنی کی واسطے محنت کرنی پڑتی ہی —

اس نتیجہ پر یہہ اعتراض معقول کیا جاتا ہی کہ محنت مین قابلیت قدر دینی کی زیادہ ہوجانی کی سبب سی احتیاج محنت کی کم ہو جاتی ہی اور بیچارے مزدور بیکار رہہ جاتی ہین — اس پر ذرا فکر کرنا ضرور ہی کیونکہ اسی اعتراض کو بعض لوگ اپنی خیال مین فقط صحیح ہی نہین جانتی تہی بلکہ اسکی صحیح جاننی کی سبب سی ایسی انوا... ہوئی یعنی بعضی آدمیون نی اس غلطی کی سبب سی بہت کارخانونکو خراب کرڈالا اور کلون کو توڑ دیا —

واسطے تفہیم اس مسئلہ کی مناسب ہی کہ ہم واقعات روزمرہ پر غور کرین — اگر کسی طالبعلم سے یہہ سوال کیا جاوے کہ انگلستان مین وہ کونسی کارخانی ہین جنمین بہت سی کاریگر کام کرتی ہین اور جنمین بہت سی روپیہ کی اندر ... بہت کاریگر جمع ہوگئی ہین تو ہمکو یقین ہی کہ وہ یہہ جواب دیگی کہ روئی اور لوہی کی کارخانہ ہین — لیکن اگر اس ... سی پوچہو کہ محنت بچانی والی کلین کن کارخانون مین بہت کام آتی ہین تو ہم ... ہین ... انہین کارخانون کا جو ابہی مذکور ہوئی ہین نام لیگی اور اگر ململ اور ... کارخانون کو مقابلہ کرکی دیکہین تو بہی یہی نتیجہ نکالینگی یعنی پاوینگی کہ ایک

کہ ایک کارخانہ مین تو کلین بہت تہوڑی کام مین آئی ہین اور دوسری مین بہت افراط سی اور اسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ ململ کی کارخانون مین مزدورون کو بہت تہوڑی اُجرت ملتی ہی اور روئی کی مین بہت زیادہ اور یہ کہ اول مین روز بروز مزدور گہٹتی جاتی ہین اور دوسری مین روز بروز زیادہ ہوتی ہین —

یہہ واقعات واسطے بتانی اسبابات کی کہ کلون کی کام مین لانی سی کیا نتیجہ نکلتا ہی کافی اور شافی ہین — فرض کرو کہ کسی ضلع مین دس ہزار گز روئی کا کپڑا صرف ہوتا ہی اور کہ اس کپڑی کی بنانی کی لئی سو آدمی مطلوب ہین — اب اگر یہہ دس ہزار گز کپڑا پچاس آدمی بنا دین تو ظاہر ہی کہ پچاس باقی بیکار رہ جاوین گی لیکن فرض کرو کہ اس تبدیلی سی کپڑا جو کہ پہلی روپیہ گز بکتا تہا اب آٹھہ آنہ گز بک سکتا ہی اور اب دو چند کپڑا بہ نسبت پہلی کی استعمال مین آسکتا ہی یعنی بیس ہزار گز کپڑی کی احتیاج ہو گی تو احتیاج کاریگرون کی اوتنی ہی جتنی کہ پیشتر تہی ہو جاویگی اور حالت ہر کاریگر کی پہلی ہی سی رہی گی لیکن اب فرض کرو کہ جب کپڑا روپیہ گز بکتا تہا تب وہی خرید سکتی تہی جنکی سالانہ آمدنی دس ہزار روپیہ تہی اور جب قیمت کپڑی کی آٹھہ آنہ فی گز ہو گئی تب وہ بہی خرید سکتی ہین جنکی آمدنی پانچ ہزار روپیہ سالانہ ہی — ایک ملک مین پانچ ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی والی دو چند سی بہت زیادہ ہین بہ نسبت دس ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی والون کی ہوتی ہین اس لئی یہہ پچہلی لوگ احتیاج کپڑی کی زیادہ کرین گی اور مزدورون کو اپنی پہلی ہی حالت مین کر دین گی — اسی احتیاج کپڑی پر احتیاج اُن لوگون کی جنکی سالانہ آمدنی چہہ سات آٹھہ اور دس ہزار روپیہ کی ہی اور جو زیادہ کپڑا اپنی بہ نسبت دس ہزار والون کی استعمال کرتی ہین جمع کرنی چاہئی اور اس مجموعہ پر اسبابات کو کہ بسبب گہٹ…

جانے قیمت کے کپڑا اُن کاموں مین جنھین وہ پہلے بسبب گرانی کی استعمال نہین ہو سکتا
تھا کام مین آتا ہی جمع کرو — جب ہم اِن سب باتون کا خیال کرین تو ہم دریافت
کرلین گے کہ کیونکہ جتنا کہ محنت مین قدردہی کی قابلیت زیادہ ہوتی ہی اور جتنی کہ
محنت بچانی والی کلین استعمال مین آتی ہین وتنی ہی احتیاج مزدورون کے زیادہ
ہوتی ہی — صرف یہی فایدہ نہین ہی جبکہ کلین مستعمل ہوتی ہین اور مزدو
کو بسبب اُنکی اُجرت زیادہ ہوجانے کے فایدہ ہوتا ہی اُسی اثنا مین اور لوگونکو
ایک اور طور سی فایدہ ہوتا ہی — مزدور بلکہ اور سب آدمیون کو بسبب مستعمل
ہونی کلون کے سب چیزین بہت سستی ہات لگتی ہین — سب جانتی ہین کہ انگلستان
مین رُوئی اور اون کا کپڑا اور اور اشیاء آرام کے اور کتابین اور قالین
وغیرہ اب کتنی زیادہ سستی بہ نسبت پہلی کے دستیاب ہوتی ہین — یہہ اشیاء
کچھہ اب سستی ہی نہین ہین بلکہ سابق کی نسبت سی اب بہت خوب بنتی ہین — چھینٹین
اور چینی کے برتن اور اور اشیاء انگلستان مین بہت سستی اور خوبصورت
دستیاب ہوسکتی ہین اِن چیزون سی مزدور محنت اور لوگون کے مستفید ہوتا ہی
اسلئی اسکو دو چند فایدہ ہوتا ہی یعنی ایک تو اسکی اجرت زیادہ ہو جاتی ہی اور
دوم قیمت ان چیزون کی جو کہ وہ محنت اور لوگون کی خریدتا ہی سستی ہو جاتی ہی
لیکن مہاجن کی روپیہ کا سود نہین بڑھتا ہی یعنی اسکی اُجرت وتنی ہی رہتی ہی
اسکو صرف اتنا ہی فایدہ ہوتا ہی کہ وہ اُن اشیاء کو جنکی اُسی طلب ہوتی ہی
سستا خریدتا ہی — بیان مذکورہ بالا سی ظاہر ہی کہ لوگون کو خواہ
امیر خواہ غریب خواہ پیدا کرنے والی خواہ خرچ کرنیوالی کوئی ہون سب کو کلون
کی مستعمل ہونی سی فایدہ ہوتا ہی — اُسی ذکر سی یہہ بہی ظاہر ہی کہ موجد کلون کے

کلون کے لوگون کی بڑی مربی ہوتے ہین — یہان سے یہہ بات عیان ہی کہ تعصب اُن لوگون کا جو کلون کی بنی کو بُرا کہتے ہین کتنا بیجا اور زبون اور ناشایستہ ہی — جب کوئی چیز ایسی ایجاد کی جاوے جسسی حالت لوگون کی بہتر ہووے تو ہمکو لازم یہہ ہی کہ ہم بہت خوش ہوون اور یہہ بہی ظاہر ہی کہ اگر ایک شخص کو فایدہ ہووے تو سب کو فایدہ ہوگا اور کوئی مثال ایسی نہین ہی جسمین جب اور لوگونکو فایدہ ہووے تو ہم کو نہو —

سوالات

(۱) فرض کرو کہ ایک ملک مین سب کلین جاتی رہین اور کوئی آدمی تقسیم محنت سے کام نہین کرتا تو بتاؤ کہ اس ملک کی کیا حالت ہوگی

(۲) فرض کرو کہ اب جوتی پانچ روپیہ کو بکتی ہین اگر کوئی ترکیب ایسی نکلے کہ وہ دو ہی روپیہ کو بکنی لگین تو ہم تو سمجھتے ہین کہ کیا اسی سب لوگون کو فایدہ نہین ہوویگا — اور فرض کرو کہ سب قسم کی کاریگر کسی ترکیب سے اپنی اشیاء کی قیمت اسی نسبت سے گہٹا دیوین یعنی نصف کردین تو اسکا کیا نتیجہ نکلیگا

(۳) انگلستان مین اگر قیمت کوئلون کی گہٹ جاوے تو کن آدمیون کو بہت فایدہ ہوگا یعنی آیا امیرون کو فایدہ ہوگا یا غریبون کو یا مزدورکو یا سرمایہ والی کو اور [illegible] فایدہ ہونی کی کیا وجہ ہی —

(۴) محنت بچانی والی کلون کی مستعمل ہونی سے احتیاج مزدورون کی کم ہوجاتی ہی یا زیادہ اور اپنی جواب کو مع دلایل بیان کرو —

(۵) دلیل دیکر بیان کرو کہ محنت بچانی والی کلون کی مستعمل ہونی سی [illegible] گہٹ جاتا ہی یا بڑہتا

(۶) انگلستان مین کلون کی مستعمل ہونی سی روئی کی کارخانون مین محنتانہ مزدورون پر کیا اثر ہوا ہی —

(۷) اکثر انگلستان اور فرانس مین اُن مزدورون نی جو ہشیار نی وقت کی کلون پر کام کرتی ہین مجتمع ہو کر نئی کلون کو توڑ ڈالا تم بتاؤ کہ یہہ کیا بات مناسب عقل کی تہی اور کیا اُنکی توڑنی سی اُنکو فایدہ ہوتا —

(۸) فرض کرو کہ مزدور ندکورہ سوال ہفتم نئی کلون کو مستعمل ہونی دی تو اُسکا کیا نتیجہ نکلتا اور تمہارا جواب کس وجہ پر مبنی ہی —

(۹) فرض کرو کہ روئی کی کارخانہ توڑ دئی جاتی اور کہ روئی فقط ہاتہون سی کاتی اور بُنی جاتی تو اُسی روئی کاتنی والون اور جولاہون اور بیوپاری اور ملاحون اور کپاس بونی والون اور قصبہ کو تمام سب لوگون کی حالت پر کیا اثر ہوتا —

باب سیوم

بیچ بیان اُن حالتون کی جنسی محنت کرنیکی واسطی بہت ترغیب ہوتی ہی —

فصل اوّل — بیان مطلب کا عام طور پر

اب تک ہمنی ذکر اصل اور محنت کا کیا ہی اور اُسی اثنا مین یہہ بہی بیان کیا ہی کہ مال اور آرام کی چیزین محنت کی سبب سی حاصل ہوتی ہین — پس ضرور ہوا کہ لوگ ایسی حالت مین رکہی جاوین کہ اُنسی خوب محنت ہو سکی کیونکہ محنت ہی ہر فرد انسانی کی تمام عیش و آرام کا مدار ہی — اگر ہم غور سی دیکہین تو یاد رہیگی کہ اشخاص اور اقوام مین درجہ محنت اور جفا کشی کی بہت مختلف ہین — بعضی آدمی بہت محنت کرتی ہین اور بعضی بہت تہوڑی — مثلاً ترک اپنی کاہل

کاہل ہین کہ وہ سستی کی واسطی ضرب المثل ہین علی ہذا القیاس اکثر ان ملک کی
رعایا کا بہی ایسا ہی حال ہوتا ہی جہانکہ بادشاہ اختیار کل رکہتا ہی اور اکثر
غلام بہی کاہل اور کام چور ہوتی ہین برعکس انکی رعایا ملکہای آزاد کی بہت
محنتی اور جفاکش ہوتی ہی — جیسیکہ اہل انگلنڈ* اور اہل ہولینڈ* اہل سوٹزرلینڈ*
اور اہل امریکا کا حال ہی — بعض اوقات ایسا ہوتا ہی کہ ایکہی ملک مین ایک
زمانہ مین تو لوگ بہت محنت کرتی ہین اور دوسری مین کم — ایام نااتفاقی ملک
اور انقلاب حکمرانی مین لوگ بہت کم محنت کرتی ہین کیونکہ اُن ایام مین وہ ایسا
امر سی مطمین نہین ہوتی کہ وہ اپنی محنت سی ثمرہ حاصل کرینگی — ان اختلافونات
ہمین بخوبی غور کرنی چاہئی کیونکہ اس امر پر فکر کرنی سی ہمین باعث ترقی اور تنزل
سلطنتون کی بخوبی دریافت ہوسکتی ہین اور کیونکہ ہر شخص کو چاہئی کہ وہ اُن باتون
سی واقف رہی جنپر اسکی اور اسکی ملک کی بہبود منحصر ہی — اگر ہم سی کوئی سوال
کری کہ کونسی باتین اور حالتین کسی شخص خاص کو زیادہ محنتی کرنی کی لئی مطلوب
ہین تو مجہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ہم فی الفور چند امور مفصلۂ ذیل کو شمار کرینگی اول
یہہ کہ ہر شخص اپنی محنت سی بہرہ مند ہو کیونکہ کوئی آدمی بدون ترغیب انعام کی
محنت نہین کریگا اور جتنا کہ یہہ ترغیب انعام کی زیادہ ہوگی اُتنی ہی وہ زیادہ
محنت اور مشقت اپنی اوپر اُٹہائیگا — دوم یہہ کہ ہر شخص سزائین تن دزدی اور
کاہلی کی بہی حکیم حقیقی نی وجود انسانی مین ست رہنی کیواسطی سزائین مقرر کردی ہین
اور وہ ایسی شدید ہین کہ انکی خوف سی انسان کم سی کم اپنی وجہ قوت کی واسطی تو محنت

---

* انگلنڈ England   ہولنڈ Holland

سوٹزرلینڈ Switzerland

کرتا ہی — سیوم یہہ کہ بعضی ادمی اتنی جاہل ہوتی ہین کہ وہ یہہ بہی نہین جانتی کہ محنت کسطرح کرتی ہین اور اُسسی کیا فایدہ حاصل ہوتا ہی بیچاری وحشیون کا اکثر یہی حال ہوتا ہی یہانسی ظاہر ہی کہ ہر ملک مین اس امر کی لئی کہ وہان لوگ بہت محنت کرین ہونا عقل کا بہت ضرور ہی — مرد دانا بہ نسبت جاہل کی فقط ہوشیار ہی نہین ہوتا بلکہ محنتی بہی — اگر حالتون مذکورۂ بالا مین ایک متنفس بخوبی محنت کری اور بہت سی اشیاء آرام کی بہم پونہچاوی تو ظاہر ہی کہ بہت حالتین بہ سی لوگون کی واسطے بہی ضرور ہین تاکہ وہ فایدہ کی ساتہ محنت کرین اور ارام اور آسایش دینی والی اشیاء پر قابض ہون — جس اندازہ مین کہ حاکمان ملک لوگون کو حالتون مذکورۂ بالا مین رکہین گی اسی قدر وہ خوشحال اور فارغ البال رہین گی — لیکن لوگ اُن حالتون مین جبہی رہ سکین گی جبکہ قوانین مجاریہ اچہی ہون اور عامل اُن پر بدیانت اور راستی عمل کرین — اگر قوانین تو اچہی ہون مگر عامل انکو دیانت اور راستی سی عمل مین نہ لاوین تو ظاہر ہی کہ جان اور مال لوگون کی محفوظ نہونگی — یہانسی ضرورت اچہی قوانین اور منصفون دیانتدار کی بخوبی عیان ہی کیونکہ بدون انکی کوئی ملک خوشحال نہین رہ سکتا — اُن اصول کو جنکا لحاظ آئین طرازی مین رکہنا ضرور ہی اسباب کی باقیات مین بیان کرین گے —

فصل دوم — تاکہ آدمی محنتی اور جفاکش ہون یہہ بات ضرور ہی کہ ہر شخص اپنی محنت
کی فایدہ سی بالکل مستفید ہو یعنی تمام فایدی جو اُسکی محنت سی حاصل ہو وہ اُسیکو ملے

اس بات کی لئی کہ ہر آدمی اپنی محنت کے فایدی بالکل حاصل کرسکی اوّل یہہ ضرور ہی کہ
وسی اختیار لینی اسقدر فایدہ کا ملنے جتنا کہ وہ ایمانداری سی لی سکے دوم یہہ کہ
اُسی اجازت حسب اسکی خواہش کی اُس چیز کی صرف کرنی کی جو اس نی اپنی قوت
بازو سی حاصل کیا ہو باین شرط ملی کہ وہ اسکی صرف کر نہین کسی شخص کو ایذا نہ پہونچاوے

اوپر جو یہہ بیان ہوا کہ اوّل یہہ ضرور ہی کہ ہر شخص کو اختیار لینی اسقدر
فایدہ کا حاصل ہو جتنا کہ وہ دیانتداری سی لی سکی اس بات کی لئی یہہ باتین ضرور
ہین — اوّل یہہ کہ تمام مال لوگون مین تقسیم ہو — اس سی یہہ مراد ہی کہ ہر ایک شی کسی ایک
آدمی کو علاقہ رکہی مثلاً اس ملک مین تمام زمین اور مکانات اور شہر اور دکانین اور
مویشی اور اسباب وغیرہ کسی نہ کسی شخص کے قبضہ مین ہین — ایک شخص بازار سی گذرتا ہوا کسی چیز
کو جو وہ دیکہی بدون خریدنے یا مانگ لینی یا چرا لی نی کی نہین لی سکتا — اور علی ہذا القیاس ہر
آدمی جانتا ہی کہ فلانا مال میرا ہی اور فلانا غیر کا — دیہاتی باشندون شمالی امریکا کی ایسا حال نہین ہی
— انمین ایک قوم دو چار سو اشخاص کی ایک اتنی بڑی ٹکڑی زمین پر جتنا کہ ریاست ہای متفقہ
امریکا مین شامل ہی بس سکتی ہی لیکن وہ زمین اُس قوم مین منقسم نہین ہی وہ سب کی ملک
ہی وہان کوئی یہہ نہین کہہ سکتا کہ فلانا قطعہ زمین کا میرا ہی اور فلانا غیر کا کسی کو انمین
سی کوی بہتر حق بہ نسبت دوسری کی اوپر کسی خاص قطعہ اُس بڑی علاقہ کی نہین
ہی سوائی جہونپڑون اور تیر اور کمان اور شکار کی جو کوئی ان مین سی حاصل کرتا
ہی اور کوئی مال انکا ایکدوسری سی علیحدہ نہین ہی — اب ہر شخص دریافت کریگا کہ
ان دو حالتون انسان کی مین مختلف ترغیب محنت کشی کے واسطی ہین ایک صورت مین ہر شخص

یہہ جان کر کہ فلانی چیز میری ہی اُسکی بچانی اور بڑہانی مین کوشش کریگا اور صورت
دوم مین ہر ایک یہہ جان کر کہ مجکو کوئی شئی علاقہ نہین رکہتی کسی چیز کی بچانے
اور بڑہانی مین ذرا بہی فکر اور تردد نکریگا — یہانسی یہہ ظاہر ہی کہ اول
صورت مین توجہ طرف بربادی اور ویرانی کی ہوتی ہی اور لوگ انجام سال یا
صدی مین ذرا بہی نسبت سابق کی دولت مند نہین ہوتی اور صورت دوم مین
ہر سال ہر شخص کی دولت مین زیادتی ہوتی ہی اور چند سال مین سب لوگون کو
وہ سب چیزین عیش اور آرام کی جو پُرانی بستیون کو حاصل ہوتی ہین میسر ہوجاتی
ہین — چند آرام اور اشیاء ضروری جو اہل ویسٹ انڈیز کو حاصل ہین ثمرہ
تقسیم ملک کا ہی نیز اور کمان اُسکی ملک سی ہین اور اگر یہہ اُسکی ملک سے
نہوتے بلکہ مانند اسکی زمین کی ساری قوم کا مال تصور کئی جاتے تو سب لوگ
بالکل بہوکی مرتی — یہانسی ہم نتیجہ نکالتی ہین کہ ترغیب واسطے محنت کشی اور
سرانجام کرنی آرام زندگی کی اوپر منقسم ہونی مال کی لوگون مین منحصر ہی اور
جتنا کہ مال لوگون مین تقسیم ہو ویسا ہی انکی حق مین بہتر ہی —

دوم — صرف یہی ضرور نہین کہ مال لوگون مین تقسیم ہو بلکہ حق مال کا لحاظ کیا جاوے
یعنی کوئی کسی کے حق پر غصب نکری اور مال مالک کی قبضہ مین رہی — اور حق
مال سی ہم وہ حق مراد لیتی ہین جو کہ اشخاص اپنی چیزون پر رکہتے ہیں یعنی اگر
کوئی آدمی اپنی لکڑی وغیرہ سی ایک میز بنادی تو وہ اُسپر حق متصرف ہونی اور
بیچ ڈالنی اور استعمال کرنیکا رکہتا ہی اور کسی غیر شخص کو یہہ حق نہین ہی کہ
وہ اُس میز کو لی لی یا اُسکی متصرف کا کسی طور سی ایسا امر کا مانع ہو کہ وہ اُسکو
استعمال مین نہ لا سکی — یہہ ایکہی بات ہی کہ آیا اُس میز کو مول لیا یا کسی بابت د

دیانتدار طور سے اسکو بدلی میں کسی چیز کے بہم پہنچایا — اب ہر شخص کو لازم ہے کہ وہ اس بات پر لحاظ کرے کہ کوئی آدمی کسی مال پر دست اندازی نکرے اور اس نگہبانی کو محفوظ رکھنا حق مال کا کہتے ہیں — سب لوگون نے یہہ اختیار لگانا اسکا واضع قانون اور حاکمون وغیرہ کی ہاتھون مین رکھا ہے اور انکو گورنمنٹ کہتے ہین — یہانسے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ ذمہ دار اس کار خاص کی ہے کہ وہ لوگون کو غضب کی ظلم سے محفوظ رکھے — حق مال کو لوگ غضب کر سکتے ہین جبکہ صورتون چوری اور ڈاکی اور نقب زنی مین ہوتا ہے اگر یہہ باتین جائز رکھی جائین تو کوئی آدمی محنت نکریگا کیونکہ کوئی آدمی اسباب کی لئے مشقت نہ اٹھائیگا کہ اسکا مال چورون کی ہاتھ سے برباد ہو دیا ہے صورت اس حال مین ہے جبکہ بہت آدمی ملکر لوگون کی مال کو لوٹین کیونکہ اگر آدمی بخوف اسباب سے کہ ایک چور اسکی مال کو لوٹ لیجائیگا محنت نکرے تو وہ اسصورت مین جبکہ وہ یہہ خوف ہے کہ پانچ آدمی اسکے مال کو لوٹ لین گے ہرگز محنت نکریگا — اسی مقام سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ محنتی اور جفاکش ہونا کسی ملک کا اوپر ہونی اچھی قوانین اور دیانتدار طور انکی اجرا ہونی کی منحصر ہے — اگر قوانین غضب کرنا مال کا جایز رکھیں تو سب آدمی بجائی محنتی ہونی کی بہت جلد چور اور ڈاکو بن جائینگے اور چونکہ چوری سے کچھہ پیدا نہین ہوتا ہے تو بہت جلد ملک مین کوئی چیز چرانی کے لئی نہ ہوگی اور سب آدمی بھوکی مرینگی اور اگر قوانین بنکر جاری نہوون تو انکا ہونا نہ ہونا یکسان ہے اور اسسے وہی نتیجہ نکلیگا جو اوپر مذکور ہوا ہے —

مگر بعض اوقات گورنمنٹ خود حق مال کا لحاظ نہین کرتی ہے اور یہہ حال نہ

*گورنمنٹ Government.

حق مال

ہوتا ہی جبکہ گورنمنٹ حسب اپنی مرضی کی کسی آدمی کی مال کو واسطی کسی کام کے
لی لیتی ہی اُن بہت سی گورنمنٹون مین جہانکہ ایک آدمی کل اختیار رکہتا ہی
اور لی لینا مال کا بی رضا مالک کی جایز ہی آدمی بی عزم اور کاہل ہو جاتی
ہین — کون آدمی اُس صورت مین زمین پر تمام موسم بہار مین محنت کریگا
جبکہ وہ جانتا ہی کہ موسم خزان مین جب اسکا کہیت پک کر تیار ہوگا کوئی
ظالم اسی دست برد کریگا — اسی باعث سی ہم پاتی ہین کہ بہت زرخیز اور
قابل زراعت کی قطعات زمین کی اُن ملکون مین جہانکہ ایسی حکمرانی ہی ویران
اور بی کشتکار پڑی رہتی ہین اور کہ وہان چند باشندی ہوتی ہین اور
وہ بہی بہت مفلس یہانسی ضرورت اچہی ترتیب گورنمنٹ کی عیان ہی
اور ہماری مراد ترتیب گورنمنٹ سی وہ اتفاق درمیان اشخاص کی ہی
جسنی طاقت حاکمون کی مقرر ہوتی ہی اور یہہ بات بہی بدرستی قرار پاتی
ہی کہ انکو کس بات کی کرنی کا اختیار ہی اور کسکا نہین اور یہانسی
سبب اسبات کا ہی کہ لوگون کو حاکمون کی افعال پہ کیسی تیز اور
ہوشیاری تمام نگاہ رکہنی چاہئی اور کیون وہ یہہ بات دیکہتی رہین کہ آیا
حاکم پابند ترتیب گورنمنٹ کی ہین یا نہین کیونکہ اگر وہ پابند نہ رہینگی تو
ذابطہ گورنمنٹ کا کسکام کا ہی اور اگر حاکم ایک شرط ذابطہ کو توڑ ڈالین
یا ایک آدمی پر آج ظلم کرین تو کل وہ تمام شرایط کو توڑ سکین گی اور ہر ایک
آدمی پر ظلم کرینگی — فرض کرو کہ ہر ایک آدمی کو یہہ اجازت مل گئی کہ جتنا
مال اسی حاصل ہو سکی وتنا وہ حاصل کری مگر اسکو اسیبات کی بہی اجازت ملنی
چاہئی کہ وہ اُس مال کو حسب اپنی خواہش اور مرضی کی استعمال کری کیونکہ کوئی

کوئی آدمی جبتک مال کی حاصل کرنی مین محنت نکریگا جب تک کہ اسکو یہہ اجازت
نہو کہ وہ اُس مال کو حسب اپنی مرضی کی آرام کی حاصل کرنیمین صرف کری —
قوائی جسمانی اور عقلی بشر کی بمنزلہ اُسکی مال کی ہین یا آنکہ وسیلے محنت کی اور اُسکا
مال یا سرمایہ — واسطی محنت کش کرنی آدمیون کی ضرور ہی کہ وہ قوائی مذکورۂ
الصدر کو جسطرح چاہین کام مین لاوین بشرطیکہ وہ کچھہ قباحت وقوع مین نلاوین
— مثلاً مزدور کی واسطی یہہ ضرور ہی کہ اِن چیزون کی اجازت ملی ہووی کہ وہ
ایک پیشہ مین یا اُستون مین جنسی کہ وہ چاہی مصروف ہووی اور کہ وہ
جہان چاہی وہان کام کری اور جب کبھی تبدیل کرنا اپنی کار کا مناسب اور
مفید مطلب جانی اُسی بدل ڈالی اور کہ جب تک تبدیل کرنا اپنی کار کا وہ اپنی
حق مین مفید نجانی کوئی اسکی بزبردستی تبدیل نکروادی یہہ بات فرض
کرنی چاہئی کہ ہر ایک آدمی اپنی کام کو بہ نسبت غیر کی خوب سمجھتا ہی اور کوئی
اگر اسکی بزبردستی کار کو تبدیل کروادو تو اُسی مضرت پہنچی گی اور
کوئی وجہ کافی اس مضرت دینی کی لئی نہین ہی — بیان مذکورۂ بالا اصل پر
بہی صادق آتا ہی یہہ شخص جسکی پاس کوئی شی اُسکی ملک سی ہی حق اُسکی استعمال
کرنیکا حسب اپنی خواہش کی رکہتا ہی — نہ کوئی آدمی اور نہ کوئی گورنمنٹ
اس بات کا اختیار رکہتی ہی کہ اہل اصل کا کہی کہ تجہکو اسطرح اپنی مال کو صرف
کرنا چاہئی — کسان کو یہہ اختیار ہی کہ وہ جتنا چاہی اُتنا اناج بووی اور سوداگر کو یہہ اختیار ہی کہ وہ
جو چیز چاہی بیچی اور جو چاہی خریدی اور اُنکی وہی قیمت رکہی جسکو وہ مناسب سمجہی — قیمت یا مقدار
اپنی اشیا کی زیادہ طلب کی ہی اور خریدارون کو فریب نہ دیوی لیکن اگر وہ حقیقت
مین ایسا کریگا تو وہ اپنی حق مین بہت جلدی مضرت پہونچائیگا — اگرچہ

سوالات

اس صورت میں وہ برا کام کرتا ہی مگر ہم بدون مداخلت کرنی کی حق مال میں اسکو اس امر میں منع نہیں کر سکتی — یہہ بہت مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اس مقدمہ میں اسی کچھہ نہ کہیں بہ نسبت کہ اسکو سزا دینی اور درست کرنی سے اور لوگوں پر رعایا میں سی ظلم اور تعدی کریں اور واسطی سزا دہی ایک آدمی کی سو نیک لوگوں کو تکلیف دیں —

پس ہمکو دریافت ہوا کہ ایک آدمی کو محنتی کرنی کی لئی یہہ ضرور ہی کہ ہم اسکو یہہ اجازت دی دیں کہ جتنا وہ اپنی محنت سی فایدہ اُٹھا سکی اٹھاوی اور یہہ بہی دریافت ہوا کہ یہی قاعدہ بہت سی لوگوں پر بہی صادق آتا ہی اور ہم یہہ بہی دیکھتی ہیں کہ بدون اچہی اور آزاد عملداری اور با انصاف قوانین اور انکی بدیانت اور امانت اجرا ہونی کی لوگ یہہ فایدہ نہیں حاصل کر سکتی — یہاں سی ظاہر ہوتا ہی کہ محنتی آدمی پر واجب ہی کہ وہ اس بات کا لحاظ رکہی کہ اچہی قانون بنکر جاری ہوا کریں اور یہاں سی یہہ بہی معلوم ہوتا ہی کہ ہر آدمی اپنی شفیق اور عقیر کو دیانت دار کرنی میں کوشش اور تردد کری کیونکہ جب آدمی نیک اور دیانت دار ہونگی تب ہی اچہی قانون بنیں گی اور جاری ہونگی

سوالات

(۱) کیا آدمی اپنی مقتضای طبیعت سی محنت کشی کو پسند کرتا ہی یعنی کیا وہ بدون امید فایدہ کی اتنی قدر محنت کریگا جتنا کہ جب وہ جانتا ہی کہ اسی اسکو کچھہ فایدہ ہوگا اور کوئی ایسی مثال دو جہاں کہ ایسا ہوتا ہی —

(۲) اگر ہمکو یہہ دریافت ہو وی کہ آدمی بمقدار فایدہ کی یعنی اسقدر جتنا کہ اسی انتفاع ہو محنت کرتا ہی تو ہم کیا کریں تاکہ وہ بہل محنت کشی اختیار کری

سوالات

(۳) فرض کرو کہ ایک شہر مین مال لوگون مین تقسیم نہین ہی یعنی اُس شہر کا مال بطریقہ سب لوگون کی مال کی تصور کیا جاتا ہی اور اُس مین سی جو کوئی جو چیز چاہی لیسکی کرکی لی لیوی تو بتلاو کہ اسی اصل سی لوگون کی محنت پر کیا اثر ہوگا —

(۴) اور صورت مذکورۂ سوال سیوم مین اصل پر کیا اثر ہوگا یعنی آیا اصل بڑھیگی گھٹتی یا قایم رہی گی —

(۵) اور اسی صورت مین دو تین برس کی بعد غریبون کی حالت پر کیا اثر ہوگا

(۶) اگر کوئی آدمی ایک بڑی دوکان تجارت کی امریکا شمالی مین کھولی تو کیا باشندون اس مقام سی وہ بخوبی لین دین کر سکیگا اور اپنی جواب کو معہ دلایل بیان کرو —

(۷) فرض کرو کہ سو کسان اور مزدور باشندون مذکورۂ سوال سابق کی اسی واسطی تلاش روزگار کی جاوین تو ہم سوال کرتی ہین کہ کیا وہ لوگ انہین کو اور محنتانہ دین سکین گی اور بیان کرو کہ تمہارا جواب کن دلیلون پر مبنی ہی —

(۸) بتلاو آیا ایک سوداگر اور مزدور دو ورا اور ترتیب یافتہ شہرون یا ملکون مین بہت کام اور محنتانہ کافی پاوین گی یا کہ ویرانہ دیہات امریکا یا ... مین اور تمہارا جواب کن دلیلون پر قایم ہی —

(۹) اگر ہم طریقہ تقسیم ہونی مال کا چھوڑ کر موافق اہل ... تسلیم کرین کہ یہہ میرا مال ہی اور یہہ تیرا تو ہم سوال کرتی ہین کہ کیا یہہ بات مناسب ... کی ہوگی اور بتلاو کہ کن دلیلون پر تمہارا جواب قایم ہی —

(۱۰) اگر چوری جایز رکھی جاوی تو مال اور محنت پر لوگون کی کیا اثر ہوگا اور مثالین دیکر اپنی جواب کو مشرح بیان کرو —

(۱۱) ایک دفعہ جب آٹا بہت گران ہوگیا تھا نیویورک مین بہت سی آدمیون نی جمع ہوکر آٹی کی ذخیرہ کو لوٹ لیا اور قریب آٹھہ پیپون کی دست برد کی بتلاؤ کہ اسباب سی کیا قیمت آٹی کی سستی ہو جاتی —

(۱۲) فرض کرو کہ ایسا ظلم نیویورک مین جایز رکہا جاوی تب وہ آٹا بیچنی والی جو اُس مقام سی فاصلہ پر ہون کیا کرین —

(۱۳) فرض کرو کہ تم ایک شہر مین آٹا بیچتی ہو اگر ایسی بات وہان جایز رکہی جاوسکے تو بتلاؤ تم کیا کروگی —

(۱۴) اور اس بات کی جایز رکہنی سی نیویورک مین آٹی کی قیمت پر کیا اثر ہوگا —

(۱۵) قوانین کی جاری ہونی سی امیرون کو زیادہ فایدہ ہی یا غریبون کو —

(۱۶) علمداری ترکون کی بہت سی قطعات فرنگستان اور ایشیا پر تہی اور وہ قطعات بہت آباد ان اور زرخیز تہی تم بتلا سکتی ہو کہ وہان اب کیون آبادی کم ہوگئی ہی اور کیون وہان کی لوگ مفلس ہین —

(۱۷) فرض کرو کہ حاکم کسی قاعدی علمداری کو توڑ ڈالی یا کوئی محصول لوگون سی ایسا لیوی جسکے لینی کا اُسی اختیار نہو تو ہمین اسباب پر کیون حجت اور تکرار کرنی چاہیی اور اسکی مال پر لوگون کی کیا اثر ہوگا —

(۱۸) بعضی ملکون مین آدمی کوئی پیشہ نہین اختیار کرسکتا جب تک کہ سات برس تک اُس پیشہ والی کی شاگردی نکری اور وہان ایک پیشہ سی زیادہ اختیار کرنی کی اجازت نہین ہوتی بتلاؤ کہ یہہ بات اچھی ہی یا بُری اور اُسکی اچھی یا بُرائی کی کیا باعث ہین —

New York نیویارک

(۱) فرانس* مین بروقت انقلاب عملداری کی کسانون پر گورنمنٹ کی طرف سی
یہہ حکم تہا کہ تم فلانی چیز کی سوا اور کچہہ نہ بواؤ اور جو کوئی اس حکم سی انحراف
کرتا تہا اُسکو سزائی سنگین ملتی تہی بتلاؤ کہ آیا یہہ حکم اچہا اور بجا تہا یا بُرا اور بیجا

(۲) فرض کرو کہ ایک آدمی اپنی مال کو بڑی طور سی استعمال کرتا ہی اور اپنی
اسباب کو باین ارادہ کہ اسکی قیمت زیادہ ہو جائی روک رکہتا ہی یعنی اسکی
بیچنی مین ڈہیل لگاتا ہی تو بتلاؤ کہ یہہ اچہا ہی یا بُرا —

(۳) خرابی سوال مذکورۂ بالا کو ہم کیونکر دفع کرسکتی ہین

فصل سوم تاکہ آدمی محنتی ہو جاوین یہہ ضرور ہی کہ انہین بچپن سی محنت کشی کا سبق دینا

منشاء ارادہ ہماری خالق کا یہہ معلوم ہوتا ہی کہ انسان واسطی اپنی وجہ قوت کی کام کری — ارادہ اصلی یہی تہا کیونکہ پیش از اس زمانہ کی جبکہ انسان نی اپنی معبود کی حکم کو نہ مان کر طرف گناہ کی قدم رکہا اللہ تعالی نی اُسی باغ عدن مین بہیجا تاکہ وہ اُسی آراستہ کری اور اپنی قبضہ مین رکہی اور بعد اسکی گناہ سرزد ہونی کی اسکی حق مین حکم ہوا کہ وہ بہت محنت اور جانفشانی کرکر وجہ قوت حاصل کری اسسی معلوم ہوتا ہی کہ بوساطت محنت اور جفاکشی کی ہمکو جمیع فواید جسمی اور عقلی اور خلقی حاصل ہوتی ہین — تمام نظام دنیوی نی اسطرح ترتیب پائی ہی کہ اگر انسان محنت کشی کی قاعدہ کو جسپر اسکا وجود منحصر ہی لحاظ نکری تو وہ سزائین سخت پاتا ہی — اگر انسان اپنی نفسانی مادہ کو نہ مارے اور تہذیب اخلاق نحاصل کری تو وہ جلد بد ہو جائیگا

---

* فرانس France.

اور اگر وہ تحصیل علم نکری اور اپنی عقل کو جو ایک جوہر لطیف ہی باتون کی سمجھنی
اور اُن پر غور کرنی سی باز رکھی تو ظاہر ہی کہ وہ جاہل رہیگا اور تمام تکلیفین جو
جہالت سی عائد ہوتی ہین اُٹھائیگا — اللہ تعالی نی انسان کو ان حالتون مین پیدا
کیا ہی — یہہ تدبیر خالق کی یعنی بنانا دنیا کو عالم اسباب جسمین بدون محنت
کرنی کی کوئی شی نہین ہاتھ آتی ہی نہایت ہی رحیم اور قابل شکر ہی — صحیح اور
سالم رہنا ہماری قوائی جسمی اور عقلی کا بدون انکو کام مین لانی کی متعذر ہی —
مثلا درمیان عقل اس طالب علم کی جو بدل اور جان اور شب اور روز تحصیل علم
مین مصروف رہتا ہی اور اُس شخص کاہل کی جو اپنی اوقات عزیز کو قصہ خوانی مین
صرف کرتا ہی کتنا فرق ہی — اور ایسا ہی فرق درمیان جسم ایک محنتی اور مستعد
کسان اور ایک نامرد اور کم زور عیاش کی ہی — محنت بنفسہ خود اگر اسکی
واسطی انعام نہو سستی سی بہت بہتر ہی اور اسی لئی کوئی قاعدہ جو آدمی سے
محنت کرواوی بہت اچھا اور راحم ہی — اگر یہہ سچ ہی تو اسبات مین کچھہ
سختی اور بی انصافی نہین کہ ہم لوگ نہین اسطرحکا ربط دین کہ ہر ایک شخص
انمین سی اُن چیزون کی واسطی جنپر وہ قابض ہونا چاہتا ہے محنت کری — تحقیق
اگر اسطرحکا ربط دیا جاوی کہ آدمی کو یہہ اختیار حاصل ہو کہ یا وہ محنت کری
یا نتایج سستی سی تکلیف اُٹھاوی تو اسکی حق مین کوئی بی انصافی نہین ہی —
مگر برخلاف اسکی اُس صورت مین بڑی بی انصافی ہی جبکہ ہم کسی آدمی سی اسکا
مال جسکی واسطی اس نی محنت کی ہو لیکر کسی اور شخص کو جو سست اور کاہل
ہو سونپ دیوین — چونکہ خوف احتیاج اُن باعثون مین سی ایک باعث ہی
جو اللہ تعالی نی واسطی انسان کی محنتی کرنی کی [illegible]

ترکیبین لوگونکو نہین میسر ہونے دینے کی

اسباب کی لئی نہین ہی کہ ہم اسباعث کو مانند امید انعام کی اپنا اثر کرنے
دین — اگر اللہ تعالی نی اس باعث کو ارادتاً اسی لئی بنایا تو یہہ بہت مناسب
ہی کہ وہ اپنا اثر کری یعنی انسان خوف احتیاج سی محنت کشی اختیار
کری — اور یہہ تحقیق ہی کہ اس باعث کی اثر سی بہت آدمی زیادہ نیک
اور زیادہ خوش اور زیادہ محنتی ہونگی — تاکہ یہہ باعث لوگون پر بخوبی
اثر کری بجہہ اسکی سوا اور ضرور نہین ہی کہ اصول جو فصل گذشتہ مین بیان
ہوئی ہین استعمال مین لائی جاوین وہ اصول یہہ ہین — اول تمام مال
لوگونمین تقسیم ہونا چاہئی دوم حق مال محفوظ رہی یعنی کوئی کسی کی مال کو
زبردستی نہ چھینی — اگر مال تقسیم ہووی تو ہر ایک چیز کسی نہ کسی سی علاقہ رکہی
گی اور ہر ایک شخص اُس شئی پر جسی وہ محنت سی کماویگا قابض رہیگا اور
اگر اُسنی محنت نکی ہوگی تو وہ کسی چیز کا مالک نہوگا — اور اگر حق مال محفوظ
رہی تو آدمی نہ چور اور نہ لوٹ سکیگا اور اُسی کوئی ذریعہ قوت حاصل کرنیکا
بجز محنت کشی کی نرہیگا — یہانسی ظاہر ہی کہ اچھی قوانین سی جو بہ بابت تحصیل
مین آوین دو طرحکا فائدہ ہوتا ہی اول تو انکی سبب سی محنتی اور دیانتدار
لوگ اپنی ثمرہ محنت کشی اور کاریگری سی بخوبی مستفید ہوتی ہین دوم کاہلونکو
انکی سبب سی ناچار محنت کرنی پڑتی ہی کیونکہ جب قوانین بہ بابت عمل مین
آوین تو کوئی آدمی کسی شئی کو اگر وہ پہلی اُسکی حاصل کرنیکی واسطی محنت
نکری نہین لی سکتا — یہانسی یہہ بہی دریافت ہوتا ہی کہ نیک دیانتدار
نیک اور محنت کش آدمی ہمیشہ خواہان اجرای قوانین کی ہوتی ہین اور [illegible]
اور سست اور چور اور بد آدمی مخالف [illegible]

کاروبار میں مصروف رہتی ہیں اور جو بدل واسطی ہم پہنچانی وجہ قوت کے
محنت کرنی کو مستعد ہیں مال کی لوگوں میں تقسیم ہونی سی تا لان نہیں ہوتی اور اُن
فوائد کی جو واسطی حفاظت حق ملکیت کی معین ہیں شکایت نہیں کرتی — ایسی
[illegible] میں ہمیشہ رہی کیا کرتی ہیں جو بہت سست ہوتی ہیں اور جو بہ نسبت محنت
کرنی کی باتیں گھڑنی کو بہت آمادہ ہوتی ہیں اور جنکی واسطے میں کوٹھوں کو توڑ
ڈالنا اور اناج کو جو کسان بہت سی محنت سی زمین کو بو اور جوت کر بہم کرتا ہی
لوٹ لینا بہ نسبت خود بونی اور جوتنی کی ایک بہت آسان امر ہی — لیکن اس
پر یہہ اعتراض کیا جاویگا کہ اگر اُس بات کو جو اوپر مذکور ہوئی ہی تسلیم کرلیں
تو غربا کا کیا حال ہوگا — پیشتر اسکی کہ ہم اس سوال کا جواب دیں ہمکو یہہ
دریافت کرنا چاہیی کہ باعث غریب ہوجانی اُن لوگون کا کیا ہی آیا یہہ بات بہ
سبب انکی بیمار ہونی کی واقع ہوئی یا کہ شخص مفلس ایک یتیم اور بچا ہی یا وہ
ایک بیوہ عورت ہی جسکی سات خرد سال بچی ہیں اور فقط مختصر آباد وہ عورت
یا بوجہ [illegible] افلاس فی غلبہ پایا ہی اس مصیبت میں بسبب مرضی الہی یا اپنی شکست
کی پڑا ہی — اگر مصیبت مذکور بسبب باعث اول کی اُسپر عاید ہوئی ہی تو اسی
حالت میں لوگوں کو چاہیی کہ طریقہ فیاضی اور بخشش کا جاری رکھ کر اُسکی دستگیری
کریں لیکن صرف اتنی ہی دستگیری جسمیں وہ حصہ اُسکی تکلیفوں کا جو بسبب مرضی
الہی کی اُسپر عائد ہوا ہی رفع ہو دی — اگر کوئی شخص صرف نصف اشیاء
ضروری کو اپنی محنت سی پیدا کر سکتا ہو تو یہہ ہو سکتا ہی اور مناسب معلوم ہی
ہی کہ باقی نصف کوئی اُسکو بطور بخشش کی عطا کری لیکن بیکار اور سست رہنا
اسکا کوئی دلیل نہیں رکھتا — اگر شخص مذکور بسبب [illegible]

اُسی کوئی شغل بتلانا چاہیں اور اگر اسپر بھی وہ محنت نکری تو اُسکا بھی بڑا
علاج ہی کہ اُسی مورد اُس سستی کی نتایج کا کرنا چاہیئے اُسحالت مین چھوڑنا
اُس شخص کا ایک تدبیر معقول اور انسب واسطی اُسکی محنتی کرنی کی ہی کیونکہ
جسوقت ایک آدمی خوب واقف ہی کہ اُسکی زندگی بی محنت کئی نہین رہ
سکتی یعنی اُسی بغیر محنت کرنی کی خوراک میسر نہین ہوتی تو ضرور بالضرور
وہ اپنی توجہ کو اسطرف پھیریگا — بموجب بیان مذکورۂ بالا کی یہہ رواج
کیا بُرا ہی کہ مفلسونکو بدون محنت کرنی کی خلق اللہ کی طرف سی کچھہ آذوقہ
ملی اور قوانین درباب مفلسون کی انکی خوراک کی واسطے کچھہ تدبیر کردین —
اسّی محنت کشون کو بہت سیدلی ہوتی ہی کیونکہ انکو کاہلون کی پرورش کیواسطے
محنت کرنی پڑتی ہی — اور جاری ہونا اس رواج کا مفلسون کی حق مین بہت
ہی بُرا ہی کیونکہ جب ایک آدمی خود محنت کرکر اپنی روٹی کماتا ہی تو وہ اسحالت مین
بہ نسبت اُسکی جبکہ وہ محلہ مین دروازی دروازی بھیک مانگی یا مسافرون
کی آگی ننگ کاسہ گدائی کا اپنی اُوپر روا رکھی زیادہ معزز اور خوش
اور تندرست اور نیک ہوتا ہی ذکر مذکورہ الصدر ہر ایک شخص کو جو ممالک
بیگانہ مین سیر کرتا ہی بخوبی راست معلوم ہوتا ہی کیونکہ منجملہ بلاد فرنگستان کی
بہتون مین ہزارہا ایسی آدمی ہوتی ہین جو گدائی کرکر اپنی تمام خوراک بہم
کرتی ہین اور اپنی اولاد کو بھی یہی پیشہ سکھاتی ہین جیسا کہ ہندوستان مین
بھاٹ اور گوسائین وغیرہ کا حال ہی — ایسی آدمی غیر محتاط کم بخت اور
بد ہوتی ہین — وہ خود تو کچھہ نہین کماتی مگر غیرون کی کمائی کو گھٹاتی ہین —
کیسی بہت خوب یہہ بات ہوتی اگر ان لوگون کی کوئی دستگیری نکرتا اور وہ

سوالات

خوب واقف ہو کر کہ بغیر محنت کرنی کی انکی زیست محال ہی محنت کشی اختیار کرتی اور سود مند اور معزز اور دیانت دار اور نیک ہو جاتی—

سوالات

(۱) کوئی ایسی مثال تمہاری قیاس مین آسکتی ہی جسمین کہ آدمی بدون اپنی یا اُسکی غیر کی محنت کی کوئی قیمتی چیز حاصل کرسکتا ہی—

(۲) کیا یہہ بات اچھی ہی کہ ایک آدمی اپنی اوقات کو بدون کرنی کسی قسم کی محنت کے صرف کرے—

(۳) بعضی آدمی محنت کرنیکو بی حرمتی خیال کرتی ہین اور بعضی سستی کو عین آسائش اور آرام تمہاری رائی اسباب مین کیا ہی—

(۴) اگر کسی آدمی کو اس امر کی لئی مجبور کرین کہ تو اپنی خوراک کو اپنی محنت سے کما تو کیا اسمین درحقیقت کچھہ سختی ہی—

(۵) اگر ایک آدمی مضبوط اور تندرست ہو تو کیا یہہ بعید از انصاف ہی کہ وہ اپنی روٹی اپنی محنت سے مہیا کری جبکہ دولتمند اپنی روپیہ سے کرتی ہین—

(۶) جب لوگ مخالف اُن قوانین کی ہوتی جو حفاظت حق ملکیت کے کرتی ہین تو وہ کون باعث ہی جسکو ہم کہتی ہین کہ اسکی سبب سے وہ یہہ مخالفت کرتی ہین—

(۷) فرض کرو کہ ایک شہر مین جہان چالیس ہزار آدمی کی آبادی ہی اور جہان اُجرت یا محنتانہ مزدور کا دو روپیہ فی یوم اور مصارف روزمرہ ہر ایک کا ایک روپیہ ہی پانچ ہزار آدمی گدائی کرتی ہین اگر یہہ لوگ مجبور ہوکر اپنی زور بازو سے اپنی قوت حاصل کرین تو بتلاؤ کہ سالانہ آمدنی اُس شہر کی کسقدر زیادہ ہو جائیگی—

(۸) اور اس تبدیلی سے انکی حالت بہتر ہو جائیگی یا خراب
(۹) فرض کرو کہ ایک تندرست آدمی بیکسی اور محتاجی سے نالان ہو کر ہمارے آگے لب بسوال آشنا کرے تو ہمیں کیا کرنا چاہئے کہ اسکے حق میں بہتر ہو —

فصل چہارم ایک آدمی بموجب اپنی عقل اور فہم کی محنتی ہوگا یعنی جسقدر اُسمیں عقل اور فہم زیادہ ہوگی اُسی قدر وہ محنت بھی زیادہ کرے گا

ایک باشندہ امریکا شمالی کا مجہول مطلق ہوتا ہے — جب تک کہ اُسکی جھونپڑے میں ذخیرہ کافی خوراک کا ہوتا ہے تب تک وہ دہوپ میں پڑا سوکہا کرتا ہے اور اپنی اوقات کو خواب غفلت میں بسر — جب تک کہ وہ بہوک کی غلبہ سے مجبور نہیں ہوتا تب تک دوبارہ گو شکار کرنی کو نہیں جاتا اور بوقت جانی کی صرف اُتنا ہی شکار بہم کرتا ہے جسے اسکی حال کی ضروریات رفع ہو جاویں اور بعد ازاں پھر اُسی پہلی حالت سستی اور بیحسی میں گر پڑتا ہے — ایک وجہ اسکی یہہ ہے کہ وہ کوئی اُیسی ترکیب نہیں جانتا کہ محنت کرنے سے اپنی حالت کو درست کرے — وہ کسی آلہ سے جو اُسکی تیر و کمان سے بہتر ہو واقف نہیں اور نہ وہ کسی ایسی پوشاک سے آگاہ ہے جو کہال حیوانات سے جنہیں وہ شکار کرتا ہے بہتر ہو اور اُسی سبب سے اُسی کوئی ترغیب زیادہ محنت کرنیکو بہ نسبت اُس محنت کی جو واسطے بہم رسانی سیدہی سادے اشیاء لابدی اور ضروری کی مطلوب ہے نہیں ہے — اگر کوئی فیاض آدمی اُسکی قوم میں جاوے اور اُن لوگوں کو بتاوے کہ زیادہ محنت کرنے سے زیادہ فایدے ہوتے ہیں تو انکو محنت کرنیکو ہمیشہ ایک ترغیب ہو جائیگی — اگر ایک باشندہ کو

اُس مقام کی یہہ معلوم ہو جاوی کہ اگر وہ بہ نسبت سابق کی تیس یا چالیس روپیہ
اُدھار کی زیادہ بہم کری تو وہ ایک بندوق خرید سکیگا — اسی حالت مین ہم
اُسکو یا سارے اُنکی بہم کرنی کو محنت کرنی کی لئی فہمایش کر سکین گی اور اگر اُسکو
یہہ معلوم ہو وی کہ اُسکو اور زیادہ محنت کرنی سی ایک تیر یا ارّہ یا مسالہ تعمیر
مکان کا یا کملین واسطی پوشاک ہمرا کی خریدنی کی قدرت ہو جاویگی تو ان سبب
باتون اسکو ترغیب کافی واسطی ہر سال زیادہ محنت کرنی کی ہو گی — یہہ تبدیلی
بسبب علم اور آگاہی کی وقوع مین آئی گی — اہل ویسٹ انڈیز کو زیادہ علم ہی
اور اسی سبب سی وہ زیادہ محنت کش ہین — علم نی اُنکی رای پر یہہ روشن
کر دیا ہی کہ محنت کرنی سی کیا کیا فایدی حاصل ہوتی ہین اور اب وہ اُنکی حاصل
کرنی مین کوشش کرتی ہین — لیکن جو حالت کہ اہل ویسٹ انڈیز کی مذکور ہوئی ہی
ویسا ہی سب کا حال ہی — جسقدر کہ انسان کو یہہ معلوم ہوتا ہی کہ وہ محنت
کرنی سی کتنی زیادہ فایدی حاصل کر سکتا ہی اُسیقدر ہم یہہ امید کر سکتی
ہین کہ وہ زیادہ محنت کش بھی ہو ویگا — علم اور آگاہی سی محنت کرنی کی
اغراض معلوم ہوتی ہین جو کہ ایام جہالت اور ناعلمی مین ہرگز ذہن مین نہ آتی تھین
— اور جسقدر کہ یہہ اغراض مستحکم ہونگی اُسی اندازہ مین محنت بھی جو اُنکی
سبب سی انسان کرتا ہی افزون ہو وی گی — لیکن فرض کرو کہ ایک آدمی بدل
محنت کرنی چاہتا ہی مگر تب تک وہ ہرگز نہین کر سکتا جب تک اُسی کوئی
ترکیب محنت کشی کی معلوم نہو وی اور فرض کرو کہ اُسی بڑی طرح محنت کرنی
کی ترکیب معلوم تھی یعنی وہ اسطرح محنت کرنی چاہتا ہی کہ اُسی تھوڑی سی احتیاط
کی تو وہ اسصورت مین اتنا گرم جوشی سی محنت نکریگا جتنا کہ اُسوقت جبکہ

جبکہ وہ دانائی اور کاریگری محنت کرنی جانتا ہو اور اُتنی ہی محنت سی زیادہ
مقدار وسیلہ آرام اور خوشی کی بہم پہنچانی مثلاً فرض کرو کہ ایک آدمی کی پاس
ایک کھیت ہی اور وہ اُن تمام آسایش زندگی سی جو اُس کھیت کی محاصل
کی وسیلہ سی دستیاب ہوسکتی ہین واقف ہی تو اب عیان ہی کہ اُسی بہت
غرضین محنت کشی کی لیے ہینگی — اگر وہ کشت کاری کرنی نہ جانتا ہو تو بہت ہی
ایک مشکل مین گرفتار ہوگا کیونکہ اگرچہ وہ اُن تمام اشیاء آرام کو جنکی بہم کرنی کی
اُسی طاقت ہوسکتی ہی حاصل کرنا چاہی اور اُنکے واسطے بدل محنت کرنی کو
مستعد ہو مگر ہنوز وہ محتاج ہی کیونکہ اُسی یہہ علم نہین کہ وہ کسطور پر محنت کرے
اسمقام سی ضرورت اس امر کی کہ لوگونکو وسیلہ علم تحصیل کرنی کی حاصل ہوجاین
عیان ہی — کسان کو لازم ہی کہ وہ قسمون اور خاصیتون زمین اور نباتات
اور حیوانات سی واقف ہو اور جانتا ہو کہ کونسی طور کھیتی کرنی کی بہتر ہین اور
کونسی بہتر اور سستی کھاد ہین اور ایسی ہی اور باتین جو اسکی کار سی علاقہ
رکھتی ہون — اہل حرفہ کو ان سب امور سی جو اُس مصالح سی علاقہ رکھتی
ہون جسپر وہ محنت کرتا ہی واقف ہونا ضرور رہی — دباغ کو اُن کیمیائی
اُصول سی جس پر دباغت چمڑی کی منحصر ہی واقف ہونا لازم ہی — معمار
راج کو چاہئی کہ وہ اصول فن عمارت سازی سی آگاہ ہون — دستکار
اور کارخانہ والونکو اُن سب باتون سی جو کلونسی جنکی وسیلہ سی وہ اپنا
کار کرتی ہین متعلق ہون واقف ہونا ضرور ہی اور تاجر کو لازم ہی کہ وہ ان امور
سی واقف ہو کہ وہ اشیاء جنمین وہ تجارت کرتا ہی کیونکر پیدا ہوتی ہین
اور کتنی مقدار مین کسی سستی لاگت لگ سکتی ہین اور کونسی اشیاء اُن چیزون

کی بدلی کیواسطے بھیجی جاتی ہین — علاوہ ان سب باتون کی اشخاص مذکورہ الصدر کو خوشخط ہونا چاہیئے اور حساب اور بہی کہاتی مین کامل عیار — اس علم کے سبب سے آدمی اپنی مخطورات خاطر کو غیر شخص پر جو اُسسے فاصلہ بعید پر ہو ظاہر کرسکتا ہی اور اپنی خیالات کو بہ نظر اپنی ہی فایدہ کے قلم بند اور سبابت سے مطمئن ہوتا ہی کہ وہ اور لوگون سے بددیانت لین دین کرتا ہی اور کہ اور بہی آسانی اُسکو طور سے پیش آتی ہین — ناظرین اوراق یہہ نہ خیال کرین کہ دولتمند کسان اور بڑی بڑی تاجرون کو فقط جاننا اشیاء مذکورہ بالا کا ہی کافی ہی کیونکہ ایسا خیال باطل ہی — ایک مزدور کو جو کہیت پر کام کرے واسطے ہوشیار ہونی اور کار مفوضہ اپنی کو بخوبی سمجھنی کی لئی زیادہ مختانہ ملتا ہی اور یہی حال منصدیان دستکار اور سوداگر اور اور اشخاص کا ہوتا ہی — علاوہ ازین کسی کار کو بخوبی سمجھہ بوجھہ کر کرنی سے انسان کی فہم اور فکر زیادہ ہوتی ہی بر عکس اسکی جب کوئی اُسی کار کو جاہلانہ اور بن سمجھی کری تو ذرا بہی تیزی عقل نہین ہوتی — ایک مدرس درسگاہ مین اپنی طلبا کو کام کل دخانی کا بہ وسیلہ ایک نمونہ کی جو ایک باڈونٹ کا ہو دیتا ہی اور انہین اُن اصول سے جس پر یہہ کل کام کرتی ہی آگاہ کرتا ہی ایسی کام مین مصروف ہونی کو بہت خوب اور باعث ازدیاد عقل انسان کا تصور کرتی ہین لیکن اگر ایک انجنیر* یعنے کپتان جو کشتی دخانی پر سوار ہوا اور تمام اُن نکات اور اصول کو جنپر بنا اور چلنا کشتی مذکور کا منحصر ہو سمجھی تو وہ بعینہ وہی تجربہ کرتا ہی جو کہ مدرس مذکورہ بالا کرتا ہی — لیکن اگر وہ ان اصول کو نہ سمجھی تو وہ فی الحقیقت اُس آدمی

---

* انجنیر — Engineer

اُس آدمی سے مشابہ ہے جو بہٹی میں لکڑیان جہونکنے کو مقرر ہو یعنی وہ اُس آدمی سے کچہہ تہوڑا ہی عقل کا کام کرتا ہے ایسا ہی وہ کسان جو قواعد ناج کی طرفی اور اُنکے سمجہتا ہے وہ ہمیشہ علم نباتات مین تجربہ حاصل کرتا ہے — اور ہر ایک تجربہ کی استعانت سے اپنے دل کو علم سے لبریز — اسطرح جو کوئی سمجہہ اور عقل کو کارفرما کر کام کرتا ہے وہ اپنے تئین لائق حاصل کرنے بڑے فایدون کا کرتا ہے — جو کوئی کہ کشتکاری کی کام سے بالکل واقف ہوگا وہ چند روز مین اپنے لئے ایک کہیت بہم کرلیگا — اگر ایک گماشتہ بہت چالاک اور ہوشیار ہو تو وہ جلد ساجہی بننے کی لائق ہو جائیگا — ایک کاریگر اور چالاک دستکار رفتہ رفتہ چند روز مین مہتمم یا گماشتہ مقرر ہو سکتا ہے یہانسے دریافت ہوتا ہے کہ علم کا تحصیل کرنا کسی خاص فریق لوگون کے واسطے پسندیدہ نہین بلکہ سب کے لئے — تاکہ آدمی اس علم کی حاصل کرنے کے لائق ہو جاوین ہر ایک کو لکہنا پڑہنا اور حساب کرنا سکہلانا چاہئے — جس کسی نے کہ اسقدر علم حاصل کرلیا ہوگا وہ بعد ازان آگاہی اور امورات سے جو اُسکی کار سے متعلق ہون گے حاصل کرلیگا اور [illegible] وہ اس لائق ہوگا کہ وہ اپنے تئین ایک کام سے دوسرے کار کی سرانجام دہی کیواسطے مستعد کرسکے اور دولتمند اور عالم اور ماہر ہو جاوے — اسیطرح فرنیکلن چہاپنے والا کا لڑکا سے ایک بڑا حکیم اپنی عصر کا اور علامہ دہر ہوگیا اور سر آرکرایٹ جو حجام کا لڑکا تہا انگلستان مین یکتائی روزگار اور بڑا آدمی ہوگیا — اسیطرح سب بڑے آدمی جنہون نے اپنی زور بازو سے دولت حاصل کی ہے [illegible] — یہانسے [illegible]

ہمکو سب مقاموں میں مدارس واسطے سکھانے ان علوم کے کیوں مقرر کرنے ضرور ہیں جن اشخاص میں اپنی تئیں تربیت کروانی کی استطاعت نہو انہیں بھی کچھہ لئے تربیت کرنا چاہیئے اور واسطے سرانجام اس امر کے لوگوں کی طرف سے مقرر ہونا اسقدر مدارس کا جتنے مطلوب ہوں لازم ہے اسطور پر ہر آدمی بقدر اپنی بضاعت اور سرمایہ کے اخراجات مدارس میں مدد کرتا ہے اور سب اشخاص کو مساوی حق بہیجنے اپنی لڑکوں کو ان مدارس میں تربیت پانے کے لئے حاصل ہوتا ہے — یہہ ترکیب غریب اور اوسط درجہ کے سرمایہ والوں کے لئے بہت بہتر اور مفید ہے — امیر اپنی اولاد کو آسانی تربیت کرا سکتے ہیں مگر غریب علی الدوام روپیہ واسطے تربیت مذکورۃ الصدر کے نہیں دے سکتے اور اگر دے بھی سکیں گے تو وہ آسانی اسطور پر متفق نہو سکیں گے کہ ایک لائق مدرس بہم پہونچا دیں — جب لوگوں کی طرف سے مدارس مقرر ہوتے ہیں تو ہر آدمی نہایت ہی کم خرچ سے تربیت پا سکتا ہے اور اسکے حاصل کرنے میں کچھہ دقت نہیں پڑتی — کچھہ اسیقدر فقط یہی فایدہ نہیں — ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں کہ اگر کسی آدمی کو لکھنا پڑھنا اور حساب کتاب آتا ہو تو وہ پہر اپنی تئیں تربیت کر سکتا ہے اور تمام علم جو اوسکے واسطے اجرا اپنی کار و بار کے مطلوب ہو حاصل — یہہ سچ ہے کہ وہ ایسے حاصل کر سکتا ہے اگر اوسے عالم خورد سالی میں اصول علوم کی سکھائی گئی ہو گی تو غالب ہے کہ وہ بعد ازاں واسطے اجرا اپنی کار کے جو کچھہ کہ علم مطلوب ہوگا حاصل کر لیگا — اگر اوسے اصول علم ریاضی سکھائی گئی ہوں تو یہہ غالب ہے کہ وہ بہت اچھا کل ساز ہو جائیگا اگر اوسے خواص

خواص نباتات اور حیوانات اور اچھا طور کشتکاری کا اور وہ اصول جن پر
یہہ چیزین منحصر ہین سکہلائی گئی ہون تو یقین ہی کہ وہ بہت کاریگر کسان
ہو جاویگا — جیسی کسی نی ایام خورد سالی مین علم جغرافیہ سی آگاہی حاصل
کی ہوگی اور پیداواری زمین سی واقف ہوگا تو غالب ہی کہ وہ ہوشیار تاجر
ہو جاویگا پہہ بہت ضروری ہی کہ یہہ علم ایام خورد سالی مین حاصل کئی جاوین کیونکہ
جب ادمی جوان ہو جاتی ہین تو وہ تحصیل کرنا نئی علم کا نہین اختیار
کرتی ہین اور نہ انکو فرصت ہوتی ہی کہ وہ تحصیل علم مین مصروف ہون —
یہانسی علاوہ مدارس مذکورہ بالا کی ضرورت اور اچھی مدارس کے
جہانکہ وہ لوگ جو تحصیل کرنا علوم مذکورہ الصدر کا چاہتی ہون درس پاوین
اور ان سی کچہہ بہرہ حاصل کرین عیان ہی — وہ خورد سال ادمی جنہونے
مدارس ادنی مین تربیت پائی ہو اور جو مشتاق حاصل کرنی زیادہ علوم
کی ہون ان مدارس مین تحصیل کر سکتی ہین — برعکس انکی وہ لوگ جو
زیادہ تحصیل علم کی پروا نہین کرتی اُسی قدر علم سی جو انہون نی حاصل
کیا ہی اپنی پیشون مین مصروف ہو دین مگر آگاہی اور علوم سی ایک انعام
سزاوار واسطی ہوشیار اور محنتی اور نیک چلن طلبا کی ہی اور انکو اسکے
وسیلہ سی سرانجام کرنی امور دنیوی مین بہت تقویت ہوگی یہہ آگاہی
مستحق لوگونکی اوپر دروازہ عزت اور دولت کا کہول دیگی اور بہت سی
اشخاص خواہ امیر ہون خواہ غریب اسکی سبب سی مدارج علیہ پر فائز ہونگی
— یہانسی سمجہہ دریافت ہوتا ہی کہ مقرر ہوئی مدارس مین خواہ اشخاص
تعلیم سکہاتی کئی جاوین یا فقط چند وہی چیزین غرض سب او نہون کی خاص لئی

غریبون کی متعلق ہی — اور کہ ان سب کو موافق اپنی مقدور اور قدرت کے
واسطی تقرری اور قیام ایسی مدارس کے مدد کرنی چاہئی — کمال محتاج ہی کو
چاہئی کہ وہ بھی کچھہ روٹی مانند اپنی خوراک کی تحصیل علم کری ہر آدمی سبب پہنچنے
اسقدر زر کی جتنا کہ اُنسی مقدور ہو مانند امیرون کی فواید تربیت مستفید
ہوتا ہی اور لطف یہہ ہی کہ ویسی امیرون کی نسبت خرچ تھوڑا اٹھتا ہی اور وہ
اور امیر مساوی فواید حاصل کرتی ہین — وہ شخص بڑا نادان ہی جوکہ
خواہ امیر ہو یا غریب یہہ چاہتا ہو کہ اسکی ملک کے آدمی بموجب اپنی اپنی مقدور
کی حصول علم سی بی بہرہ رہین اور اسکو بڑا نادان اور کمینہ اور خود غرض
اور کوتہ اندیش سمجھنا چاہئی اگر وہ واسطے ترقی اور شایع کرنی علوم کے
واجبی صرف ہین کسی طرحکا دریغ اور اغماض کری — اگر ہم بیان
مذکورۂ الصدر پر بہہ نظر کرین تو ہمین دریافت ہوگا کہ اصول مذکورہ بالا
سی نتایج مفصلہ ذیل نکلتی ہین اوّل کوئی شئی جو روئی زمین پر کچھہ قدر رکھتی
ہوگی بدون محنت کی دستیاب نہین ہوگی دوم اگر محنت سی کچھہ فایدہ حاصل
کرنا منظور ہو تو چاہئی کہ اپنی علم کو اسکی کرنی مین صرف کرین — اگر ایک
آدمی کیا ہی سنجیدہ سی مکان بنانی مین محنت کری مگر جب تک کہ وہ تعمیر کرنا
مکان کا نہ جانیگا تب تک وہ کبھی کامیاب نہوگا یہانسی ضرورت ترغیب کی
تاکہ محنت کرنےسی فایدہ حاصل ہو عیان ہی — سوم منعم حقیقی نی ہزارون
نعمتین روبرو انسان کی رکہی ہین تاکہ اسی محنت کرنی کی واسطی ترغیب ہو
اور واسطی سست رہنی کی ہزارون سزائین مقرر کی ہین ہم بدلیل یہہ
تصور کر سکتی ہین کہ اگر ان سزاون اور انعامون کو اپنا اثر کرنی دیوین تو وہ

تو وہ انسان کو بخوبی محنتی کر دینگی چہارم تا کہ یہہ انعام اور سزا اپنا اپنا اثر
کرین یہہ باتین ضرور ہین کہ ہر آدمی کو یہہ اجازت ملی ہی کہ جتنا وہ دیانتداری سے
کما سکے کما دے یعنی وہ اپنی حالت کو جس نہایت بہتر طور سے کہ اُس سے ہوسکی اچھا
کری اور یہہ کہ جب اُسنے اپنی حالت کو اچھا کر لیا تو اُسی اجازت استعمال کرنیکی
اُس شی کی جسی اُسنے دیانت سے کمایا ہی ایسی طور پر جسمین اسکی خوشی منتصور
ہو ملجائی یعنی اُسی یہہ اختیار ملجای کہ وہ اپنی مال کو ایسی طرح صرف کری کہ اُسمین
اسکو نہایت ہی خوشی حاصل ہو مگر ایسا نہو کہ وہ کسی اور کی حق مین دست
اندازی کری ــ پنجم جب یہہ بات ضرور ہوئی کہ ہر آدمی اُس شی پر جسی اُسنے
کمایا ہی تمام وکمال متصرف ہو تو یہہ بھی ضرور ہی کہ کوئی آدمی کسی شی کو بدون
کمائی کی اپنی قبضہ مین نہ لاوے ــ ششم تاکہ ہر آدمی یہہ جان لی کہ کیونکر محنت
کرنی سے اپنی حالت کو جہان تک کہ ممکن ہی اچھا کر سکتے ہین یہہ ضرور ہی کہ
وہ جہان تک کہ اُس سے ہوسکی تربیت پاوے جسقدر کہ لوگ اصول مذکورۃ
الصدر کو اختیار کرینگی وہ تناہی وہ خوش اور محنت کش ہو جاینگی یہہ بات
ضرورت نیک اور ہوشیار ہونی ہر ملک کی لوگون کی عیان ہی ــ اگر
آدمی نیک ہون تو ضرور ہی کہ وہ دیانتدار بھی ہون یعنی جو چیز کہ کسی غیر کی ہوگی
اسکی لینی مین پرہیز کرینگی اور بیشک جس چیز کی کہ انہون کو ضرورت ہوگی
اسکی بہم رسانی کی واسطے محنت کرنیکو راضی اور آمادہ ہونگی یہہ نہیں فائدے
اُن سب کوششون کی جو واسطی دیندار بنانی سب آدمیون کی کی جاتی ہین
بخوبی عیان ہین کیونکہ اگر وہ حقیقت مین دیندار ہون تو وہ بیشک دیانتدار
اور نیک بھی ہونگی اور اگر آدمی ہوشیار اور عاقل اور منتظم ہون تو وہ

سوالات

۱۵- جان لینگی که کس طور محنت کرنی سی بہت فایدہ منتصور ہی یعنی بہت تھوڑی محنت اور بہت ہی کم خرچ سی کیونکر بہت وسایل آرام اور خوشی کی حاصل ہو سکتی ہیں

سوالات

(۱) فرض کرو کہ تم اتفاق سی کسی ایسی جزیرہ مین جا پڑو جہان کہ باشندہ وحشی اور غریب اور سست ہون تو تم اول کیا تدبیر کروگی کہ وہ محنتی ہو جاوین

(۲) فرض کرو کہ یہہ وحشی بد اور زبجگجو اور رشوت ستان اور بددیانت ہین تو بتاؤ کہ انکی ان خصلتون سی انکی ترقی اور عروج نشان اور بہبودی پر کیا اثر ہوگا تم اس اثر کو کوئی مثال دیکر بخوبی واضح کر سکتے ہو۔

(۳) بتاؤ کہ تم ان لوگون کی حالت کو بہتر کرنی کی لئی کیا وسایل اختیار کرنی۔

(۴) فرض کرو کہ تم ایک شہر مین رہتی ہو اور وہانکی لوگ بد اور بددیانت اور بی اعتدال اور بہت مفلس ہین اور فرض کرو کہ تم یہہ چاہتی ہو کہ وہ آزاد اور آسودہ اور سکھی ہو وین تو تم کن وسیلون سی یہہ بات وقوع مین لاؤگی ۔ اور تم ان وسایل اور اطوار کو جنسی وہ لوگ اپنی حالت تبدیل کر سکتی ہین بیان کر سکتے ہو۔

(۵) اُن مختلف اطوار کو بیان کرو جنمین آگاہی علم سی شاگردان اہل حرفہ اور کم قدر ملاح اور ادنی کاریگرون اور منصبدیون کی حق مین بہتر او مفید ہو سکتی ہی۔

(۶) اگر ایک آدمی کسی پیشہ کی باتون سی بخوبی آگاہ ہو کر اور اسکی اُصول کو سمجھ کر اُسی کو کری اور دوسرا بغیر جاننی سی اُصول کی جس پر پیشہ مذکور مبنی ہو تو بتاؤ کہ ان دو آدمیون مین کیا فرق ہی۔

سوالات

(۷) سوای اشخاص مذکورہ کتاب ہذا کی تم کسی اور ایسی آدمیون کا نام بتا سکتے ہو جو فقط بوسیلہ علم اور اپنی کوشش ذاتی کی بیکیت اور گمنامی سی مدارج علیہ پر فایز ہوئی ایسی لوگون مین سی کوئی تمہارا بہی آشنا ہی —

(۸) امیر اور غریبون مین سی کون خصوصاً تقرری مدارس سی زیادہ فایدہ حاصل کرتے ہین —

(۹) ان مدارس سے کسی طرحکا فایدہ امیرون کو بہی ہوتا ہی یا نہین اور اگر ہوتا ہی تو بتاؤ کہ وہ کیونکر نکلتا ہی —

(۱۰) اگر غریب اور درجہ اوسط کی آدمی تقرری مدارس کی برخلاف ہون تو تم انکی چلن کو کیا خیال کرین —

(۱۱) فرض کرو کہ قوا جدِ دو آدمیون کی مساوی ہین مگر ایک انہین سی بہت عالم اور تیز فہم ہی اور سرانجام دہی سی بہت سی امور کی آگاہی رکہتا ہی اور دوسرا جاہل اور بجز ین آلات محنت کرنی کی اور کچہہ کام نہین کر سکتا تو بتلاؤ کہ ان دونون مین سی کون زیادہ محنتانہ کماوی گا اور اسکا کیا باعث ہی —

(۱۲) روزانہ محنتانہ ایک کا انہین سی دوسری کی محنتانہ کی نسبت کتنا زیادہ ہوگا

(۱۳) اور انکی سالانہ محنتانہ مین کیا فرق ہی —

(۱۴) کیا یہہ دانائی نہین ہی کہ ایک لڑکا چند برس ایام خوردسالی کی پڑہنی لکہنے مین صرف کری تاکہ ایام جوانی مین زیادہ محنتانہ کماوی —

(۱۵) جاہل آدمی کو کونسا قابو ہی جبسی وہ اپنی پیشہ مین نامآور ہو جاوے اور دولت حاصل کری —

(۱۶) اگر ایک تیز فہم اور ہوشیار آدمی نیک اور محنتی ہو تو اسکی دولت مند ہو جانیے مین

سوالات

کونسی شئی مارج ہی—

(۱۷) کیا خرد سال آدمی کی حق مین بہتر نہین کہ اس فایدہ کی حاصل کرنی کی لئی وہ تحصیل علم کری—

(۱۸) فرض کرو کہ ایک آدمی بدرجہ کمال تیز فہم اور ہوشیار ہی مگر اسکی سات یہہ بہی ہی کہ وہ بددیانت اور بداعمال ہی توہم سوال کرتی ہین کہ کیا وہ اپنی کاروبار مین فتحمند ہوگا اور خوش رہی گا—

(۱۹) وہ کونسی قاعدی ہین جنکی ہدایت اور رہنمائی سی ایک صغیر سن ادمی دولت اور نیک نامی اور خوشی اور راہ ب حاصل کرسکتا ہی—

حصّہ دوم

ابتدال کی بیان مین

یہان تک ہمنی بیان پیدایش کا کیا ہی اور بتایا ہی کہ ایک مقدار معین محنت سی کن تدبیرون اور وسیلون کی سبب سی پیدایش زیادہ ہوسکتی ہی لیکن اگر پیدایش ہی زیادہ ہوتی اور کچھہ نہوتا تو آرام اور خوبئی انسان کی بہت ہی کم زیادہ ہوتی — اگر ایک آدمی ہر چیز آپ ہی بناتا یعنی بجز اُس شئی کے جو وہ خود پیدا کرتا ہی اور کسی چیز پر متصرف نہوتا تو اسکی محنت مین گرچہ کچھہ قدر دینی کی قابلیت ہوتی یعنی اُسنی کتنا کچھہ پیدا ہوسکتا مگر اُسی بہت نہوڑا آرام حاصل ہوتا — اگر ایک کسان بجای سو من گیہون پیدا کرنے کی بیس سو من پیدا کرسکی مگر کیا فایدہ اگر اسکا سو من سی زیادہ صرف نہو یا اُسی اسکی دو سو من ناج کی عوض مین اور کوئی شئی نہ مل سکی اگرچہ وہ دو سو من ناج زیادہ پیدا کرسکتا ہی مگر نسبت سابق کی کچھہ اسکی حالت بہتر نہین ہوسکتی بلکہ یہہ زیادہ پیداواری زمین پر رکھی پڑی رہ کی خراب ہو جاسکتی ہی اُس کسان کو زیادہ محنت کرنی سی زیادہ فایدہ نہین ہوگا اسی لئی اُسی کوئی ترغیب زیادہ محنت کرنیکو نہین ہی مگر بمجرد وقوع اس امر کی کہ وہ اُس دو سو من غلہ کی عوض مین جو اسکی صرف سی زیادہ ہی کوئی اور شئی جسکی اُسی احتیاج ہی پاسکی تو دسکو زیادہ محنت کرنی سی فی الحقیقت زیادہ فایدہ ہوتا ہی اور اسکی محنت مین قابلیت قدر دینی کی زیادہ ہونے سی زیادہ آرام میسر ہوتی ہین — یہانسی معلوم کیا چاہئی کہ انسان کی خوبی

ابدال کا ہونا کسقدر موجب فایدہ رسی کا ہی — اس مقام سی دریافت ہوجائیگا کہ جسقدر کہ ایک ملک مین ادلا بدلا کرنی کی سہولت ہوگی اسیقدر اسکی بہبود اور عروج شان اور دولت اور محنت کشی بہی زیادہ ہوگی — اسی لئی کوئی ملک جبتک کہ اسکی ساحل پر لنگرگاہ اور اضلاع اندرونی مین نہر اور اچہی سڑکین ہون آسانی دولتمند نہین ہوسکتا اور اگر اسکی مختلف جوانب مین جہازرانی کی لایق دریا روان ہون تو پہر اسکی دولت بہت زیادہ ہوجائیگی — اب ہم ابدال کی کیفیت اور اسکی بڑی بڑی قاعدون کو بیان کرینگے —

باب اوّل

بیچ بیان اسباب کے کہ خلقت انسانی مین وہ کونسی باتین ہین جنکے باعث سے ادلی بدلی کے ہرجگہہ ضرورت ہوتی ہی اور اس ضرورت کی کہان تک غایت ہے

اوّل تو سبکو یہہ خوب معلوم ہی کہ کسی چیز کی قیمتی بنانی کی لئی محنت کی ضرورت پڑتی ہی یعنی بدون محنت کی کوئی شئی قیمتی نہین ہوسکتی غور کرنی سی دریافت ہوگا کہ ہر شئی جو ہماری پاس ہی کسی نہ کسی آدمی کی محنت کا ثمرہ ہی — ہمنی اوپر بیان کیا ہی کہ جس کسی نی محنت کی ہی اسنی اپنی مشقت کی وسیلے سے ایک حق قابض ہونیکا اس شئی قیمتی پر جو اسکی محنت سی پیدا ہوئی ہی حاصل کیا ہی اور اسنی ہماری یہہ مراد ہی کہ اسی یہہ اختیار حاصل ہی کہ وہ اُس شئی کو جو چاہی سو کری کوئی اسکا مزاحم نہین ہوسکتا — دوم یہہ بہی ایک امر واقعی ہی کہ میلان طبیعت ہر آدمی کا اسبات پر ہوتا ہی کہ وہ کسی خاص پیشہ کو اور پیشون پر ترجیح دیکی اختیار کری — ایک آدمی ناخدائی پسند کرتا ہی اور دوسرا زراعت اور ایک شخص کل ساز بننا چاہتا ہی اور دوسرا

ضرورت ابتدال کی

دوسرا دستکار اور علی ہذا القیاس — ہم یہہ بھی پاتی ہین کہ منجملہ ان اشخاص کے ہر ایک آدمی اسی کار کی خوب سرانجام دہی کی لایق ہوتا ہی جو کہ اسنی پسند کیا ہی اور ہم جانتی ہین کہ بموجب قاعدی تقسیم محنت کی اسحالت مین زیادہ پیداواری ہوگی جبکہ ہر ایک متنفس الگ الگ پیشہ اختیار کری بہ نسبت کہ جب ایک ہی ادمی اپنی اوقات کو کئی کارون کی انجام دہی مین صرف — سوم لیکن جب ہر آدمی کسی خاص پیشہ کی کرنیکو اور فقط ایکہی چیز کی پیدا کرنیکو متوجہ ہو تو اسی احتیاج اور ہزارون چیزون کی واسطی اپنی عیش و ارام کی پڑتی ہی چونکہ منجملہ ان ہزارون اشیا کی وہ فقط ایکہی شی کی پیدا کرنی مین محنت کرتا ہی تو ضرور ہی کہ وہ باقیون کو بدلی سی بہم پوہنچاوی اسی لئی اُسی واسطے اپنی خواہشون کی رفع کرنی کی لئی لازم بلکہ الزم ہوا کہ وہ نوسونشادی ادلے بدلی کری — مگر اسباب کی لئی اُسی لازم ہی کہ وہ اول اپنی محنت سی کسی خاص شی کو بہم کری اور بعد ازان جمیع اشیا کو جنکی اُسی احتیاج یا خواہش ہو اپنی شی کی بدلی مین مہیا کری اسطور پر ادمی اسقدر زیادہ خوش رہتی ہین جتنا کہ وہ اُس پیشہ مین جاری رہنی کو جو انہون نی پسند کیا ہی مایل ہوتی ہین اور اُسی اثنا مین اُن چیزون کی بہم پوہنچانی کی جو انکی ارام کی واسطی مطلوب ہین دست رس رکھتی ہین — اور زیادہ ازین چونکہ اسطور سے انسان کی محنت مین قابلیت قدر دینی کی زیادہ ہوتی ہی تو ہر ایک آدمی اسی قدر محنت سی جتنا کہ بیشتر زیادہ مقدار اُن اشیا کی جو اُسی مطلوب ہوتی ہین حاصل کرتا ہی — اسطرح ہمکو دریافت ہوتا ہی کہ واسطی حاصل کرنی خوشی جسمانی کی ادلی بدلون کی اُسی قدر ضرورت ہی جتنا کہ پیدا ایشیا کی —

تحقیق بہت پیچ ہی اور درحقیقت یہہ وقوع مین بہی آتا ہی کہ بدون ادلی بدلون کے
بہت ہی تہوڑی پیدا ایش ہوتی — وحشی لوگ مثل باشندون امریکا شمالی کی کبہی اُن
ادلا بدلا کرنا نہین جانتی — اُنکی ہان سڑکین اور راہ اور سہولت منتقل کرنے
اسباب کے نہین ہوتین — جب تک یہہ چیزین نہین مقرر ہوتین تب تک
آدمی اشیاء آرام وعیش کی نہین پیدا کرسکتی اور دانائی اور عقلمندی کے
فوایدسی مستفید نہین ہوتی — یہی حال ملکون کا بہی ہی یعنی کوئی
ملک نصف بہی اُن اشیاء مین سی جو اسکی آسایش وآرام کی لئی مطلوب ہین
اپنی آپ نہین پیدا کرسکتا شاید ایک ملک مین نسبت اورونکی کچہہ خاص قابلیت
اور سہولت پیدا کرنی کسی ایک یا دو چیزون ایسی کی جنسی سب کا آرام
متصور ہو حاصل ہو — اور انکو اس ملک کا گنجینہ کہتی ہین — خواہ ایک
شخص ہو یا ایک ساری قوم یہہ بات سب کے لئی مفید ہی کہ وہ فقط ایک
ایسی چیز کی پیدا کرنی مین کوشش کری جو اسی بافراط اور بآسانی تمام
پیدا ہو سکی اور بعد ازان غیر ملکون سی اُن چیزونکو جنکی اُنسی ضرورت
ہو اور جو وہان بافراط اور بآسانی پیدا ہوتی ہون عوض مین اپنی چیز کے
بہم کری — اس صورت مین بہی پہلی ہی طور کی فواید حاصل ہوتی ہین یعنی
ہر ایک ملک ایسی چیز کی جسی وہ پسند کرتا ہی پیدا کرنی مین محنت کرتا ہی اور
ایسی اثنا مین اسکو قابل ہوتا ہی کہ غیر ملکون کی پیداوار سی فایدہ اٹھا

بیان اُس حد کے جسسے زیادہ ادلی بدلی نہین ہو سکتی

ابتدال کی ان فایدون جو بیان ہوئی ہین ایک حد ہی یعنی یہہ ایک ایسی حد ہی کہ
جسکی زیادہ ابتدال نہین ہو سکتی — توضیح اس امر مبہم کی یون ہی فرض

فرض کرو کہ مین گیہون پیدا کرتا ہون اور میرا ہمسایہ چاول اگر ہم مین سے
ہر ایک کو اپنی اپنی چیز کی پیدا کرنی مین کچھہ سہولت اور کسی طرز کی آسانی حاصل
ہو تو ہم دونون کو فایدہ ہوگا اگر ہم ہر ایک کی پیداواری کو آپسمین بدل لیوین
یعنی مین تو گیہون کی عوض مین چاول لی لون اور میرا ہمسایہ چاول کی بدلے
مین گیہون — لیکن درصورتیکہ میرا ہمسایہ اپنی چاولون کی لئی اسقدر
زیادہ قیمت مانگی کہ مین بجائی انکو گیہون کی بدلی مین لینی کی خود بکفایت
پیدا کر لون تو ظاہر ہی کہ مین انہین عوض مین گیہون کی نہ لونگا اور انہین
اپنی آپ پیدا کر لونگا — اور یا یہہ بات فرض کرو کہ مینی ایک قطعہ زمین
کا جو چاول بونی کی لایق ہی خرید کیا اور یا کوئی ایسی خاص قسم کہاد کی
دریافت کی جسکی وسیلہ سی مین اُسی قیمت پر جو میرا ہمسایہ طلب کرتا تھا
چاول پیدا کر سکون تو ظاہر ہی کہ ادلا بدلا یہہ موقوف ہو جائیگا اسی
لئی ہم یہہ بات عموماً کہہ سکتی ہین کہ اُسوقت ہمیشہ دو آدمیون مین
ادلا بدلا موقوف ہو جائیگا جب کوئی انمین سی اپنی محنت سی کسی چیز کو بہ
نسبت بدلی مین لینی کی سستا پیدا کر سکی — اور یہی حالت ملکون
کی صورت مین بہی ہی جبکہ ایک قوم کسی نئی اور بہت کشتکاری کئی ہوئی ملک
متصرف ہوتی ہی تو ابتدا مین انکی پیداواری حیوانی اور خام نباتی اشیا
پر جو اُس ملک سی سر انجام ہو سکتی ہین مشتمل ہوتی ہی — اُس ملک مین نہ
تو آدمی اور نہ سرمایہ ہوتا ہیگا کہ انہین کسی اور چیز کی پیدا کرنی مین مصروف
کرین — اور ان لوگونکو اشیاء مصنوعی کی اور ملکون سی بہم کرنی مین بہ
نسبت خود پیدا کرنی کی بہت فایدہ ہی — اسطرحکا ادلا بدلا ہمیشہ نئی

بستیون اور اُس ملک مین جہان سی وہ بستین آتی ہین ہوا کرتا ہی — لیکن جب ایسی
نئی ملک مین آدمی اور سرمایہ زیادہ ہونی لگتی ہین تو کچھہ حصہ انکی پیداواری کا
دستکاری مین صرف ہوسکتا ہی — یہہ لوگ اوّل اُن چیزون کو پیدا کرینگے
جنکی بنانی مین تھوڑا خرچ ہو مگر بہ وقت انکی نقل کرنی کی غیر ملکون مین انتفاع
بہت زیادہ — مثلاً لوہی کی ڈہلی اور بڑی بڑی اسباب — بعد انکی جیسا کہ
آدمی اور سرمایہ بڑہتی جاتی ہین اور چیزین پیدا ہونی لگتی ہین — اور جب کبھی
کہ نیا ملک کسی شئی کو اتنی قیمت پر بنا سکے جتنی کہ اُسی اُس چیز کو غیر ملک سے
بدلی مین لینی کی دینی پڑتی ہی تو فی الفور وہ اُسی خود بنائیگا اور اُس چیز کا
ادلا بدلا موقوف ہو جائیگا اور جون جون اُس ملک مین سرمایہ جمع ہوتا جائیگا
وہ ہین اور چیزین جنکی پیدا کرنی مین بہت سرمایہ مطلوب ہوتا ہی بنائی جاوینگی
— اس طرح اُس ملک مین آہستہ آہستہ وہ سب چیزین جنکی پیدا کرنی کی واسطی
وہان سہولت ہوگی بننی لگینگی — اور لوگ اُن اشیا کی علاوہ کوئی اور شئی
نہین بنائینگی اور انکو بنانا بہی لازم نہین کیونکہ اگر اب کرینگی تو انہین
نقصان ہوگا — یہی ایک وجہ کسی چیز کو بجای بدلی لینی کی خود بنا لینی کی
لئے ہی کہ وہ سستی بننی لگی اور جب یہہ بات ہی یعنی وہ چیز جو پیدا کرنے
سی سستی ٹہری تو یہہ ظاہر ہی کہ اُسی بدلی مین جتنا حاصل ہو ... چونکہ اشیای ادلی
بدلی ضرور ہوتی ہی تو بیان مذکورہ سابق سی جو درباب تقسیم محنت کی کیا
گیا ہی یہہ ظاہر ہی کہ اگرچہ آدمی سب کاروبار کو چھوڑکر فقط ادلی بدلی کا کار
کرینگی تو بہت محنت بچیگی یعنی انکی محنت سی بہت پیدا اشیا ہوگی اسی لئے
... سی خاص ... مختلف اشیا کی پیدا کرنی مین مصروف ہون اور

اور انہین اپنی آرام کی واسطے ہر ایک سی بہت سی ادلی بدلی کرنی کی ضرورت
ہو تو اگر کچھہ آدمی سب کامونکو چھوڑکر فقط ادلی بدلی کرنی کا کار اختیار کرین
تو انکو اسسی بڑا فایدہ ہوگا انکی محنت اور اوقات کم خرچ ہوگی یہہ لوگ مختلف
پیشہ والون کی پیداواری کو لیکر اپنی پاس موجود رکھینگی اور جسکو انکی
ضرورت ہوگی بدلہ مین دینگی وہ ان پیداواریون کو گانو سی شہر مین لیجاینگی
اور انہین وہان ایسی چیزون سی جنکی گانو مین ضرورت ہوگی بدلینگی — یہہ
اسانی سی معلوم ہوسکتا ہی کہ اس ترکیب سی بہت ارام حاصل ہوتا ہی —
ایسی ترکیب ہمیشہ وہان مستعمل ہوتی ہین جہانکہ ادمی محنتی اور کفایت شعار ہون
اور اسکی باعث سی انکی پاس کوئی شئی بدلا کرنی کے واسطے رہتی ہی کیونکہ اگر وہ
کفایت شعار نہون تو انکو کیا بچی جسی وہ کسی اور چیز سی بدلا لین — جو اشخاص
کہ کار ادلی بدلی کا کرتی ہین انہین سوداگر یا تاجر کہتی ہین اور سوداگر اکثر
دو قسم کی ہوتی ہین قسم اول کو تو خردہ فروش اور قسم ثانی کو تھوک والی سوداگر
کہتی ہین — سوداگران خردہ فروش تھوک وارون سی بڑی بڑی مقدار اشیا
کی خرید کرتی ہین اور انکو خریدارون کی ہاتھہ بقدر انکی [illegible]
— انکی باعث کر سب ادمیون کو بہت فایدہ ہوتا ہی — تھوک [illegible]
کا [illegible] کو واسطی فروخت کرتی آدمی بال کی نہین کھول سکتی [illegible]
محنت کی وہ کچھہ زیادہ محنت طلب کرتی اور خریدار بہی [illegible]
نہین کہ وہ ایک سارا تھیلہ چینی کا یا ایک پورا پیپا [illegible]
[illegible] کا خرید کرلی — علاوہ ازین خریدار کو [illegible]
[illegible] جسمین وہ خرید کرنا چاہتا ہی نہین ہوسکتا اسکی واسطے [illegible]

یہہ زیادہ بہتر ہی کہ وہ کسی اچھی محقق سی پسند کروا دے بہ نسبت کہ خود — تہوک
والی سوداگر بہت مال غیر ملکون سی درآمد کرتی ہین یا اپنی شہر کی کاریگرون سی بافراط
خرید کر کی خردہ فروشی سوداگرون کی ہات بیچ ڈالتی ہین اور یہہ لوگ جیسا کہ اوپر
مذکور ہوا ہی صرف کرنی والون کی ہات فروخت کرتی ہین — فواید اور ضرورت
تاجرون خردہ فروشی کی اُتنی ہی عیان جتنا کہ تہوک والی سوداگرون کی — خردہ
فروشی غیر ملک سی اسقدر مال جتنا کہ اُسی مطلوب ہو بدون اُٹہانی بڑی مصرف
کی درآمد نہین کر سکتا — مگر ایک تہوک والا ایک دفعہ مین اتنا مال درآمد کر سکتا
ہی کہ وہ بہت خردہ فروشون کو کفایت کر جائی اور اُسے اُسمین کچہہ تہوڑی
ہی زیادہ محنت بہ نسبت کہ ہر ایک متنفس کو فقط بقدر اپنی فروخت کی مال کی درآمد کرنی
مین ہوتی ہی عاید ہوتی ہی — سوداگرون کا سود اسمین متصور ہی کہ وہ حتی المقدور
جتنا سستا مال خرید کیا جاوی وتنا سستا لیوین تا کہ وہ اُسی ارزان بیچ سکین
کیونکہ جتنا وہ سستا بیچین گی وتنی ہی اُنکی زیادہ خریدار ہونگی —
یہان سی ظاہر ہی کہ تہوک والا سوداگر اُس مال کو دساور بہیجیگا جسی وہ بہت سستا
برآمد کر سکی اور اُسی استمقام مین بیچیگا جہانکہ اُسی زیادہ نفع متصور ہوگا
یعنی اُس جگہہ جہان اُسی وہ اشیا جنکی اسکی ملک مین بہت طلب ہی بہت
سستے دستیاب ہونگی — اب خردہ فروش کو بہی معلوم ہی کہ جتنا کہ اسکا
مال کہرا اور اچہا ہوگا اور جسقدر کہ وہ اُسی کم قیمت کو بیچیگا اتنی ہی اُسکی
زیادہ گاہک ہونگی اور وہ اتنی ہی زیادہ ادلی بدلی مال بہم کریگا
اس مقام سی یہہ بہی معلوم ہوتا ہی کہ غرضیکہ سوداگر اور
تمام لوگون کو ایک سی ہین — خردہ فروش بجز اسکی کسی اور طور سی دولتمند

دولت مند نہین ہوسکتا کہ وہ حتی الامکان بہت سستا مال خرید کرے تاکہ وہ اُسی سستا بیچ سکے اگر وہ اپنی رقیبون کی نسبت گران فروخت کریگا تو کوئی اسکی مال کو نہ خریدیگا اور تھوک والی سوداگر بہی بجز اسکی کسی اور صورت سی دولت نہین حاصل کرسکتی کہ وہ بہت سستی چیزون کو تو برآمد کرین یعنی اُن چیزون کو جنکی انکی ملک مین کم احتیاج ہو اور اُن اشیا کو درآمد کرین جو انکی ملک مین گران ہون یعنی جنکی بہت ضرورت ہو — اس طرح ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ اگر سوداگر اپنی کار کو بدرستی انجام دین تو وہ بجز فایدہ پونہچانی کے اُن اشخاص کو جنمین وہ رہتے ہون کسی اور طریق سی دولت نہین حاصل کرسکتے —

سوالات

(۱) جس شہر مین کہ تم رہتی ہو اگر وہان سب ادمی فقط پیدا کرنی والی ہی ہوتی اور انمین ادلا بدلا نہوتا تو اُسکی کیا حالت ہوتی تم اسکو بہ تصریح بیان کرو —

(۲) انگلستان مین کیا حالت ہوتی اگر وہان سڑکین اور دریا اور کشتیان اور جہاز اور کشتیون دُخانی اور قصہ کوتاہ کوئی وسیلہ ادلی بدلون کی آسان ہوجانی کا نہوتا —

(۳) ہم کس دلیل سی یہہ فرض کرسکتی ہین کہ مشیت ایزدی مقتضی اس امر کی ہی کہ ہر شخص بجای کوشش کرنی کے کئی چیزکی پیدا کرنےمین فقط ایکہی چیز کی پیدا کرنے مین ساعی ہو —

(۴) اس بات کی فرض کرنیکو کیا وجہ ہیکہ ارادہ خالق کا یہہ ہی کہ آدمی علاوہ

اُن اشیار کی جو وہ آپ پیدا کرتا ہی اور وں کی بہی پیدا کی ہوئی چیزوں کو صرف کری —

(۵) مثالین دیکر بتصریح واضح کرو کہ کس طور سی ارادہ مذکورۂ سوال سوم اور چہارم وقوع مین آتا ہی —

(۶) کن دلایل سی ہم یہہ فرض کر سکتی ہین کہ مشیت ایزدی مقتضی اس امر کی ہی کہ ممالک مختلفہ مختلف اشیاء کی پیدا کرنی مین کوشش کرین

(۷) ہم کن وجہ سی یہہ فرض کر سکتی ہین کہ ارادہ خالق یون ہی کہ یہہ ملک اپنی اپنی پیدا واریون کو آپسمین ادل بدل لیوین —

(۸) ادلی بدلون سی جو اشخاص و اقوام مین ہوتی ہین کچہہ فوائد خلقی بہی نکلتی ہین اور اگر نکلتی ہین تو انہین بیان کرو —

(۹) استنباط سی کیا اشخاص و اقوام ایکدوسری کی تابع نہین ہو جاتی بتاؤ ایا یہہ فایدہ ہی یا نقصان —

(۱۰) انگریز اور ہوٹن ٹوٹ امریکا شمالی مین سی بتاؤ کونسا زیادہ آزادی رکہتا ہی اور اُنمین سی کونسا اچہی حالتون مین ہی

(۱۱) مثال دیکر جدا جدا ادلی بدلون کی جو درمیان اشخاص کے ہوتی ہین بیان کرو

(۱۲) اُسی طور سی جدا جدا ان ادلی بدلونکی جو ملکون اور قومون مین ہوتے ہین بیان کرو —

(۱۳) ان دو اسطی جلد ظہور مین لانی یا ملتوی رکہنی اوس وقت کی جبکہ ایک ملک دوسری ملک سی معاوضہ اجناس کا موقوف کر دیگا کرنا کیسا حکمی

ہوٹن ٹوٹ Hottentot

حکی کوشش کا ضروری ہی یا نہین —
(۱۴) اگر اُس شہر مین جہان تم رہتی ہو سوداگر نہوتی تو اسکی کیا حالت ہوتی
تم اسکو بیان کرسکتے ہو —
(۱۵) ایسی صورت مین اشیا ء لابدی جن پر انسان کی حیات موقوف ہی
سستی ہوتین یا مہنگی اور اس فرق کی کیا وجہ ہی —
(۱۶) اگر ہمین کسی ایسی چیز کی احتیاج ہو جو ہم خود نہ پیدا کرتی ہون تو درصورت نہ
ہونی سوداگران خردہ فروش کی ہم کیا کرتی —
(۱۷) ہمارا کام کیونکر چلتا اگر تھوک والی سوداگر نہوتی —
(۱۸) کیا سوداگر یعنی وہ لوگ جو ادلی بدلون کی ہونی کا وسیلہ ہین درحقیقت کوئی
شئی پیدا کرتے ہین —
(۱۹) اگر وہ نہین پیدا کرتی ہین تو انکی محنت کیونکر ملک کے حق مین اسقدر مفید ہوتی ہی
(۲۰) کیا غرض سوداگرون کی دستکار اور کسان وغیرہ کی اغراض سی جدا ہوسکتی ہی
(۲۱) کسوقت کاروبار تجارت کسی ملک کا بہت نافع ہوگا اور کب برعکس اسکے

باب دوم

درباب چند بڑی باتون کی جو ادلی بدلی سی متعلق ہین

(اول) ہر وقت ادلا بدلا کرنی کی آدمی اس اُصول یعنی محنت کو محنت سی بدلنی پر
عمل کرتی ہین — جس شئی کو کہ آدمی بدون محنت کرنی کی مہیا کرسکتی ہین اُسی
بدون لینے محنت یا طلب کرنی ایسی شئی کی جسکی پیدا کرنی کو محنت مطلوب ہی دے
دین گی — جس چیز کی ہم کو نہین انکی دن محنت کرنی پڑی گی وہ اُسی اُس
شئی سی نہ بدلا کرین گی جسکی پیدا کرنی مین آدہی دن کی محنت مطلوب ہوگی تا آنکہ

ہم یہہ بات عموماً کہہ سکتی ہین کہ جب قیمت کسی چیز کی دوسری چیز کی نسبت سی زیادہ ہو تو
باعث اسکا دو صورت سی خالی نہین یا تو گران بہا چیز کی پیدا کرنی مین دوسری
کی نسبت سی زیادہ محنت مطلوب ہوگی یا وہ حکمت اور کاریگری سی تیار ہوئی
ہوگی — لیکن ایسی مقام پر ہمکو ہمیشہ اثر اور خواص محنت مجتمع کی یاد رکھنی
چاہئین — اگر ایک آدمی چھہ مہینی محنت کر کر ایک ہوا کی چکی بنا دی تو درحقیقت
یہہ چکی گویا چھہ مہینی کی محنت کل کی ہیئت مین مجتمع ہی — اگر وہ اس چکی سی آٹا
پیسی تو وہ فقط مستحق پانی اپنی روزانہ محنتانہ کا ہی نہین ہی بلکہ کچھہ زیادہ کا
جتنی اسکی محنت مجتمع کا عوض ہو جای — اب ہم کہتی ہین کہ تمام کلین اور ہر قسم کی
اصل غیر منقولہ مثل ریل رُوڈ یعنی سڑک ہای آہنی اور نہر وغیرہ محنت مجتمع
ہین — یہہ عیان ہی کہ واسطی استعمال کرنی اسطور کی محنت کی اسکی مالک کو
محنتانہ کافی دینا چاہئی جب کہ اور مزدورون کو جو اس محنت کو استعمال مین
لاتی ہین ملتا ہی اور یہہ بھی ظاہر ہی کہ اگر اصل پر کسی طور کی روک نہ رکھی جاتی
تو بسبب رقیبی اور مقابلت کی اسطور کی محنت کیواسطی بھی مانند اور اصل
کی مناسب اور عوض کافی سی کچھہ زیادہ نہ ملیگا — درصورتیکہ بیان بالا
عموماً درست ہی تو یہہ بھی صحیح ہی کہ ہر اشیا کی قیمت ابتدا مین احیان جب
اور تھوڑی دنون کی لئی بسبب کمی یا بیشی رسد اور خرچ کی فرق آسکتا ہی
— بعض اوقات ایک شی بہ نسبت محنت کی جو اسکی پیدا کرنی مین صرف ہوتی
ہی زیادہ قیمت کو بکتی ہی اور بعض دفعہ کم کو مگر یہہ فرق مدت دراز تک
نہین رہ سکتا اور آخر مین کو ایک کا حساب دوسری مین آجاتا ہی یعنی جونکہ
ایک ایام مین قیمت اشیا کی بہ نسبت اُس محنت کی جو انکی پیدا کرنی مین صرف

صرف ہوتی ہی زیادہ ہو جاتی ہی اور دوسری مین اُسی اندازہ سی کم تو مآل اسکا یہہ ہوا کہ اس بیان مین کچھہ فرق نہ آیا کہ آدمی ادلا بدلا کرنی کی وقت محنت کو محنت سے بدلتے ہین

(دوم) سوداگر کسی پیداواری پر کوئی نئی قیمت نہین دیتا ہی مگر وہ پیدا کرنی والون کی وقت اور محنت کو بچاتا ہی — سوداگر کی محنت سبی اُس شئی مین جو وہ خریدتا ہی ذرا بہی کسی نوع کی تبدیلی نہین واقع ہوتی بیچنی والا چاقو اور کہانڈ اور جہنڈون اور رجٹ وغیرہ کا ان اشیا کو بجنسہ ویسی ہی جیسکہ اُسنی لی ہین فروخت کر ڈالتا ہی یعنی وہ کسی قسم کی تبدیلی ان اشیا کی ذات مین واقع نہین کرتا اور یہی حال اُن اشیا کا ہی جو وہ بعوض چیزون مذکورۃ الصدر کی اور ملکون کو روانہ کرتا ہی مگر وہ پہر بہی ایسا کام کرتا ہی جس سی لوگون کو بہت فایدہ ہوتا ہی — اگر ایک کسان کو جسی ایک درانتی کی ضرورت ہو اپنی ناج کو درانتی بنانی والی کی پاس لیجانا پڑتا اور بنفس خود ادلا بدلا کرنا ہوتا تو اُسی درانتی بہ نسبت قیمت حال کی دس گنی زیادہ قیمت کو دستیاب ہوتی یہی حال اُس صورت مین بہی ہی اگر اُسی واسطے اُسکو کی اسباب خریدنی کی کسی بڑی دوکان منڈی مین جانا پڑتا — مثلاً انگلستان کے کسان کو مانچیسٹر یا شیفیلڈ مین — اس مقام سی دریافت ہوتا ہی کہ اگرچہ سوداگر بذات خود اسباب تجارت پر کچھہ نئی قیمت نہین بخشتا ہی مگر بسبب گہٹا دینی اُس قیمت کی جو درصورت نہونی تاجرون کی ان اشیا کی بیشی دینی پڑتی وہ ایسا دیتا ہی فایدہ لوگون کو پہنچاتا ہی جتنا کہ پیدا کرنی اور بنانی والی اشیا کے

(1) Sheffield شیفیلڈ D Manchester مانچیسٹر

— اسکی سبب سے آدمی وہ چیزمال کی پیدا کرنی کی قوت بہ نسبت اسوقت کی جب وہ نہو حاصل کرتی ہین اور یہہ بات لوگون کی حق مین ایسی مفید ہی گویا کہ وہ بہی منجملہ پیدا کرنی والون کی تہا —

(سوم) یہانسی دریافت ہوگا کہ جسقدر ادلی بدلی جلد جلد ہون گی وسی قدر سوداگرون اور اور لوگون کی حق مین بہتر ہی — وہ سوداگر کی حق مین بہتر ہونی کی یہہ ہی کہ وہ اسیقدر اصل سی جو اسکی پاس ہی ایک وقت معین مین بہت ادلی بدلی کرتا ہی اور اگرچہ ہر ادلی بدلی مین تہوڑا نفع لیتا ہی مگر اسکا سالانہ منافع بہت ہو جاتا ہی اور اور سب لوگون کو اسطرح فایدہ ہوتا ہی کہ جسقدر کہ سوداگر کم نفع لیتا ہی اُتنا ہی اُنہین اُن اشیا کی لئی جو وہ خریدتی ہین کم قیمت دینی پڑتی ہی — اسیلئی ہم تجربہ سی دریافت کرتی ہین کہ ایام بہبود مین تجارت بہت جلد ہوتی ہی یعنی ادلی بدلی بہت جلد جلد ہوتی ہین اور سوداگرون اور مشترون کو فایدہ ہوتا ہی —

(چہارم) جلد جلد یا آہستہ آہستہ ادلی بدلون کا وقوع مین آنا کتنی باتون پر منحصر ہی — اول آگاہی اور دانائی پر لوگونکی — ہر آدمی کی یہہ آرزو ہی کہ وہ اُن وسیلون پر جنسی آرام حاصل ہوتا ہی اور جو منعم حقیقی نی اپنی بندون کی لئی مہیا کئی ہین قابض ہو درصورتیکہ وہ اُنسی واقف ہو اور جانتا ہو کہ وہ کیونکر ہات آسکتی ہین — جس کسی نی احوال اول کی مسافران بحری کی روانگی سنی ہونگی انہین ضرور دریافت ہوا ہوگا کہ باشندی نئی جزایر کی بیجہ دیکہنی مختلف آلات اور زیورون اُن ممالک کی جہان آدمی عقلمند اور دانا اور تربیت یافتہ ہوتی ہین کسقدر ادلا بدلا کرنیکو مضطرب اور بیتاب ہو جاتی ہین

— اسلیئے دریافت ہوتا ہی کہ اخبار اور سفرا اور وسیلے جنسے علم پہیلتا ہی انسان کی اس خواہش کی زیادہ کرنے پر کہ وہ بوسیلہ ابتدال کی اپنی حاجات کو بہتر کری بہت اثر رکہتی ہین — اور لوگون کو اسبات کی ترغیب ہوتی ہی کہ وہ بہت محنت واسطے کسی ایسی چیز کی بہم کرنی کی کرین جسکو وہ عوض مین اُس شئی کی جسکی انہین احتیاج ہی پیش کرین —

دوم زیادتی قابلیت قدر دینی محنت پر — فقط اسی بات سی کام نہین چلتا کہ ایک آدمی کو ابتدال کی آرزو ہو — اسکی یہہ آرزو تب تک نہین ہو سکتی جب تک اسکی پاس کوئی ایسی شئی نہو جسکو طرف ثانی اپنی مال کی بدلی مین قبول کرے بالفرض اگر مجھی آرزو ہو کہ مین ایک پلہ آلو کا خریدون مگر میری یہہ آرزو تب تک کبہی نہین حاصل ہوگی جب تک مجھے یہہ اقتدار نہو کہ مین آلو فروش کو اُسکی مال کی عوض مین کوئی ایسی شئی دے سکون جسکا لینا اُسی منظور ہو — ایک امیر بہ نسبت غریب کی سال بہر مین بہت زیادہ ابتدال کر سکتا ہی اور ایک مزدور جسی بڑا محنتانہ ملتا ہی بہ نسبت اُس مزدور کی جسی بہت تہوڑی اُجرت ملتی ہی بہت زیادہ ابتدال کر سکتا ہی — ایک کسان اچہی فصل مین بہ نسبت ایک بُری کی بہت زیادہ اشیاء آرام کی خریدتا ہی یعنی وہ اُس فصل مین بہت ابتدال کرتا ہی اسلیئے ہم اسپر عموماً حکم کر سکتی ہین کہ ایک دولتمند ملک بہ نسبت ایک غریب ملک کی یا ایک ملک بہبود کی حالت مین بہ نسبت ایک زوال کی حالت کی یا وہی ملک اُس ایام مین جب کہ محنت مین قابلیت قدر دینی کی زیادہ ہی بہ نسبت اُن ایام کی جبکہ محنت سی بہت کم پیداواری ہوتی ہی زیادہ ابتدال کرتا ہی —

سوم بُری یا بہلی ہونی پر اخلاق کی — آدمی ہمیشہ فی الفور اپنی اشیاء کا ابتدال

نہین کرتی ہین ابتدال کرنی والون مین سی ایک نہ ایک کو کچھہ مدت بعد ابتدا
کی اسکی مال کا عوض ملتا ہی یعنی خریدار اکثر بیوپاری سی اقرار کرتی ہین کہ ہم
اتنی مدت مین تیری مال کی قیمت ادا کرین گی اسمین گمان بددیانتی کا پیدا ہوتا
ہی یعنی یہہ شک ہوتا ہی کہ شاید خریدار اتفاقی وعدہ نکری اور علاوہ ازین
جب آدمی بددیانت ہون تو وہ ایک دوسریکو دغا اور فریب دینگی یعنی وہ بدلنی
مین ایسی شئی پیش کرین گی جو یا تو وزن اور مقدار مین کمتی ہوگی یا وہ مال مین
کہری نہوگی جہان ان باتون کا واقع ہونا ممکن ہوگا وہان ابتدال بہت
کم ہو جاینگی کوئی آدمی حتی الوسع دغابازا رسی لین دین نہین کریگا — قوانین
اس لئی بنائی جاتی ہین کہ دغاباز بمجبوری دیانتدارون کی طرحسی کاروبار
کرین — جب قانون اچھی ہوتی ہین اور بخوبی اور بدیانت جاری ہوتی ہین تو
اُن ایام مین ابتدال بھی بہت بار بار ہوتی ہین بہ نسبت کہ جب قانون باانصاف
نہون اور خاص لوگونکی حق مین بہتر ہون اور بددیانت اور امانت اجرا
نہوتی یا وین — اخلاق بہ لوگونکی فقط انکی دیانتداری ہی منحصر نہین
بلکہ اچھا اور باانصاف ہونا انکی قوانین کا بھی اور اس مقام سی ہمین مفہوم
ہوتا ہی کہ اخلاق اور دین کچھہ فقط پیدا داری کی باعث نہین بلکہ متواتر ہوتا
ابتدال کا ان پر بہت منحصر ہی — یہی اصول جو اوپر مذکور ہوئی ہین
ہر وقت غیر ملکون کی لوگونکی ابتدال کرنی کی مستعمل ہوتی ہین — اگر ہم ایسی
بددیانت اور بیرحمانی پیش آوین اور انکو وسایل مناسب سی انکی حقوق
حاصل کرنی دیوین تو وہ بجای اور ملکون مین جانی کی جہان انکی اس طورسی
مدارات نہو ہماری ملک مین آوین گی اور اپنی اسباب کو ہماری اسباب سی بدلکر

بدلہ کرینگی اسطرح ہم اُن اشیاء کو جنکی ہمین اور ملکو نسی بہم کرنی کی احتیاج ہوگی
بخوب ترین وجہ حاصل کرلینگی اور ہمکو ہماری محنت اور خوش اخلاقی سی بہت
فایدہ حاصل ہوگا — اسطرح کی تدابیر کہ جنسی خاص کو فایدہ منصور ہو ظاہر ہی
کہ ملکون کی حق مین اسیقدر مضر ہین جسقدر کہ اشخاص کی حق مین —
اگر کہین ایسی حالت ہو تو ہم بآسانی دریافت کرسکتی ہین کہ وہ کونسی سبب ہین
جنسی خودبخود ابتدال بار بار نہین ہوتی اور گرم بازاری کاروبار کی نہین
رہتی — اگر کسی شئی کی صرف کرنی خواہش لوگون مین سی کم ہوجاتی تو اسکی طلبگاری
یا احتیاج بہی گہٹ جائیگی اور اسیلئی اسکی بنانی اور فروخت کرنی والی اُسے
نہ بیچ سکینگی اسی جہت سی بدلی نارد اجون پوشاک وغیرہ کا اکثر اُن
اشیاء کی طلبگاری کو جو سال گذشتہ مین بہت مروج نہین کم کردیتا ہی —
اور بار بار ایل ہونی عقل اور فہم کسی ملک کی باشندون کی سبب سی ایک مدت مین
بہی نتیجہ اس ملک کی ابتدال پہ ہوتا ہی — کمی پیداواری کسی سال کی اُس سال مین
بہی اثر پیدا کرتی ہی — ظلم اور بہت بہاری ہونی محصول یا کسیطور ایسی چیزونکی
جو پیداواری بہت نہونی دی یا محنت کی قدر دینی کی قابلیت کو کم کردی مدام کی
واسطی نتایج مذکورہ بالا نکلتی ہین — اس مقام ہی دریافت ہوتا ہی کہ جون جون
ایک ملک بد اور بی عدل اور ظالم ہوتا جاتا ہی تو ضرور ہی کہ اسطرحکا تنزل اخلاق کا
اس ملک کی ابتدال کو کم کردیجیے کہ اسکی سبب سے اوقات محنت مین خلل اور کمی
واقع ہوتی ہی — یہانسی یہہ بہی معلوم ہوتا ہی کہ بخوبی وقوع مین آنا ابتدال
اور پیدایش کا عقل اور خلق پر لوگونکی بہت موقوف ہی — بیان مذکورۂ الصدر
سی یہہ بآسانی دریافت ہوجائیگا کہ کسطرح تمام کاروبار سوداگری کو گٹہا سکتی ہین ..

بہہ بات : مسایل مندرجہ ذیل سی وقوع مین آسکتی ہی بہ سبب زیادہ کرنی عقل اور بینئی لوگونکی اور ایسی باتون کی کرنی سی کہ ان کی محنت مین قدر دینی کی قابلیت زیادہ ہو جاوی اور بسبب تقرری سڑکون اور نہرون اور سڑکون آہنی وغیرہ کی اور بسبب آسان کر دینی کی اندرونی آمد و رفت ملک کی اور بسبب بنانی ایسی لنگر گاہون جن پر لوگونکو بآسانی دست رس ہوسکی اور بسبب دینی کی بنگاہونکو مناسب سہولت واسطی انکی اجرائی کاروبار کی جب وہ ہماری ملک مین آوین — اور یہین یہہ بہی معلوم ہوتا ہی کہ کونسی باتون سی بہت غالب ہی کہ ابتدال کم ہو جاتی ہین اور وہ یہہ ہین اول مقرر کرنا محصول کا اسباب در آمدنی پر یعنی زیادہ کر دینا قیمت اشیاء غیر ملک کا جو ہماری ملک کی اشیاء کی بدلہ مین بہیجی جاتی ہین — دوم رد کرنا اُن وسیلون کا جنسی عقل اور ہوشیاری حاصل ہوتی — سوم ہارج ہونا بیچ حصول اُن وسیلون کی جو واسطی اندرونی آمد و رفت کی درکار ہین — چہارم پیش کرنا غیر ضروری موانع کا غیر ملک کی آدمیون کی لئی — پنجم حالی بنادر اور سواحل بحور کی غافل رہنا — ششم عمل مین لانا ایسی تدبیرون کا جن سی وہ جنس جسکا بدلنا منظور ہی زیادہ لاگت کی ہو جاوی یا جنسی اوس شخص کو جو ہماری پاس ہتا وضہ کی قصد سی آوی کوئی معقول وسیلہ حاصل کرنی اپنی فایدہ یا خوشی کا باقی نہ رہی

سوالات

(۱) اسبات کا کیا باعث ہی کہ ایک تولہ سونی کی لئی زیادہ قیمت دینی پڑتی ہین بہ نسبت کہ ایک تولہ چاندی کی لئے

سوالات

(۲) فرض کرو کہ ایک آدمی تو انگلستان سی سوت کاتتا ہی اور دوسرا چرخی سے
تو انکی محنتانہ کی فرق کو جو بسبب روزانہ ادار مجتمع محنت کی واقع ہوتا ہی
بہ تصریح بیان کرو —

(۳) ایک آدمی چرخی سی کاتتا ہی اور دوسرا کسی چھاپ خانی کی کل سے
اب تم فرق مذکورۂ سوال دوم کو بیان کرو —

(۴) جیسا کہ ہم محنت مجتمع کو کم یا زیادہ استعمال کرین ویسا ہی کیا قیمت اشیا کی
بڑھ جائی گی یا گھٹ —

(۵) آیا یہہ دانائی کی بات ہی یا بیوقوفی کی کہ لوگون کو اُن اشیاء پیداوار بعض
رہنی دین جو اِس قسم کی محنت سی پیدا ہوتی ہین —

(۶) اگر سوداگر نہوتی اور وہ تمکو قلم اشیا بہم نکر دیتی اور تمہین
وہ اپنی آپ مہیا کرنا پڑتا تو تمکو اسکی واسطے کتنی قیمت دینی پڑتی اپنی
صورت مین ایک پیالہ اور رُبن اور چاء کی بہم کرنی مین تمہین کتنا ضرر
اوٹھانا پڑتا —

(۷) ایک شہر مین ایک سوداگر مین دس ہزار روپیہ کی مال کی موجود رکھنی
کی طاقت ہی اور وہ اُسی سال بہر مین ایکہی دفعہ فروخت کر سکتا ہی اور شہر
دوم مین ایک اور سوداگر کی پاس مال تو اتنا ہی ہی مگر وہ اُسی ایکسال
مین چار دفعہ بیچ سکتا ہی تو اب تم بتاؤ کہ ان دونون جگہہ مین سی کہان
مال کم نفع پر بک سکیگا اور کسمین لوگ اسباب کو داری سی خرید سکین گے
اور اُس وجہ کو جسپر تمہارا جواب مبنی ہی بخوبی بیان کرو —

(۸) فرض کرو کہ ایک ہوگلی والا سوداگر چین سی چاء لاتا ہی اور آٹھ دیگر

لگتا ہی اور سود اگر خردہ فروش دو چار صندوق چاء کی خرید تا ہی اور انہین ایک مہینے مین بیچ ڈالتا ہی ان دونوں مین سی کونسا سستی پانی فی صندوق بہت بڑی منافع کاتا ہی اور اسکی کیا وجہ ہی —

(۹) ملک کی ابتدال کو دالکنا ؤن کی مسقر رہی سی کیا فایدہ ہوتا ہی اور باعث اسکا کیا ہی —

(۱۰) ہمنی سنا ہی کہ بعضی آدمی واسطی زیادتی بہبود تجارت کی لڑائی ہولنا چاہتی ہین تم بتاؤ کہ کسطرح ہی لڑائیین تجارت کی حق مین مفید ہوسکتی ہین —

(۱۱) ایام قحط سالی مین ہر شئی گران ہوتی ہی ہم سوال کرتی کہ کیا اب موسم کسانون اور پیدا کرنی والون کی حق مین بہت فایدہ مند ہی یعنی کیا اس موسم مین وہ بہت نفع حاصل کرینگے —

(۱۲) اسباب کی وجہ بخوبی بیان کرو کہ بہت با اخلاق ہونا لوگونکا بہبود تجارت کی واسطے بہتر ہی —

(۱۳) چین والون کی ہان آزادی تجارت کی نہین ہی یعنی وہ بیگانہ ملک کی آدمی کو تجارت نہین کرنی دیتی اور اسکو وحشی سمجھتی ہین اور کہتی ہین کہ اسکو یہہ اختیار نہین ہی کہ وہ بدون ہماری اجازت کی ہماری ہان تجارت کرنی کو آسکی اب ہم سوال کرتی ہین کہ کیا یہہ بات چین کی سوداگرون اور مزدورون اور دستکارون کی حق مین بہتر ہی اور کیا اسسی انکو فایدہ ہوگا —

(۱۴) روئی کی کپڑی کی کم قیمت ہوجانی سی ململ کی کارخانہ پر کیا اثر ہوگا

(١٥) بتلاؤ کہ کیونکر اُنہیں قاعدوں سی جنسی پیدایش زیادہ ہوتی ہی ابتذال بہی زیادہ ہوسکتی ہیں —

(١٦) بتلاؤ کہ اب تک نیکوئی اور تدبیر جو ملک کے حق میں بہتر ہو علاوہ اسکی کہ سبکو ایک نظر سی دیکہنا اور سب پر برابر لطف اور شفقت کرنی چاہیی دریافت ہوئی ہی یا نہیں —

(١٧) فرض کرو کہ ہم تدبیر مذکورہ سوال بالا سی انحراف کریں تو بتلاؤ کہ اُسْی کیا نتیجہ نکلیگا —

باب سوم

بیچ بیان ابتدال کی جو بوساطت بعضے دہاتون کے عمل مین آتا ہی

فصل اول — بیچ بیان ضرورت ایک ایسی شی کی جسکی وساطت واسطی ابتدال کے درکار ہوتی ہی

ہم نی اب تک بیان ابتدال کا عام طور پر کیا ہی اور ثابت کیا ہی کہ جتنی واسطے آرام اور آسایش لوگون کی پیدایش ضروری ہوتی ہی ابتدال کی بہی ضرورت ہی اور تاکہ خلق خدا کو آرام پونہچی لازم ہی کہ بار بار بہت ابتدال ہوتی رہین — ہم نی یہہ بہی بیان کیا ہی کہ جب اور قسم کی محنت کو بانٹ کر کرنی سی بہت فایدہ حاصل ہوتا ہی ویسا ہی اگر ابتدال کا کار بہی بتقسیم محنت سی کیا جاوے تو اسمین بہی بہت فایدہ ہوگا اور کہ اب کرنی ہی محنت مین قابلیت قدر دینی کی بہت زیادہ ہوجاتی ہی — لیکن یہی نہین کرنا چاہیئی کہ ابتدال کو تقسیم محنت سی انجام دوین بلکہ کسی آلہ کا بہی استعمال کرین باستعانت جسکی محنت مین قابلیت قدر دینی کی اور بہی زیادہ ہوجاوے اور یہہ آلہ قیمتی دہات یا جاکہ آجکال مین اسکو سکہ کہتی ہین ہی — اب ہم تصریح ضرورت ایسی آلہ کی بیان کرینگی — پہلی فرض کرو کہ سکہ کا ایجاد نہ تہا اور کہ تمام ابتدال جنس سی جنس ہوتی تہی یعنی ایک جنس کا مبادلہ دوسری سی ہوجاتا تہا — اول استحال مین سیدا اگر سیوا الا مجبور ہوکر بنفس خود تلاش تبدیہ اری کی کرتا — اگر ایک کسان کو اپنا اناج اور میوہ واسطی تلاش خریدار کی تمام گاوین لیے پہرنا پڑے تو ظاہر ہی کہ اسکا بہت وقت اسکی پیدا واری کی بیچنی مین صرف ہو جاوے —

دوم اسکو فقط یہی اندازہ

نہین کہ اُسکا گیہون اور تِل اور چاول وغیرہ فروخت ہو جاوین بلکہ وہ چاہتا
ہی کہ انکی عوض مین اُسی ایسی اشیا ہات آوین جنکی اُسی احتیاج ہی تو
اسحال مین ضرور ہوا کہ اُسی فقط ایسی خریدار کو ہی تلاش کرنا نہین ہی
جو اُسکی پیداواریون کو خرید لی بلکہ کوئی ایسا خریدار جو انکو خرید لیوی
اور اسکو انکی عوض مین ایسی چیزین دی سکے جنکی اُسی احتیاج ہی — ایسا
تلاش مین اسکا اور بہت وقت صرف ہوگا اور قیمت اشیا کی اُسی اندازہ
سی زیادہ ہو جاوےگی اور منافع کسان کا کم — سیوم اُسی فقط یہی
آرزو نہین کہ اسکی مال کا معاوضہ ہو جاوی بلکہ وہ چاہتا ہی کہ اُسکا مال
اُتنی اُتنی حصون مین بدلا جاوے جتنی اور جسقدر کہ چیزین اُسی عوض مین
لینی ہین — یہہ ایک اور مشکل اسکام کی انجام پانی مین ہی کیونکہ یہہ تو آسان
امر ہی کہ ایک ساری جنس کو کسی ایک خاص جنس سی بدلہ کر لیوین لیکن یہہ بہت
مشکل ہی کہ ایک جنس کی کئی حصی کرکی بدلہ کرین اور یہہ وجہہ بھی اُسی اندازہ
سی کئی جاوین کہ وہ مساوی ہون مول مین اُن چیزون کی جنکو انکی عوض دینا
لینا منظور ہو — یہہ ایک بڑی وقت کا کام ہی اور اسکی کاروبار معاوضہ
اور بھی مشکل ہو جاویگا اور قیمت چیزون کی اور بڑھا کرتی —
چہارم اس صورت مین اور بھی مشکل ہی جب ایک آدمی کی پاس کوئی پیداوار نہی
تو معاوضہ کی واسطی نہو مگر وہ کہی کہ مجھسی محنت کروالو — یہہ بیچارہ اس
امر کی واسطی ضرور ہی نہین کر سکیگا جو اسکو بڑا حصہ اس پیداوار کا
جو وہ تیار کر رہا ہی بطور اجرت دیوی — لیکن ضرور ہی کہ وہ اُسی آدمی کے
لئی محنت کری جو وہ چیزین پیدا کرتا ہو جو اسکو واسطی بسر اوقات کی درکار ہو

— جب اسکو جوتیون کی ضرورت ہووے تو ضرور ہی کہ وہ جوتی والے کی لئی محنت کری اور جب روٹیون کی طلب ہو تو نان بائی کیلئے واسطے محنت کرے اور علی ہذا القیاس مگر جب اسی مکان کی تلاش ہو تو مین حیران ہون کہ وہ بیچارہ کیا کرے

نتیجہ اس بیان سے صاف ظاہر ہی کہ ایسی صورت مین تقسیم محنت نہین ہوسکتی اور لازم ہوا کہ اسحال مین ہر آدمی ہر کار کو اپنی ہی ہاتھون سے انجام دیوی — اس صورت مین اصل یعنی سرمایہ نہین بڑہی گا اور ضرور ہی کہ لوگ وحشی رہین — جہان کہین رواج سکہ یا کسی ایسی شئی کا جسکے وساطت واسطے ابتدال کے درکار ہوتی ہی نہین ہی وہان بعینہ یہی حال ہوتا ہی یعنی لوگ وحشی رہتی ہین

دوسرے اب دریافت کرنا چاہئی کہ جو رواج پائی سکہ یا کسی ایسی شئی کے جسکی وساطت واسطے ابتدال کے درکار ہوتی ہی یہہ تمام مشکلین کیونکر جاتی رہتی ہین — فرض کرو کہ آدمی بجای یہہ ارادہ کرینگی کہ جنس کو جنس سے بدل لیوین کوئی ایسی شئی دریافت کرین جسی ہر کوئی لینا چاہی اور جو سب جگہہ مروج ہوسکے اور جسی ہر آدمی جب وہ اسکی قبضہ مین ہو ہر کسی شئی سے جسکی وسی احتیاج ہو بدل لیوے — بالفعل دریافت کرنا اس امر کا کہ اس شئی مین کیا اوصاف چاہئین بہت ضرورت نہین رکہتا الا یہہ کہ وہ ایسی ہو کہ وسی ہر شخص اور ہر ملک لینا چاہی — اسکا کچھہ مضایقہ نہین کہ آیا وہ نمک ہو یا لوہا یا سونا یا چاندی یا تانبا — اگر اسی سب جگہہ سب آدمی لیلیوین تو اسی بڑا کام نکلتا ہی — اگر کوئی شئی ایسی ہو تو کسان اپنی پیداوار کو ادن تو اسی بدل لیگا اور چونکہ اسکو سب لینا چاہتے ہین تو پہر بلا تکلف جسکے پاس چاہی جاکر اسی ان چیزون سے جسکی اسی احتیاج ہی

ضرورت کسی شئی کی واسطے وساطت ابتدال کے

ہی بدلہ کرلیوینگا اگر وہ شئی بآسانی تقسیم ہوسکے تو وہ اسکا حصہ کرکر بآسانی جسقدر کوئی شئی لینی چاہے لیلیوے —

ہونا کسی ایسی شئی کا فرد ور کی حق مین کہ اُن کے قیمت سے بہت زیادہ موجب فایدہ کا ہی اس صورت مین وہ جس کسی آدمی کے لئے چاہی محنت کرے اب اسکی کچھہ ضرورت نہین کہ جسکے لئے وہ محنت کرتا ہی وہ آدمی وہ شئی پیدا کرتا ہو جسکی اسکو احتیاج ہی — اگر اُسی وہ شئی محنتانہ مین جسکی لینی کی سب کو خواہش ہی تو وہ باستعانت اسکی جو چیز چاہے میسر کرسکتا ہی —

ہمکو دریافت ہوتا ہی کہ جب کبھی کوئی اس قسم کی شئی بہت رواج پا جاوی تو ہم جسقدر چاہین تقسیم محنت سی کام کرسکتے ہین — ایسی حال مین اسسے کچھہ فرق نہین آتا ایا مزدور سکو ٹی بناوے یا نعل یا چاقو بشرطیکہ اسکا محنتانہ ایسی شئی مروج مین جسکو سب لیلیوین ادا کیا جاوے وہ اسکے وسیلہ سی اپنی واسطے خوراک اور پوشاک اور مکان مہیا کرسکتا ہی — وہ اسکو جمع کرکر اپنی لئی مکان خرید سکتا ہی اور ہر قسم کی محنت کرنے سے یکسان آرام اور آسایش حاصل کرسکتا ہی —

فائدے کسی ایسی شئی کی وساطت کی واسطے آسان کردینے کاروبار ادلی بدلی کی ایسی بہت ہین اور کسی ایسی شئی کی مستعمل ہونی کی ایسی سخت ضرورت ہی کہ تمام قومون نی جو ذرا ہی علم اور آگاہی رکہتی تہین سب سی پہلی کسی نہ کسی شئے کو اسکام کی لئی استعمال کیا ہی — مذکور ہی کہ اُن قومون نی جو مویشی پالتی تہین اور انکی دادر گذشت پر قناعت کرتے تہین بہیڑ اور بکریون کو اسکام کی لئی استعمال کیا ہی مگر یہہ بہت ناقص وساطت تہین — تاریخ سی دریافت ہوتا ہی کہ زمانہ

پیشتین میں بیت المقدس کے اندر چاندی بطرز سکے کے مروج نہی — یونانیوں اور رومیوں کے ہان ابتدا میں پیتل اور تونا مروج تہے اور بعد ازان چاندی اور سونا اور جنکو اسی لئے قیمتی فلزات کہتے ہیں اور جو زمانہ حال میں اُن سب جگہہ جہان آدمی علم اور ہنر سے آگاہی رکہتے ہیں واسطے آسان کرنے کاروبار ادلی بدلی کے مروج ہیں —

سوالات

(۱) کس لحاظ میں سکہ دہنا ہی موجب فایدہ کا ہی جتنا کہ ہنی باکات نے بالکل بنائی کی کلین

(۲) اُس ضلع کا حال بیان کرو جہان دستکاری ہوتی ہی اور جہان رواج سکہ کا نہین ہی

(۳) اُس ضلع کا حال بیان کرو جہان دستکاری ہوتی ہی اور جہان رواج سکہ کا نہین ہے

(۴) فرض کرو کہ کسی بڑے شہر میں رواج سکہ کا موقوف کردیا گیا تو تم اُس تبدیلی کو بیان کرو جو وہان کے باشندون کے حالت میں ہوگی

(۵) بسبب موقوف ہو جانی رواج سکہ کی بیچارہ غریبون کی حالت پر کیا اثر ہوگا

فصل دوم درباب اُن اوصاف کی جنکا ہونا اُس شئی میں جو واسطے وساطت ابتدال کی مستعمل ہو ضرور ہی

نہایت ضرور خوبی اُس شئے کے جو واسطے وساطت ابتدال کے مستعمل ہو یہہ ہی کہ اُسے سب جگہہ سب آدمی اُسی کار کے لئے مستعمل ہونا چاہئیں — اگر ایسا حال ہو تو اُسکے مستعمل ہونی کی غرض بہ خوبی نکل سکے گی — ہر شخص اُسی بدلہ میں لیلیوے گا اور اُسی لئی وہ ایک دام وساطت ابتدال کی ہوجائیگی — یعنی اُسکی مدد سی ہر

اوصاف اوس شئی کے جو واسطے وساطت اِبتدال کے مستعمل ہو

ہر شخص بجای ایک انتدال کرنیکے بوسیلہ د ابتدال کے ادلے بدلے کرنیکی محنت کو
فقط زیادہ خوبی سی ہی نہین بلکہ تہوڑے وقت مین بہی انجام دیویگا — یہہ
ایک اور فائدہ ہی اگر وہ سب ملک جنہین آمد و رفت ہو ویسے ایک ہی چیز کو انکہی
کام کے انجام دینی کے واسطے پسند کرین — بعضی اوقات فلز قیمتی کی بہیجتے ہین
واسطے انتدال کی اسقدر آرام متصور ہوتا ہی جیسا کہ اور چیزون کی
بین — استعمال مین اگر ایکہی شئی ایک ہی کام کی واسطے مستعمل ہو تو اسکی کارد
بار ملکی ادلی بدلون کا بہت سہولت سی انجام پاویگا —
اگرچہ واسطے مروج کرنی کسی شئی کی ابتدال کی وساطت کے لئے یہہ ضروری
کہ اوسے سب آدمی اس کام کی لئی پسند کرین مگر یہہ بات ظاہر ہی کہ کسی خاصی
کو جب تک اسمین کچہہ خصوصیت ذاتی اس کام لئی مستعمل ہونی کی نہوگی تب
تک اوسی سب آدمی اوس کام کی لئی نہین پسند کرین گے — اسلئی اب ہمکو دریافت
کرنا چاہئی کہ وہ کونسی اوصاف ہین جنکی سبب سی کوئی شئی ضرور اسکام کی لئی
مستعمل ہونی کی لائق ہوسکتی ہی — اوّل چاہئی کہ اسکی پیدا کرنی کی لاگت
مین نہایت ہی کم کمی بیشی ہوا کرے اگر سونی اور چاندی کی پیدا کرنیکی لاگت مین
اوسی قدر کمی بیشی ہوا کرے جیسا کہ اناج کے مین تو وہ ہرگز بطریق سکہ کی مروّج
نہوتی — ہم ایک اچہی موسم مین ایک دن کی محنت سی تین دفعہ زیادہ اناج
کما سکتی ہین بہ نسبت کہ ایک موسم سال کی بین — دوم اس چیز کا بہت
بہاری مول ہونا چاہئی یعنی وہ قد مین تو چہوٹی ہو مگر اسکی بیش قیمت بنانی
مین محنت بہت صرف کی گئی ہو — واسطے بہم کرنی ایک تولہ سونی کی کئی دنون
کی محنت مطلوب ہی مگر اتنی ہی دنون کی محنت سی اتنا لوہا بہم ہوسکتا ہی جتنا کہ ایک

آدمی اوٹھایا جاوے — اسیلئے ایک چھوٹی مقدار سونے کے گویا کئی وزن کی محنت
ہی جو چھوٹی قد مین جمع ہی اسکے سبب سے بہت محنت جو مال کو ایک جگہہ سے دوسری
جگہہ نقل کرنے مین پڑتی ہی بچتی ہی — سوم وہ ایسی شئی ہو بدون لٹا
قیمت مین کمہی کی حصون مین تقسیم ہوسکے — جواہرات بہت بیش قیمت ہوتے
ہین مگر انکی ٹکڑی ہونی سی انکی قیمت بہت گھٹ جاتی ہی اور اگر انکی ایک
دفعہ ٹکڑی ہوجاوین تو وہ پہر ہرگز نہین جڑ سکتے — چہارم وہ
ایسی شئی ہو کہ اور چیزون سی باسانی تمیز ہوسکے — اسکا رنگ اور وزن
اور چمک ایسی ہونی چاہئین کہ ہر کوئی جو اسکی صورت سی کچہہ بہی واقف ہو
فی الفور مصنوعی کو غیر مصنوعی سے ممتاز کرسکے — پنجم وہ ایسی ہو کہ وہ
نہایت کم خراب ہووے اور بگڑ جاوے اگر وہ مثل نباتی یا حیوانی پیداوار کے
ہوگی تو وہ بگڑ سکے گی اور ظاہر ہی کہ اُسی کوئی نہین رکہنا چاہی گا کیونکہ اسکی
قیمت کم ہوجائیگی اور بیشک اُسی بہت کم آدمی بدلے مین لیوین گے —
ششم چونکہ ہم بعض اوقات چہوٹی ابتدال کرتی ہین اور بعضے اوقات بڑے
اسی لئے یہہ موجب آرام کا ہی کہ ہم دو قسم کی چیزون کا استعمال کرین ایک انمین
سی نسبت دوسرے کی زیادہ قیمتی ہو تاکہ جب کبہی استعمال کرنا ایک کا بسبب
بہاری ہونی کی موجب تکلیف کا ہو تو دوسرے کو کام مین لاوین اور نقل کرنی
لیے غیر ضروری محنت سے بچین — یہی بڑی صفتین ہین جنکا ہونا
اس شئی مین ضروری ہی جسکو ہم واسطے وساطت ابتدال کی مستعمل کرنا چاہین
اب ہم کہتے ہین کہ چاندی اور سونے مین یہہ سب اوصاف پائی جاتی ہین وہ ان
سب چیزون مین سے جنسی ہم آگاہ ہین بیش قیمت ہین — ان دونو چیزون کی

چیزون کے پیدا کرنے کی لاگت سب کو خوب معلوم ہی کہ ہمیشہ یکسان رہتی ہی و
نہایت چھوٹے حصون مین تقسیم ہوسکتی ہین اور کہ بعد تقسیم ہونیکے انکے
حصے بغیر نقصان کے پھر شامل ہوسکتے ہین انکا رنگ اور وزن ایسا ہی
کہ بوقت دیکھنے کے انکو اور اشیا سے بآسانی تمیز کرسکتے ہین وہ
ایسی نہین ہین کہ فرسودہ ہوکر بگڑ جاوین وہ ایسے ہین کہ زمانہ دراز
تک دہرے رہین اور ذرا بھی انکی قیمت مین فرق نہ آوے اور انکی
قیمتین ایسی متناسب ہین کہ ایک انمین سے بڑے ابتدال کے واسطے
مستعمل ہوسکتی ہی اور دوسرے چھوٹون کے لئی — اسلئی یہہ کچھ عجب
بات نہین ہی کہ یہہ چیزین پہلے زمانون مین جب علم اور ہنر رواج پانے
لگی اس کام لئے مستعمل ہوئین اور انکا رواج سب ملکون مین ہوا اور
انکی طلبگاری اس کام کے انجام دینی کے واسطے اس زمانہ تک زیادہ ہوتی
جاتی ہی — یہانسے ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ مانند کسی اور آلہ کی سونا اور
چاندی واسطے وساطت ابتدال کے اسلئے مستعمل ہوئی ہین کہ انسے یہہ کام
بخوبی انجام پاتا ہی — آدمی زمین کھودنے کے لئے ہل کو اسواسطے
کام مین لاتی ہین کہ اسکی نسبت اور آلہ کی یہہ کام اچھی طرح انجام پاتا ہی یعنی
زمین بسہولت کھودی جاتی ہی — وہ سکہ کو اس سبب سے واسطی سہل کرنے
ادلی بدلون کی استعمال کرتی ہین کہ اسکی وسیلہ سی ادلی بدلی بہت کم وقت اور
بہت تھوڑی محنت سی وقوع مین آسکتی ہین — آدمی ہل کو اپنی آپ بدون
حکم سرکار کے استعمال کرتی ہین اور چاندی اور سونی کو گذشتہ [illegible] کی
سرکار کی حکم جاری ہو واسطے وساطت [illegible] کام مین لاتی ہین [illegible] سرکار [illegible]

دیتی وہ بیل کو ضرور زمین کہودنے کے واسطے مستعمل کرتی اور علیٰ ہذا القیاس سونے اور چاندی کو بہی واسطے وساطت ابتدال کے — یہانسی واضح ہوتا ہی کہ اگر ہم رعایت اُن بری اصولی کے جو اس مطلب سے متعلق ہین کرین تو استعمال مین آنا سونی چاندی کا مزاحمت اور مداخلت سرکار کی نسبی انتہا ہی باہر ہی جتنا کہ اور آلات کا — آدمی انہین فقط اسیلئی استعمال مین لاتی ہین کہ اسمین انکا فایدہ منظور ہی اور یہ کسی اور باعث سے

سوالات

(۱) اسکی وجہ بیان کرو کہ وہ شئی جسکو سب آدمی واسطی وساطت ابتدال کی پسند کرین بخوبی سکہ کا کام کر سکے گی —

(۲) کوئی شئی نباتات مین سے کس لئی سکہ کا کام نہین کر سکتی —

(۳) فرض کرو کہ سونا اور چاندی کی پیدا کرنی کی لاگت مین بہت کمی بیشی ہو سکتی ہی تو اسکی سبب سے کیا وہ سکہ کا کام نہین کر سکین گے

(۴) تاریخ مین لکہا ہوا ہی کہ لائی کرگس نے یہہ حکم جاری کیا کہ سپارٹا مین لوہی کا سکہ جاری ہو اب ہم پوچھتے ہین کہ آیا یہہ دانائی کی بات تہی یا بیوقوفی کی — ایک ایام مین رومیون نے پیتل کو سکہ کی عوض مین کام مین لایا اب ہم سوال کرتے ہین کہ اس زمانہ مین ہم ایسا کام کیون نہین کر سکتے

(۵) موتی اور ہیرے سکہ کی عوض مین کیون مستعمل نہین ہو سکتی —

(۶) فرض کرو کہ چاندی اور رانگ ایک ہی رنگ اور ایک ہی وزن کی تہی تو کیا اسباب سی چاندی سکہ کی کام مین نہین آسکتی ہی اور کیون —

Sparta. سپارٹا Lycurgus. لائی کرگس

سوالات

(۷) فرض کرو کہ چاندی اور سونے میں مثل لوہے کے زنگ لگ سکتا تو کیا اس صورت میں بھی وہ اسقدر سکہ بننے کی لائق ہوسکتی جتنا کہ حال میں — اور اگر نہیں ہوسکتی تو کیوں اپنے جواب کو مثال دیگر خوب بیان کرو —

(۸) اگر چاندی اور سونا نہیں پائی جاتی تو اسکی علوم اور فنون کی ترقی پر کیا اثر ہوتا

(۹) فرض کرو کہ اگر سرکار کوئی قانون دربابسکہ کی نہیں جاری کرتی تو چاندی اور سونے سکہ منتقل ہونے پر کیا اثر ہوتا —

(۱۰) آدمی بیل کو خاص واسطے اپنی فایدہ کے اور آرام کے منتقل کرتے ہیں اور وہ سکہ کو بھی اسیطرح استعمال میں لاتے ہیں مگر ہم تمسے سوال کرتے ہیں کہ ان دونوں صورتوں میں کچھ بھی فرق ہے —

(۱۱) اگر ہم مویشی اور بکریوں کو ایک وساطت واسطے انتقال کی مقرر کرتے تو اسسے ہمکو کیا تکلیف ہوتے —

(۱۲) سرت ابراہیم نے واسطے ایک مدفن پر متصرف ہونے کی چاندی دی تھی جسکا اسوقت میں سوداگروں میں رواج تھا ہم تمسے پوچھتے ہیں کہ یہہ رواج کونسی سرکار نے مقرر کیا تھا —

(۱۳) فرض کرو کہ کوئی نئی شئی ایسی دریافت ہوجاوے جسسے کاروبار انتقال زیادہ خوبی سے بہ نسبت سونے اور چاندی کے انجام پاسکے تو کیا غالب ہے کہ وہ شئے رواج پاجاوگی —

(۱۴) کیا اسکی مروج کرنے کے واسطے سرکار کو مداخلت کرنی پڑی گی —

فصل سوم بیچ بیان چند بڑی بڑی امور کے جو استعمال سکہ سے متعلق ہین

اوّل قیمت ابتدائی زر رائج کی اُس شئی کے قیمت ابتدائی کی برابر ہوتی ہی جو اُسسے بدلی جاتی ہی اُسسے ہماری یہہ مراد ہی کہ بوقت بدلہ کرنے کے گیہون اور چاول اور لوہی وغیرہ کو زر رائج سی ہم بعینہ وہی کام کرتی ہین جیسا کہ اور ادلی بدلون کی صورت مین ہم اُس صورت مین بہی اُسسے اصل یعنی محنت کو محنت سی بدلنی پر عمل کرتے ہین — اگر ہم دہلی مین دو تولہ چاندی کو ایک پلہ میدہ سے بدل لیوین تو دنی ہی محنت چاندی کو بہم کرنے اور دہلی تک لانی مین کرنی پڑتی ہی جیسا کہ میدہ کو تیار کرنی اور یہان تک لانی مین ہوتی ہی ایک تولہ سونی کی پیدا کرنیمین قریب سولہ دفعہ زیادہ محنت صرف ہوتی ہی بہ نسبت کہ ایک تولہ چاندی کے پیدا کرنے مین اور اسیلئی سونا قریب سولوین حصہ چاندی کی میدہ کی عوض مین ملتا ہی — لوہا چاندی کے نسبت سی بہت کم لاگت کو پیدا ہوتا ہی اور اگر لوہی کا رواج ہوتا تو اسیقدر زیادہ لوہا بدلے مین ملتا جتنا کہ اسکی پیدا کرنیمین زیادہ سہولت ہی — جب کبہی کوئی آدمی اپنی پیداوار کا معاوضہ چاندی یا سونی سی کرتا ہی اُسے خوب معلوم ہوتا ہی کہ وہ ایسی شئی لیتا ہی جسکی قیمت اصلی اسیقدر ہی جتنی اُس شئی کی تہی جو اُسنی دیدالی ہی اور چونکہ کوئی شخص اُس شئی کو اسکی نسبت سی سستی نہین دی سکیگا اسیلئی وہ اسکی عوض مین اُسی قدر مال بہم کرسکتا ہی جتنا کہ اُسسی پہلے اسکے حاصل کرنیکو دیا تہا — دوم چونکہ بدلہ کرنیکے وقت قیمت زر رائج کی برابر قیمت اُس جنس کی ہوتی تہی جو اسکے ساتہ بدلی جاتی تہی تو جیسا — [illegible] تہا کہ ایک مشہور [illegible]

ہوتین اسیقدر زر رایج ہی ہوتا مگر ہم پاتی ہین کہ سب لوگون کی کل مال مین سے
سکہ یا زر رایج ایک چھوٹا حصہ ہوتا ہی اسسے دریافت ہوتا ہی کہ شاید تھوڑے
سکہ سی بہت ادلی بدلی ہوسکتی ہونگی — پہہ امر واقعی ہی کہ تھوڑے سی سکہ سی
بہت ادلی بدلی ہوسکتے ہین اور دلیلین اسکی یہہ ہین —

پہلے چونکہ ساری جنسون کا ادلا بدلا ایک ہی وقت مین نہین ہوتا ہی تو ایسا
ایک خاص مقدار سکہ کے سے اولٹ پلٹ کی بہت بیشمار انتقال ہوسکتے ہین
دوسرے اکثر ادلی بدلی اور خصوصًا بڑی بڑی جنسون مین ہوتے ہین اور
اسلیئی اتنے سکہ کی ضرورت ہوتی ہی جو برابر فرق ان جنسون کی قیمتون
کی ہو توضیح اسکی یون ہی فرض کرو عمر اور زید دو سوداگر ہین اب اگر عمر
زید سے سو روپیہ کا کپڑا لیوی اور زید عمر سی نوی روپیہ کا اناج تو ظاہر
ہی کہ اس صورت مین کل دس روپیہ کی ضرورت ہی کیونکہ زید کو کل صرف
سکہ مین دس روپیہ عمر کو دینے ہین — مثال دوسری فرض کرو دو بیوپاری
ہین ایک انمین سی شراب بیچتا ہی اور دوسرا کپڑا شراب والا کپڑی والے
سی کپڑا لیتا جاتا ہی اور کپڑی والا شراب والی سی شراب جب سال تمام
یا ششماہی ہین وہ اپنا حساب کتاب کرتے ہین اور اگر ان دونونکا مال
برابر ہوتا ہی تو انہین کچھہ نہین دینا پڑتا اور اگر ایک کا مال دوسری کے
مال کی نسبت سی زیادہ ہوتا ہی تو وہ شخص جسنے کم مال دیا ہی اور بہت لیا ہی
دوسری کو اس قدر سکہ یا مال دیتا ہی جو برابر اس زر کی ہو جو اسکی بدہی
حسابسے نکلا ہو —

سیوم اگر بیان بالا درست ہو تو یہہ بھی ظاہر
ہی کہ ایک بستی مین جہان کوئی خاص تعداد ادلی بدلیون کی ہوتی چاہئی وہان

کار سکہ

[illegible] اندازہ کسی چیز کی قدر کا سکہ کی صورت مین ہونا ضروری ہی تاکہ ادلی
[illegible] قید کسی چیز کی قدر کی اصلی لگائی ہی کہ درصورت ادلا بدلا کیا
[illegible] مین اشتدال قدر ایک شئی کا دوسری شئی کی قدر سے کیا جاتا ہی
[illegible] اشتدال تعدادی دس ہزار روپیہ کا ہر روز کئی جاوین اور قدر
[illegible] ایک ہزار من کہانڈ کی واسطے عمل مین آئی اشتدالون
[illegible] اگر یہ اندازہ قدر کا روپیہ کی صورت مین اسباب کے
[illegible] تو سے زیادہ روپیہ کی ضرورت نہین ہووی گی
[illegible] اور زیادہ استعمال کرین تو وہ محض بیکار رہیگا
[illegible] روپیہ کی پیدا کرنے کی گہٹ جاوے تو نسبت سابق کے زیادہ
[illegible] مین ہوگا مگر اس ساری کی قدر کچہہ پہلی کی نسبت سے زیادہ نہین
[illegible] اس صورت مین یہہ ممکن ہی کہ دو روپیہ کی وقتی ہی قدر ہو جتنی پہلی
[illegible] تہی اور اب دو روپیہ وہ ادلی بدلی انجام یا دینگے جو پہلے
[illegible] ہوتے تہے اگر اور سب جگہہ لاگت پیدا کرنے قیمتی دہاتون کے
[illegible] رہی اور کسی باعث سی یہان انکی بہت مقدار بہ نسبت کے
[illegible] احتیاج کی آجاوے اور تعداد ادلی بدلون کی پہلی ہی [illegible]
[illegible] یہان روپیہ مقدار احتیاج سی زیادہ ہو جائیگا اور وہ [illegible]
[illegible] روپیہ ہوگا بوقت خریدی اجناس کی ایک دوسرے کی ضد مین زیادہ
روپیہ دینگے اور قیمت اجناس کی زیادہ ہو جاویگی اور [illegible]
معاوضہ کے لئے پیش کی جاوینگی اور چونکہ روپیہ بہت افراط سی ہوگا اور
وہ نسبت اور اشیا کے سستا ہوگا تو خریدار اسکو بدلے مین دینگی اور [illegible]

اور بائع بھی اپنے جنسون کو بجائی کسی اور چیز سے بدلہ کرینگے اُسی سے معاوضہ
کرینگے یہہ حال تب تک رہیگا کہ سارا فضول روپیہ صرف ہو جاوے اور
سکہ فقط اتنا رہجاوے جتنا کہ واسطے سرانجام دینی ابتدال ضروری کے کافی ہو
برعکس اسکی اگر اجناس زیادہ پیدا ہونی لگین اور تعداد
ادلی بدلون کی بھی اُسی اندازہ سے زیادہ ہو جاوے تو وہ سکہ جو پہلے
واسطے سرانجام دینے کار ابتدال کے مستعمل تہا کافی نہین ہوگا اور اسلیے اُسکی
قیمت گران ہو جاوی گی یعنی قیمت اجناس کی سستی اگر قیمت اجناس کی ارزان
ہووے اگر غیر ملک کے آدمی اتنے روپیہ کے عوض مین یہانسے بہت مال
بہم کرسکین تو وہ بجائے اور چیز کے روپیہ لاوینگے اور اُسے یہان
کی چیزون سے بدل لینگے اسحال مین پہر قیمت چیزون کی گران ہونے
لگے گی یعنی اُس قدر روپیہ جتنے احتیاج ہی غیر ملکون سی آجاویگا اور [illegible]
پوری ہو جاوے گی اسطرح ہمکو معلوم ہوا کہ جس جگہہ روپیہ زیادہ
ہو یعنی وہ اُس مقدار سے جو واسطی انجام دہی کار ابتدال کے مطلوب ہو زیادہ
ہو تو وہ اور ملکون مین چلا جاوے گا اور بجائی اُسکی اور چیزین آجاوینگی
اور یہہ حال تب تک رہیگا کہ روپیہ مقدار احتیاج [illegible]
خلاف اسکی اگر وہ مقدار احتیاج سے کم ہووے [illegible]
اشیا کے مول کی گران ہو تو وہ اور ملکون سے کہنچکے یہان آجاویگا [illegible]
جب تک کہ مقدار احتیاج کی برابر ہو جاوے ۔ اسطرح [illegible]
سے روپیہ کی قیمت مین اختلاف واقع ہوتا ہی یعنی اُسکی [illegible]
قیمت سے سستی یا مہنگی ہو جاتی ہی تو وہ ہمیشہ ایک [illegible]

نقل کیا جاتا ہی اور اسکی قیمت اپنی آپ اور جنسون کی مول سے نسبت برابری
کی حاصل کرتی ہی
چہارم ہمکو دریافت ہوتا ہی کہ سالانہ
پیداواری زمین کی رسمی حالتون مین بالضرور بہت جلد زیادہ ہوتی جاوے
اور اگر وسایل نقل کرنے اسباب کے اضلاع اندرونی کسی ملک مین
اور غیر ملکون مین بہی روز بروز جبکہ علم اور ہنر زیادہ ہوتے جاوین بڑہ
جاوین تو ظاہر ہی کہ تعداد ادلے بدلون کی بہی ہر برس زیادہ ہوتی جاوینگی
— اگر مقدار سکے کی اتنی ہی رہے جو دس برس پیشتر تہی تو جبکہ تعداد
ادلی بدلون کی زیادہ ہو جاوینگی ضرور ہی کہ ہر ابتدال تہوڑے مقدار سکہ
سے انجام پاوے یعنی قیمت سکہ کی گران ہو جاوے اسکی یہہ معنی
ہین کہ قیمت اور اشیا کی سستی ہووے گی یعنی سال بسال قیمتین اجناس
کی سستی ہونے لگین گی — برعکس اسکی اگر تعداد ادلی بدلون کی بہی
زیادہ ہو جاوے اور فلزات قیمتی ایسکہ زیادہ اس اندازہ سے جو واسطے انجام
دہی کار اس ابتدال کی مطلوب ہو بیچ مین آجاوے تو ضرور ہی کہ قیمت
سکہ کی آہستہ آہستہ کم ہونے لگے یعنی قیمت اور چیزون کی بڑہ جاوے
قصہ کوتاہ جب کبہی پیدایش اشیا کی اور اسکی سبب سے تعداد ابتدال
کی بہت جلد بہ نسبت پیدایش فلزات کے بڑہتی ہی تو سکہ ضرور گران
ہو جاتا ہی یعنی قیمت اور جنسون کی سستی ہو جاتی ہی خلاف اسکی جب
کبہی فلزات قیمتی نسبت اور چیزون کا آمدنی کے بہت جلد اور افراط
سے پیدا ہونے لگتے ہین تو قیمت سکہ کی گہٹ جاتی ہی یعنی قیمت
اور چیزون کی گران ہو جاتی ہی — جب امریکای جنوبی مین کانین دریافت

دریافت ہوئیں تو اُس اثنا میں فلزات قیمتی بہت جلد اور افراط سے پیدا
ہوتے تھے مگر اور چیزیں جنسے انکا معاوضہ ہوتا اُسی قدر جلدی اور
افراط سے نہیں پیدا ہوتی تھیں نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ قیمت سکہ کی
گھٹ گئی یعنی جنسوں کے عوض میں نسبت پیشتر کی زیادہ روپیہ ملنے
لگا اور یہ جب تک رہا کہ ملک مذکور میں بسبب مشکل سے کھودا
جانے کانوں کی پیدایش فلزات قیمتی میں قصور واقع ہوا یہانسے
ہمکو دریافت ہوتا ہی کہ فلزات قیمتی یا سکہ کی قیمت میں بسبب رسد
اور خرچ کے اُسی قدر فرق واقع ہوتا ہی جیسا کہ اور پیداواروں کے
صورت میں یعنی اگر سکہ مقدار احتیاج سے زیادہ پیدا ہو جاوے
تو اسکی قیمت سستی ہو جاویگی اور اگر کم تو اسکی قیمت بڑھ جاویگی
اور سبب اسبات کا کہ کیوں متوسط قیمت فلزات قیمتی کی مدت سے قریب
ایک ہی سی چلی آتی ہی یہ ہی کہ لاگت انکی پیدا کرنے کی بہ نسبت
لاگت پیدا کرنے اور چیزوں کے مدت سے ایک ہی سی رہی ہی اور
ہمکو یہ بات بھی دریافت ہوتی ہی کہ اختلاف رسد اور خرچ فلزات
قیمتی کا بھی اپنی آپ مثل اور چیزوں کی درست ہو جاتا ہی—

سوالات

(۱) اسکا کیا سبب ہی کہ واسطے ایک گز بانات کے تین یا چار روپیہ دینے
پڑتے ہیں اور واسطے تین چار گز زودی کے کپڑے کی فقط ایک ہی روپیہ
(۲) اسکا کیا باعث ہی کہ حال میں بہت تھوڑا روپیہ ایک گز کپڑے کے
واسطے دینا پڑتا ہی بہ نسبت دس برس پیشتر دینا پڑتا تھا—

(۳) فرض کرو کہ ایسی کانیں دریافت ہوئیں جنمیں سے سونا اُتنی ہی مول کو
دستیاب ہو سکتا ہی جتنے کو چاندی تم بتلاؤ کہ اسکی سونے کی قیمت پر
کیا اثر ہوگا —

(۴) بموجب سوال بالا کے بتلاؤ کہ کتنا سونا ایک پلہ میدہ کے لئے دینا
چاہیئے اگر بھاؤ میدہ کا فی پلہ تین تولے چاندی ہووے —

(۵) فرض کرو کہ آج کل کھاند فی من بیس روپیہ بکتی ہی اب اگر کوئی اچھی ترکیب
کان کھودنے کی معلوم ہو جاوی اور اسکی سبب سے پانچ برس کے بعد تمام جہان
میں دو چند مقدار چاندی کے نسبت اس زمانہ کی ہو جاوے تو پانچ برس کے
بعد فی من کھاند کتنی چاندی کو بکے گی —

(۶) فرض کرو کہ تعداد ادلے بدلوں کی ایک وقت سے کچھ زیادہ ہو تو
قیمت چاندی میں کیا فرق آوے گا —

(۷) فرض کرو کہ کسی باعث سے سکہ بافلزات قیمتی اور پیداواروں کی نسبت
سے بہت زیادہ ہو گئی تو اسکے قیمت سکہ اور اور اشیا کے مول پر کیا اثر ہوگا

(۸) فرض کرو کہ کسی باعث سے سکہ مقدار احتیاج سے کم ہو گیا تم بتلاؤ کہ
اسکے اسکی اور چیزوں کی قیمت پر کیا اثر ہوگا —

(۹) کیا سکہ کے سستے ہونے میں کچھ نفع ہی اور اگر کچھ ہی تو اُسے بیان کرو

(۱۰) اگر سکہ گران ہو مگر وہ اتنا ہو کہ اُسے انصرام کار ابتدال کا ہو جاوے
تو کیا اسمیں کچھ نقصان ہی —

(۱۱) فرض کرو کہ ایک خاص مقام میں نسبت گرد نواح کے ملکوں کی قیمت اشیائے
کی سکہ کی صورت میں بہت گران ہی یعنی وہاں سکہ کم قدر ہی تو بیان کرو

دخل سرکار کا سکہ بنانی مین

کرو کہ یہہ اختلاف کیونکر دور ہو دیگا اور یہہ بہاؤ سب ملکون مین کیونکر طرف برابری کے میل کرے گا ـــ

(۱۲) فرض کرو کہ ایک خاص مقام مین نسبت گرد کی ملکون کے قیمت اجناس کی سکہ کی صورت مین سستی ہی یعنی تہوڑے سے سکہ سے بہت مال دستیاب ہوتا ہی تو بیان کرو کہ کسطرح سے ان سب مقامون مین بہاؤ برابر ہوجاوے گا

فصل چہارم بیچ بیان اسباب کے کہ کیون اور کسقدر سرکار کو سکہ کے بنانے اور رواج دینی مین دخل دینا چاہئے

اگر اصول مذکورہ بالا درست ہون تو اُن کے بموجب ہر آدمی کیون اپنی آپ سکہ نہ بنا دی اور کیون سکہ کو فقط سرکار ہی بناوے اور نقوش سرکاری اُسپر ثبت کرے اور اگر کوئی غیر آدمی سکہ پر نقش بناوے تو وہ کیون مجرم قرار دیا جاوے ـــ اس فصل مین ان سب سوالون کی جواب بیان ہون گے ـــ واضح ہو کہ اگر ہر آدمی بدرجہ کمال دیانت دار ہوتا اور طریقہ سونا اور چاندی نکالنی اور صاف کرنے سے بخوبی واقفیت رکہتا اور سب روپیہ وغیرہ کو قد اور وزن مین یکسان اور سادی بناتا تو وہ بہی اُسیقدر لایق سکہ بنانی کی ہوتا جیسا کہ سرکار مگر چونکہ ہر آدمی بدرجہ کمال دیانت دار نہین تو اسحال مین اگر سب کو اجازت سکہ بنانی کی دیجاوے تو ضرور ہی کہ ہر روپیہ کو جو ہمارے ہات لگی آدمی ہم اُسے تول اور پرکہہ لین اور اسلیئے ہمکو بہت کامل کیمیاگر ہوجانا چاہئی یعنی ہمکو ایسا

ہونا چاہیے کہ زر کو ہات مین لیتے ہی بتلا دین کہ اسکا اتنا وزن ہی اور اتنی کا
مال ہی یہہ ایک بڑی وقت کا کام ہی اور اس طرح بیشک بہت آدمی دغا
اور فریب کہا جاوینگے — اگر ہر آدمی کو اجازت سکہ بنانے کی ملجاوے
تو ضرور ہی کہ ایک افسر اسکو دیکہی اور اسپر نقش کروا دے تاکہ
معلوم ہو جاوے کہ وہ مال مین کہرا ہی اور اسکا وزن بہی صحیح اور مناسب
ہی اور چونکہ اسطرح سکے تیار کروانے مین ایک بڑا دردسر ہی
تو اسلیے سرکار منصرم ٹکسال مقرر کرتی ہی جو بموجب قوانین مروجہ
کے تمام فلزات قیمتی کو جو انکے پاس لائی جاتی ہین صاف کروا دیتے
ہین اور انکی بہت صحت اور درستی سے ٹکڑے کروا کے سکہ شاہی
سے منقش کروا دیتے ہین اور یہہ اسواسطے ہوتا ہی کہ عوام کو خوب
معلوم ہی کہ یہہ سکہ مال مین کہرا اور وزن مین پورا ہی مثلاً سب
جانتے ہین کہ چہرہ شاہی روپیہ مین کسقدر زیادہ گیارہ ماشے چاندی
ہوتی اور کسر کی کم۔ ایک ماشہ تانبا تو اب جب کبہی ہمارے پاس
چہرہ شاہی روپیہ ہووینگا تو ہم بدون اٹہانی تکلیف جانچنے اور
پرکہنے کے جان لینگے کہ ہمارے پاس گیارہ ماشہ چاندی ہی۔
اگر ہم آپ سکہ کو پرکہین تو ہمین ہرگز اسقدر خوب دستگاہ نہوگی
جو منصرم ٹکسال کو ہوتی ہی — اسواسطے خوبی سکہ مین آسانی
بیان بالا کے یہان ایک مثال لکہی جاتی ہی فرض کرو کہ ایک سوداگر
نے کچہہ اسباب افریقہ[*] کو بہیجا اور اسکو وہانکے خاک سے بدل ڈالا یا کچہہ

---

[*] افریقہ Africa

یا اُس نے کچھ اسباب امریکای جنوبی کو بھیجا اور اُسی لوہے کی سلاخ سے بدل ڈالا
یہہ سوداگر اگر چاہے تو اپنی سونے یا چاندی کو بدون بدلنے کے سکہ کی صورت
مین اُس آدمی کی کھنجتا و ضنہ کر ڈالے جو اُسے لینا چاہے مگر ایسی صورت مین
مشتری کو اُسے تولنا اور پرکھنا پڑیگا لیکن اگر مالک سچاہے یون فروخت اپنے
کے سکہ کی صورت مین بدلنا چاہے تو وہ منصرم ٹکسال کی پاس اُسے
لیجاوے اور وہ اُسے بموجب قوانین مجاریہ کے صاف کرواکر اور ٹکڑے
ٹکڑے کر کے چھاپہ سرکاری سے منقش کر کے اُسکے حوالہ کر دیگا اب
مالک اپنی مال کو بیچنے کے سکہ کے مستعمل کر سکتا ہے یعنی ہر آدمی اُسے لے دہرک بدون
تولنے اور پرکھنے کی لیلویگا یہہ بات ہمنے قبول کی کہ سرکار نے
اختیار سکہ کی بنائی کا اپنے قبضہ مین لیلیا مگر ہمکو اب یہہ دریافت کرنا چاہیے
کہ اُسے کن اصول پر عمل کرنا چاہئیے تاکہ یہہ کام بخوبی انجام پاوے —
اوّل منصرم اسکام کو لازم ہے کہ وہ ہر طرح کی خبرداری کرے کہ سکہ ایکطرح کے
کھرے مال کا بنایا جاوے ورنہ ہمارے پاس کوئی [illegible] اور قریب [illegible]
محفوظ [illegible] کا نہ رہیگا اور ہر وقت سکہ کی [illegible] پڑیگا
دوم ایک قسم کا سکہ یعنی روپیہ اور اٹھنی اور چونی وغیرہ الگ
الگ سب ایک ہی وزن کی ہون ایسا نہو کہ کچھ روپیہ تو بارہ ماشہ کے
ہون اور کچھ گیارہ کی اور کچھ تیرہ کی سب ایک وزن کی ہونی چاہئین [illegible]
نقصان مذکورہ بالا عائد ہونگی —
سوم سکہ ایسے [illegible] کا بنایا جاوے کہ اُسکے ادل بدل کرنے مین بہت

America امریکا

سہولت ہو جاوے اور اسکو بسہولت تمام شمار بھی کر سکین —

چہارم وہ ایسے قد اور صورت کی ہونی چاہین کہ انکو تاسانی گن بھی لین اور غیر ملکون مین بسہولت تمام نقل بھی کر سکین —

پنجم اُن پر ایسے نقش بنانی چاہین کہ انکو جعلی بنانا بہت مشکل پڑے اور اُن پر ایسے نقش کاری کرنی چاہئی کہ کہین سے سوراخ کر کی انہین کہوٹ ملایا جاوی اور اگر کوئی ایسا کار بد کری بھی تو بہت صاف معلوم ہو جاوے کہ وہ کہوٹی ہین اور فلانی مقام سے آمیزش کہوٹ کی کئی گئی ہی —

سکہ بنانی کی باب مین بھی بہت بڑی باتین ہین جن پر اہالیان سرکار کو بہت غور اور فکر کرنا چاہئی — لوگ اولا بدلا کر نہین سکہ کا اسواسطی استعمال کرتی ہین کہ اُسسے سہولت حاصل ہوتی اور سرکار پر سکہ بنانی مین اسواسطی اعتماد رکھتی ہین کہ انہین اپنی کاروبار مین اور بھی سہولت ہو جاوے — سکہ بنانی مین لوگ سرکار کو سوای امور مذکورہ بالا کی کچھہ اور اختیار نہین دیتی ہین —

سوالات

(۱) اگر ہر آدمی اپنی واسطے آپ ہی سکہ بناتا تو اسسے کیا نتیجہ نکلتا اپنی جواب کو مثال دیکر واضح کرو —

(۲) فرض کرو کہ لوگ سکہ تو آپ بنانی مگر ایک افسر سرکاری اسپر نقش کر دیا کرتا تو اسواسطے چلنے بند و بست سے کیا خرابی عائد ہوتی —

(۳) اُن فوائد کو بیان کرو جو سکہ بنانی کی اختیار کو سرکار کی ہات مین سپرد کرنی سے نکلتے ہین —

(۴) کیا اِس اختیار کو سرکار کو دینی سی اُسی سکہ پر کچھہ اقتدار حاصل ہوجاتا ہی

(۵) فرض کرو کہ کچھہ سکہ تو خالص تہا اور کچھہ ناقص تو اِسّے کیا خرابی نکلیگی

(۶) کیا سکہ پر سرکاری چھاپ ہونی سے وہ سب صحیح اور اچھی نہین ہوسکتے

(۷) فرض کرو کہ بعضے سکّے نصف وزن کی اُس وزن سے ہین جو قانون سے قرار پایا ہی اِس صورت مین ہم دریافت کیا چاہتے ہین کہ بسبب ہونی سرکاری چھاپ کے اُسپر قیمت اُسکی کیا اسقدر رہ جاتی گی جیسکہ درصورت کامل وزن ہونے کے ہوتی —

(۸) فرض کرو کہ سکہ کی صورت چھوٹے چھوٹے کرون یا گولیون کی ہوتی تو اِسمین فائدہ ہوتا یا نقصان اور کیون —

(۹) اگر اچھے کاریگرون ملک سے بہت زیادہ فرد وری دیکر سانچی واسطے چھاپہ کرنے روپیہ کی بنای جادین تو اِسمین کیا فائدہ نکلتا ہی اور کیا وجہ ہی کہ بغیر چھاپہ کیا جانیکے انسے ایسی کاربراری نہین ہوسکتی جیسا کہ چھاپی کی ذریعہ سے ہوتی ہی —

(۱۰) تمنے دیکھا ہوگا کہ کنارون سب روپیون اور اشرفی وغیرہ پر چھوٹی چھوٹی لکیرین ہوتی ہین اِسّے کیا فایدہ ہوتا ہی —

باب چہارم

درباب ابتدا کی بوسیلہ رواج یابی کاغذ کے

فصل اول درباب اصل بنک یعنی کوٹھی صرافہ کے

ہمنی اب تک سکہ کو بطور وساطت دہاتی ابتدا کی خیال کیا ہی لیکن ولایت انگلستان اور بعضی اور ملکون مین سارا حصہ اس وساطت کا دہاتی نہین ہوتا ہی بلکہ کچھہ کاغذ کا بھی جسے بہہ جہت دیا ہی خوبی سے کام نکل آتا ہی جیسا کہ سکہ سے اور تجربہ سے معلوم ہوتا ہی کہ شاید وہ سکہ کی نسبت سے کچھہ اچھی طرح کام انجام دیتا ہوگا کیونکہ اگر کسی شخص کو کوٹھی صرافہ سے کچھہ روپیہ لینا ہو اور منتصرم کوٹھی اسکی مرضی پر چھوڑ دی کہ اگر وہ چاہے تو نقد روپیہ لے لیوے یا اتنی ہی قیمت کا کاغذ یعنی ہندی تو پایا گیا ہی کہ وہ اکثر کاغذ کے لینے کو سکہ کے لینے پر ترجیح دیتا ہی — ہر آدمی ایام امن مین ولایت انگلستان مین دس ہزار نقد روپیہ لینا نہین پسند کرتا بلکہ اتنی ہی قیمت کے بنک نوٹ لینا چاہتا ہی — باعث اسباب کی کہ کیون لوگ لینا بنک نوٹ کا پسند کرتے ہین اور نتایج اس امر یعنی سکہ سے بنک نوٹ کے پسند کرنیکے اب ہم بیان کرینگی اور اس باب کے اندر ہم حتے الوسع اس مطلب کو بہت سہولت سے اور عام طور پر بیان کرینگے —

اول درباب کوٹھی بال امانت کے

اگر کوٹھی صرافہ کی ہو الکری اور تمام لین دین سکہ سے انجام پاوے تو ضرور ہی کہ ہر سودا

Bank note بنک نوٹ

فائدہ ہونے کوٹھی کا

ہر سوداگر بہت سکہ واسطے اجرا کاروبار تجارت کے اپنی پاس موجود رکھے اور
اسکا بڑا وقت اسکے گننے مین صرف ہوا کرے اور اسکو روپیہ کو ایک
مقام سے دوسرے مین نقل کرنے کے اندر بہت محنت خرچ کرو انی پڑے
اور سکہ اس طرح بار بار گننے اور اٹھانے دہرنے مین بہت گھس جاتے
یہہ سب تکلیفین لیب محنت کو بانٹ کر کرنے سے بہت آسانی
سے دور ہو سکتے ہین فرض کرو کہ چند سوداگر ملکر ایک آدمی کو اپنے
واسطے صراف مقرر کر لین اور اپنا روپیہ اسکی تحویل مین رکھہ دین تو
اب جب کبھی کسیکو ان مین سے آپسمین کسیکو کچھہ روپیہ دینا ہو تو وہ اپنے
قرضخواہ کو ایک حکم صراف مذکور الصدر پر دے دے اور چونکہ صراف اپنے
سب لین دین والون کا حساب کتاب رکھتا ہی تو وہ تکلیف روپیہ کے
گننے اور نقل کرنے سے بچ جاویگا کیونکہ وہ ایک کے نام پر آمی اور
دوسرے کے نام پر دمی لکھہ دے گا یعنے وہ ایک کے نام پر توجیح مین لکھہ
دیگا اور دوسرے کے نام پر جمع مین درج کرے گا ــــ اس طرح دو
چار سطرون کے لکھنے سے تمام کام انجام پاجاوے گا اس طور پر عمل
کرنے سے بہت محنت اور وقت بچین گے اور ایسی صورت مین ایک
اکیلا آدمی بسہولت تمام وہ سارا کام انجام دے سکیگا جو پچاس یا سو
آدمیون سے انجام پاتا ــ یہہ بات بھی ظاہر ہی کہ اگر کئی ایسی کوٹھیان ہون
اور ان مین آپسمین لین دین ہوتا ہو یعنے وہ ایک دوسرے پر چٹھیان کرتے
رہین تو بہت آرام اور بھی زیادہ ہو جاوے گا اس لحاظ سے کوٹھی مالی امانت
کی لوگون کے حق مین ویسی قدر موجب فائدہ رسی کا ہی جیسا کہ محنت بچانے

والی کلین دوم کوٹھی صرافہ کے واسطے روپیہ قرض
دینے کے بھی مقرر ہوتی ہی اور یہہ کام یون انجام پاتا ہی — فرض کرو کہ بیس
آدمی ہین جنکے پاس دس دس ہزار روپیہ ہی اور جو اُسے سود بیاض مین دینا
چاہتے ہین مگر انکو اپنے آپ اسکام کے کرنے کی فرصت نہین اور انکو
وہ لوگ بھی نہین معلوم جو قرض لینا چاہتے ہین اور اگر وہ انکو جانتے بھی ہین
تو انکی حال اور خصلت سے واقفیت نہین رکھتے اب یہہ بات موجب
فائدہ کا دونون قرض لینے اور قرض دینے والون کو ہی کہ یہہ سارا روپیہ
ایسے آدمیون کے تحویل مین رکھہ دیا جاوے جو اُسے عزت دار اور مستند
لوگون کو قرض دیوین اور اُسکے سود وصول کرکے مالکان زر کے حوالہ کردین
اس محنت کے لئے انکو محنتانہ کافی دینا پڑیگا مگر وہ مالکان زر کے وقت اور
محنت کو بہت بچائینگے اور انکے روپیہ کو جوکھون سے محفوظ رکھینگے
اور اس طرح سرمایہ والون کو تھوڑا روپیہ خرچ کرنے سے بہت فائدہ
حاصل ہوگا

یہہ کام اکثر یون انجام دیا جاتا ہی
فرض کرو کہ ایک کوٹھی صرافہ کے واسطے سود بیاض مین دینے لاکھہ روپیہ کے
مقرر ہوئی ہی تو اب سارے روپیہ کو مثلا ہزار حصون مین تقسیم کرنے
مین فی حصہ سو سو روپیہ کا ہوگا اب جو چاہے اسبات کا اقرار کرے کہ مین
ان مین سے اتنے حصہ لیتا ہون یعنی مین اتنا روپیہ سود مین چلایا چاہتا ہون
اگر اُسے ہزار روپیہ اسکام مین لگانا ہو تو وہ دس حصہ خرید کرے —
ان حصون کے خریدنے والے اپنی ذمہ کا روپیہ دے ڈالتے ہین
جب سب حصہ دار روپیہ دے چکتے ہین تو ایک لاکھہ روپیہ جمع

جمع ہو جاتا ہی — اب جب سارا روپیہ جمع ہو چکا تو جو چاہے
وہ قرض لیوے — زمانہ کاٹے مقررہ پر تمام سود یا فائدہ کوٹھی کا جمع ہو کر
تقسیم ہوتا ہی — روپیہ حصہ کو تو راس المال یا اصل یا مول کہتے ہین اور فائدہ
کو سود — اب اگر کوئی حصہ دارون مین سے اپنا مول یا راس المال کوٹھی سے
نکالنا چاہے تو وہ کسی کے ہاتھ اپنے حصہ کو بیچ ڈالتا ہی اور خریدنے
والا حصہ دار کوٹھی کا ہو جاتا ہی یعنے وہ کوٹھی مین اتنا مال داخل کرتا ہے
جو بیچنے والے نے اس مین سے نکال لیا ہی جہان کہین ایسی کوٹھیان ہوتی
ہین وہان ہمیشہ اس طرح سے حصے ایک کے نام سے دوسرے کے نام پر
منتقل ہوتے ہین — فرض کرو کہ ایک کوٹھی صرافہ کے مقرر ہوگئی اور تم
ایک ہزار روپیہ سود پے لینا چاہتے ہو تو کوٹھی والے یا تو تمہین نقد
ہزار روپیہ دے دین گے یا اپنے ہنڈیون مین ادا کرین گے
جنکا روپیہ بروقت طلب کے تمہین دے دیا جاوے گا —
اگر ان ہنڈیون کا سب جگہہ ایسا خوب چلن ہو جیسا کہ روپیہ کا تو تم
بجاے زر نقد لینے کے انہین کو لے لو گے کیونکہ وہ بسبب کمی وزن
اور چہوٹائی کے نقد کے موجب آرام کا ہوتے ہین — جس خیال پر سے
تم انہین پسند کرو گے وہی خیال سے سب آدمی پسند کرین گے
تو کچھ عرصہ مین کوٹھی کے کاغذ اتنے ہی مول کے جتنا کہ اسمین
روپیہ جمع ہو بازار مین چلنے لگین گے یعنے تمام چلن بجاے سکہ کے
ہنڈیون کوٹھی یعنے اسکے کاغذات کا ہو جاوے گا — اور اس
طرح کوٹھی درحقیقت کاغذ کو بجاے روپیہ کے رواج مین لا دے گی

یہہ بات ظاہر ہی کہ یہہ ہنڈی مین ہی ایسی اچھی اور ویسے جوکھون ہین جیسا کہ
سکہ — قرض کرو کہ ایک کوٹھی صرافہ کی مقرر ہوگئی جسکا راس المال
لاکھہ روپیہ ہی اور اسکو کوٹھی نے روپیہ تو تھیلیون مین بند کیا اور انکے
دینے کا غذ ہین جاری کیا — اب اگر یہہ کوٹھی دیانت دار آدمیون کو ہنڈیان
لاکھہ روپیہ کی دیوے تو وہ برابر زر مقررہ ضمنکے اقرار نامہ لکھہ دین
گے مگر کوٹھی مین ایک لاکھہ روپیہ سکہ مین ہی موجود ہوگا اور اسی سبب
سے اسکے پاس ضمانت واسطے ادا اسکے زر ہنڈیون کے جو اس نے
لوگون کو دی ہین دو لاکھہ روپیہ کے برابر ہوجائیگی — لاکھہ روپیہ نقد سکہ
مین اور ایک لاکھہ روپیہ اقرار نامون ٹھیک اور دیانتدار آدمیون کے جن
مین کوٹھی واسطے ادا اسکے ایک لاکھہ روپیہ کے وہ روپیہ مقررہ رکھتی
ہی یعنے اگر اسکا سارا سکہ چوری جاوے تو اقرار نامہ تمام زر ان ہنڈیو
کا جو اس نے لوگون کو دی ہین ادا کر دینگے اور اگر اسکے سارے
قرضدار دیوالا نکالین تو زر نقد ہی باسکے مذکورۃ الصدر سکہ مین سے ادا
کر دیا جاویگا یا وجود نہووے اسقدر ضمانت کے کوٹھی دیوالا نکالنے
سے بچ جاتی ہی اور اپنا بچاؤ کر سکتی ہی کیونکہ تمام ہنڈیان جو اس نے
لوگون کو دی ہین واسطے ادا اسکے زر کے اسکے پاس ایکہی دفعہ نہین
لائی جاوینگی اور اسی لئے کچھہ ضرورت نہین کہ اسمین زر کافی واسطے
ادا ئے تمام ہنڈیون کے موجود ہو — کچھہ ڈر نہین کہ اسکے سب
کے سب قرضدار ایک دفعہ دیوالا نکالین اور اپنا ادا ئے قرض نکرین
اور اگر ایسی بات ہو سکتی ہی کہ کوٹھی صرافہ کے اپنے قرضدارون

قرضدارون نے روپیہ وصول کر کر زر ان ہنڈیون اپنے کا جو انکے پاس
واسطے ادائے زر کے لائی جاوین دی دیوین پہلے نے دریافت ہوا کہ
کوٹھی اپنا بندوبست بخوبی کر سکے گی اگر اسمین اتنا روپیہ جو واسطے ادائے زر
ان ہنڈیون کے جو انکی پاس لائی جاوین کفایت کرے موجود ہو اور اسمین
اس قدر سرمایہ ہو کہ مالکان ہنڈوی اس امر سے مطمئن رہین کہ اگر
قرضدار کوٹھی کے ادائے زر قرضہ مین کوتاہی کرین گے تو بھی زر انکی ہنڈویکا
کوٹھی سے انہین وصول ہو جاویگا — اگر شرائط مذکورہ بالا ملحوظ رکھے
جاوین تو ہنڈیان کوٹھی کے واسطے ادائے زر قرضہ یا اور کاروبار کے اسقدر
خوبی سے مروج ہو سکین گے جیسا کہ روپیہ مثلاً اگر مجھے کسی بزاز کے سو روپیہ
دینے ہون اور میرے پاس سو روپیہ کے ہنڈیان ہون تو بزاز بیشک عذر
وحیلہ انہین بعوض اپنے روپیہ کے لے لیگا اور یہہ بات ظاہر ہے کہ
ایک بڑے مقدار سکہ کی بچت ہو جاوے گی کیونکہ عوض اسکے ہنڈیان
چلین گے   فرض کرو کہ ایک [illegible] مین ضرورت لاکھہ روپیہ کی واسطے
کرنے انتقال کے اس صورت مین اگر معاوضہ بجائے روپیہ کے ہنڈویکی
ذریعہ سے کیا جاوے تو اس قدر روپیہ درکار نہو گا بلکہ صرف اتنا کہ واسطے
اہم قدر کرنے ہنڈیون کے روپیہ بآسانی کفایت کرے یعنی بروقت طلب
زر ہنڈی کے روپیہ اسکا دیا جا سکے — اس ترکیب سے بجائے کل لاکھہ روپیہ کے
حقیقت مین پچیس ہزار روپیہ اور پچھتر ہزار کی ہنڈیان کافی ہونگی —

سوالات

(۱) فرض کرو کہ ایک شہر خاص مین کوٹھیان صرافی کی نہ تھین اور کہ ہنڈیونکا

رواج نہ تھا تو تم بتلاؤ کہ اُسے کیا آرام اور کونسی تکلیفیں عائد ہوتیں —

(۲) فرض کرو کہ مہاجنیے کوٹھیں اور صراف یا مہاجن جنکی سبب سے ابتدال شہروں مختلفہ اور دور دست میں وقوع میں اوسے نہ تھی بتلاؤ کہ اُسے کیا تکلیفیں حاصل ہوتیں —

(۳) بتلاؤ کہ ان تکالیف کو تقرر ہونا کوٹھی مال امانت اور ابتدال کا کیونکر دور کرسکتا ہے —

(۴) بتلاؤ کہ کسی کوٹھی پر چھٹی یا حکم دینے سے تم کیا مراد رکھتے ہو —

(۵) اور ہر ادمی کسی کوٹھی صرافہ پر کیوں حکم نہیں کرسکتا —

(۶) واسطے اداے زر ادنی کے کوٹھی پر چھٹی کردینے میں کیا زیادہ آرام اُسے جو زر کو نقد انفداد اکردینے ہوتا ہی نکلتا ہی —

(۷) کیوں بوقت تقرری کوٹھی صرافہ کے زیادہ روپیہ سود بیاض میں چلسکتا ہی بہ نسبت کہ جب کوٹھیں نہ ہوں —

(۸) فرض کرو کہ تم اور تمہارے پچاس دوست ایک کوٹھی صرافہ کی مقرر کرنی چاہتے ہیں تو بتلاؤ کہ تم اُسے کیونکر بناؤ گے —

(۹) تم کیوں کوٹھی بدون روپیہ کے نہیں مقرر کرسکتے

(۱۰) فرض کرو کہ تمنے دس ہزار روپیہ کے حصے ایک کوٹھی میں خرید کئی اب اگر تم کل کے دن دس ہزار روپیہ کی زمین خریدنی چاہو تو تم بتلاؤ کہ اپنی روپیہ کو کوٹھی سے کیونکر نکال لوگے —

(۱۱) لوگ نوٹ یعنی ہنڈیوں کو بشرطیکہ وہ بخوبی مروج ہوں اور انہیں کچھہ جوں سمجھوں نہو کیوں سکہ پر ترجیح دیتے ہیں —

(۱۲) فرض کرو کہ یہہ زر سکہ مین نہین ادا ہوگا یعنے اگر کسی پاس یہہ ہنڈیان ہون جسے انکی عوض مین زر نقد نہین ملیگا تو تم ہنڈیون کا رکہنا پسند کروگے یا نہین —

(۱۳) اگر ہنڈیون کے عوض مین زر نقد نہ ملی تو وہ کسقدر بیکار ہو نگی

(۱۴) کوٹھی صرافہ کی کیا حالت ہونی چاہیئے تاکہ اسکی ہنڈیان بن جو کہ نہو ہون —

(۱۵) جب بیچ مین کچہہ تو زر نقد ہو اور کچہہ ہنڈیان تو کیا لین دین ایسا جو کہ نہون ہو سکتا ہی —

(۱۶) کیا کوٹھی صرافہ کے ایک ملک کے اصل یا سرمایہ کو زیادہ کردیتی ہی —

فصل دوم درباب فوائد تقرری کوٹھی صرافہ کے

فصل گذشتہ مین ہمنے اصل حقیقت کوٹھی صرافہ اور ترکیب اسکی بنی کی بیان کی ہی اور کہا ہی کہ وہ کئی کامون کے واسطے بنائی جاتی ہی یعنے واسطے رکہنے مال امانت اور واسطے قرض دینے اور واسطے مہیا کردینے سکہ ایک ملک کے — اس فصل مین جواب شروع کی گئی ہی ہم فوائد کوٹھی کے ہر ایک کام مین منجملہ کامون مذکورالصدر کے بیان کرینگے

اوّل بیان کوٹھی صرافہ کا اس صورت مین جب وہ واسطے رکہنی مال امانت کی بنائی جاتی ہی

اس صورت مین کوٹھی صرافہ کے صرف واسطے بچانی محنت کے بنائی جاتی ہی جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہی اگر کوٹھیان مال امانت کی نہ ہوتین تو ہر آدمی آپ ہی اپنا خزانچی ہوتا یعنی آپ ہی لین دین مین روپے گنتا اور رکہتا اور فی الحقیقت اپنی گہر یا دکان

۱۴۳ میں ایک کوٹهی صرافہ کے رکہتا — لیکن اگر کئی آدمی اپنا روپیہ جمع کر کر ایک
جگہہ رکہہ دیں تو ایک آدمی اُن سب کی طرف سے وہ کام جو اُن سب کو خود
انجام دینے پڑتے کر دیگا — صراف جسکی تحویل میں یہہ روپیہ رکہا جاتا ہی
اپنے پاس ہی کہانہ رکہتا ہی اور لکہہ رکہتا ہی کہ کسنے کتنا روپیہ کوٹهی میں داخل
کیا اور کتنا اُسنے خرچ اسطرح ہر آدمی کو جو کوٹهی سے علاقہ رکہتا ہی معلوم ہوتا ہی
کہ کوٹهی میں میرا اتنا روپیہ ہی — اس طریق پہ عمل کرنے سے ہر پیچ والی کا بہت
وقت اور محنت بچتی ہیں اور سوداگروں کے حق میں یہہ بچنا محنت اور
وقت کا ایک موجب بڑے فایدہ کا ہی — اگر سوداگروں کو یہہ فراغت نہو
تو قیاس میں نہیں آتا کہ بڑے شہروں میں جہاں گرم بازاری تجارت کی
بہت ہو لین دین روپیے کا کیونکر ہو سکے —

دوم بیان فوائد کوٹهی صرافہ کا اس صورت میں جب وہ واسطے قرض دینے روپیہ کے ہو

ایک جوان دستکار یا سوداگر کو واسطے شروع کرنے پیشہ کے دستیاب ہو جانا
کچہہ تہوڑے سے سرمایہ کا موجب بڑے فایدہ کا ہی — کیونکہ اگر ایک چالاک
کاریگر کے پاس روپیہ نہو تو کیا وہ اپنا سر کرے اگر اسکو کسی طور سے کچہہ
تہوڑا سا سرمایہ مل جاوے تو وہ اپنی محنت سے آپ ہی کما کہا وے اور جب
کسی نے اُسے قرض دیا ہو اُسے سود بہی دے دیوے —
فرض کرو کہ ایک جوان آدمی نے ایک پیشہ شروع کیا تو وہ بشرطیکہ اُس نے
اپنی تئیں اچہی حالت میں رکہا ہوگا اکثر ہدایت پایگا کہ وہ اپنے حال کے
سرمایہ سے اپنے کار کو بخوبی اور بہت دارے سے نہیں کر سکتا اور اس

اُس قدر فائدہ نہین اٹھا سکتا جتنا کہ اُسکی حیطہ اختیار مین ہی — اب اگر
اُسکو واسطے بڑھانے اپنے کار کے روپیہ قرض مل سکے تو بیشک وہ قرض دینے
والے کو سود دے سکیگا اور زیادہ اُسکے آپ بہی بہت فائدہ اُٹھا سکیگا
— یہاں سے یہہ بات معلوم ہوتی ہی کہ اگر کوئی ترکیب ایسی کبھی ہووے جسسے
محنتی لوگون کو بقدر انکی خواہش کے سرمایہ بہ دست رس ہو سکے تو یہہ
خاص کر انکی حق مین ایک موجب بڑے فائدہ کا ہی — ایسی بات کے وقوع
آنے سے ہر آدمی اس لایق ہو جاویگا کہ وہ اپنی محنت کو اسطورسے کام مین
لاوے کہ اُسسے بہت ہی فائدہ حاصل ہو اور اس وسیلہ سے وہ اپنے تئین
بہی فائدہ پہونچاویگا اور اور لوگون کے آرام کے وسایل بہی زیادہ کر دیگا
— علاوہ اسکے بہت آدمی سرمایہ والے ہوتے ہین اور وہ اپنے
آپ سود بیاض کے کام کو بدون اُٹھانے بہت محنت اور بڑی تکلیف کے
نہین انجام دے سکتے — بعض اوقات ایک اہل پیشہ کے اپنے کار مین اتنا
روپیہ بہلا ہوتا ہی کہ چندان اُسکے اُسمین ضرورت نہین ہوتی اور وہ چاہتا ہی
کہ زر فاضل کو قرض دے دے مگر وہ نہین جانتا کہ کنکو احتیاج ہی اور جنکو
احتیاج ہوتی ہی وہ یہہ نہین جانتے کہ فلانا شخص قرض دینا چاہتا ہی —
اس طرح یہہ زیادہ روپیہ بسبب بے علمی دونون فریقون کے مدت تک بیکار
پڑا رہتا ہی اور اُسسے کسیکو بہی فائدہ نہین ہوتا سوا اسکے اسکی بہت روپیہ
رانڈون اور لڑکون نابالغ کے پاس ہوتا ہی اور جو سود بیاض کے کام سے
محض بے علم ہوتے ہین — جسحال مین وہ اپنا روپیہ سود مین ندین تو ضرور
ہی کہ اُن کی نان و نفقہ کا خرچ انکی اصل سے چلے اسی لئی وہ کچھہ عرصہ مین

مفلس ہو جاتے ہین اور یہہ سرمایہ مفت برباد جاتا رہتا ہی — علاوہ اسکے بہت
لوگ ایسے ہوتے ہین کہ انکو عوض انکی محنت روزانہ کے فقط محنتانہ ملتا ہی
— ایسے لوگ مزدور اور رقاصد اور طبیب اور وکیل وغیرہ ہین یہہ آدمی اس
روپیہ کو جو انکی کہانے پینے سے باقی رہتا ہی اپنے کار یعنے اپنی ہی پیشہ مین
نہین لگا سکتے ان لوگون کے حق مین یہہ بات موجب بڑے فایدہ کا ہی کہ وہ اپنے
فاضل آمدنی کو کسی جگہہ جمع کرین جہان وہ بی جون کہون رہے اور جہان
انکے واسطے سالانہ جمع ہو جایا کرے — اگر ہم غور کرین تو ہمین معلوم ہوگا
کہ اس قسم کے آدمیون کے پاس بہت سرمایہ ہوتا ہی اور کہ ان کے لئے
یہہ ایک بڑے فایدہ کی بات ہی کہ یہہ سرمایہ ایسے طور سے کام مین لایا جاوے
کہ اُسکے بہت فایدہ حاصل ہو اور خلق کے حق مین بہی اس سرمایہ کے
استعمال مین آنے سے بڑا نفع ہی کیونکہ اسکے سبب سے اگر وہ مناسب طور پر
قرض دیا جاوے بیچارہ محنتی آدمیون کو ایک وسیلہ بہتر کرنے اپنی حالت
اور بڑائی اپنے کار کا ہو جاوے اور انکی کاروبار کے زیادہ ہونے
سے بہت لوگون کو فایدہ ہی اس طرح ہمکو معلوم ہوا کہ یہ وسیلہ کوٹھی
صرافہ کے جب وہ واسطے قرض دینے کے مقرر ہو ہر دو فریق یعنے سرمایہ والے
اور محنتی قرض لینے والون کو فایدہ ہوتا ہی اور ہر ایک ان مین کا دوسرے کے
حق مین باعث فایدہ رسانی کا ہو جاتا ہی اول بسبب تقرری کوٹھیون
صرافہ کے بہت روپیہ جو پہلے بیکار پڑا رہتا ہی ایک جگہہ جمع ہو کر سود
بیاض مین دیا جاتا ہی — اگر ایک آدمی کے پاس ایک ہزار روپیہ
بچ رہا تو وہ کسی کوٹھی مین ایک ہزار روپیہ کا حصہ خرید لے اور اُسکا بہرہ

سرمایہ اسوقت سے سود مین چلنے لگے اور جب تک کہ وہ اُسے کوٹھی سے نہ نکال لے
یعنے اپنے حصہ کو نہ بیچ ڈالے تب تک اسکا روپیہ سود مین چلے گا —
اس طرح ہر قدر سرمایہ اور ہر پیشہ کا آدمی اپنے روپیہ کو بسہولت سود پہ
دیسکتا ہی اور جب تک چاہے اُسے بینچ مین رکھہ سکتا ہی — اس طرح سرمایہ
بہت بچتا ہی یعنے ضایع نہین ہوجاتا — دوم چونکہ کوٹھی اس روپیہ
کو ایک مقام مین جمع کرلیتی ہی توسبکو خوب معلوم ہوجاتا ہی کہ فلانی جگہہ سے
روپیہ سودی مل سکتا ہی — اب جس کسیکو اسکی ضرورت ہوتی ہی وہ سیدھا
کوٹھی کو چلا جاتا ہی اور اسکو قرض دینے والے کے تلاش مین اوقات بہت
نہین صرف کرنی پڑتی — نیک چلن اور محنتی جوان آدمی گرو رکھہ کر
یا کسی کی ضمانت واسطے ادائے زر قرضہ اپنے کے دیکر کوٹھی سے روپیہ قرض
لے سکتا ہی اور باستعانت اسکی اپنے کاروبار سے لگ سکتا ہی یا اگر وہ
یہہ نکر سکے تو کوٹھی ہی سے مطلب اسکا اور طرح پر نکل سکتا ہی — اگر کوٹھی والے
بہت روپیہ لینے والے کو روپیہ قرض دین تو یہہ ہر شخص تھوڑا روپیہ
لینے والی کو سا کہہ پر روپیہ دیسکتا ہی اور اس ترکیب سے مطلب اُنکا
ویسی ہی خوبی سے حاصل ہوجاتا ہی جیسا کہ خود کوٹھی سے لینے سے —
اس طرح کوٹھین صرافہ کی تمام سرمایہ ایک ملک کو کار مین لگا دیتے ہین اور
غرض مندون کو اُسسے مستفید کرتے ہین — اب دیکھنا چاہیئے کہ اس طور پر
کتنا کچھہ ملک مین قابلیت پیدا کرنے کی زیادہ ہوجاوے گی اور کسقدر حالت
محنتی اور کاریگر لوگون کی اچھی ہوجاوے گی — یہانسے دریافت ہوجائیگا کہ
تعصب لوگونکا بیچ بُرا جاننے کوٹھی صرافہ کے کتنا زبون اور بیوجہ ہی —

اگر کوٹھی کو فی نفسہ دیکھو تو اُس مین کچھہ نقصان نہین مگر یہہ ممکن ہی کہ بندوبست کوٹھی کا بُرا ہو یا مہتمم اسکے بد دیانت ہون اور یہہ حال ہم پاتے ہین کہ اور پیشہ کے لوگون مین بہی ہوتا ہی مگر اسسے یہہ نہین لازم آتا کہ کوٹھیان نہ مقرر کی جاوین یہہ تو گویا یہہ کہنا ہی کہ کسی کام مین روپیہ نہین لگانا چاہیئے کیونکہ ممکن ہی کہ بنجارا اور سونارا اور اہل پیشہ مین سے لوگ بد دیانت ہون —

سوم فائدہ کوٹھی صرافہ کا جب وہ واسطے لین دین کے مقرر ہوتی ہی یعنے جب اسکے سبب سے بجاے سکہ کے کاغذ کا رواج ہو جاتا ہی — اس صورت مین بڑے فوائد یہہ ہین اوّل کاغذ مین بہت آرام ہی وہ ایک مقام سے دوسرے مقام کو بہت سہولت سے نقل ہو سکتا ہی اور اسکے نقل کرنے مین چندان جوکھون نہین — اُسے لوگ بآسانی چورا ہی نہین سکتے اور اگر بر تقدیر وہ چورایا جاوے تو وہ بآسانی شناخت کیا جا سکتا ہی اور پھر ہات آ سکتا ہی — ان فائدون کے سبب سے جب تک اسکی پوری قیمت رہتی ہی یعنے جب تک اسکے عوض مین اتنا ہی روپیہ ملتا ہی جتنا کہ اُسمین درج ہی تو لوگ بخوشی لیتے ہین اور اُسکا استعمال کرتے ہین — دوم اُسسے کفایت ہوتی ہی فرض کرو جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ہی کہ ایک لاکھہ روپیہ برابر قدر کسی چیز کے واسطے انجام دینے لین دین کسی ملک خاص کے درکار ہین اور یہہ کام بوسیلہ پچیس ہزار روپیہ نقد اور پچہتر ہزار کی مول کی ہنڈیون کے انجام دیا جا سکتا ہی واضح ہی کہ ہم ایسی چیز سے کام لیتے ہین باستعانت جسکے بجاے ایک لاکھہ روپیہ کے پچیس ہزار ہی سے کام نکلتا ہی یعنے استعمال کرنے ہنڈیوں کے

ہنڈیونسے پچھہ ہزار روپیہ کا فائدہ ہوتا ہی — یہہ روپیہ غیر ملکونمین بھیجا جا سکتا تھا
تاکہ وہانکی اجناس سے معاوضہ کیا جاوے اسکے سبب سے بہت مزدور
کام سر لگ سکتے ہین اور فی الحقیقت اُسسے ایسا فائدہ ہوتا ہی جیسا کہ اگر پچھہ
ہزار روپیہ کے مول برابر ازدیاد سالانہ آمدنی ملک مین ہوجاوے یہہ بات بعینہ
ایسی ہی کہ ایک کاریگر پاس بیس روپیہ کے مول کا اوزار ہو اور وہ اُسے
اُتنی قیمت کو بیچ ڈالے اور ایک اُتنی اوزار پانچ روپیہ کو خرید لیوے جسسے ہی
کام ویسی خوبی اور درستی سے جیسا کہ پہلے سے ہوتا تھا کیا جاوے اسمین
اسکو پندرہ روپیہ بچ رہین گے جنہین وہ اپنے کارخانہ کے بڑہانے اور
بہتر کرنے مین صرف کر سکتا ہی   اُس طور کو جسسے یہہ ابتدال
وقوع مین آتا ہی ذرا سمجھنا چاہئیے یہہ اس طرح پر ہوتا ہی — حسب بیان سابق
کی ضرورہی کہ واسطے سربراہی کار ابتدال کسی نسبتی کے کچھہ خاص قدر موجود
ہو اور اُسسے زیادہ اندازہ قدر کا کسی کام نہین آئیگا اور بیکار محض ہوگا
— اگر مقدار وساطت کے زیادہ کر دیے جاوے تو قیمت اُس تمام مجموع
کی اسی قدر رہیگی جیسا کہ فقط پہلے کی تھی مگر مول اسکی جز کا کم ہوجاویگا
یعنے اگر مثلاً ہزار روپیہ کی ضرورت ہو اور تم بجاے ہزار کی دو ہزار کا استعمال
کرو تو یہہ دو ہزار اُسی قیمت کی ہونگی جتنے کی کہ ایک ہزار تھی یعنے جتنا مال
کہ پہلے ایک ہزار کو ملتا تھا اُتنا اب دو ہزار کو ملیگا — خواہ وساطت سکہ
کی ہو یا کاغذ کی ہر دو صورت مین یہی نتایج نکلینگے — اگر ضرورت
لاکھہ روپیہ کی ہو اور ہم لاکھہ روپیہ نقد اور لاکھہ روپیہ کی مول کی ہنڈیان
استعمال کرین تو کل وساطت دو لاکھہ کی ہوجاویگی اور اسکی قیمت یا اعتبار

اجناس کے گھٹ جاوے گی اور روپیہ بازار مین سب سے زیادہ سستی چیز ہوگا اور اسی لیئے وہ غیر ملکون مین نقل کیا جاویگا لیکن چونکہ کاغذ غیر ملکون مین نہین لیئے جا سکتا اسی واسطے زر نقد نقل کیا جاویگا اور غیر ملکون مین جب تک جاتا رہیگا کہ اسکی اور اور بیدا وارون کی قیمت مین وہ نسبت ہوجاوے جو دراصل ہونی چاہیئے — اس طرح ہمکو دریافت ہوتا ہی کہ جب کاغذ یعنے ہنڈیین رواج پا جاتی ہین تو سکہ یا زر نقد ملک مین لیجایا جاتا ہی اور وساطت ابتدال کی کل جہلی ہو جاتی ہی یعنی اکثر تو کاغذ ہوتا ہی اور سکہ فقط اس قدر کہ بوقت طلب ہر ہنڈوی کی اسکا روپیہ ادا کر دیا جاوے — جب تک سکہ اور ہنڈیون مین یہہ نسبت رہی تو ممکن ہی کہ وساطت ابتدال کی کاغذ ہی رہی اور اُسی کچھہ نقصان عائد نہو اور بہت لحاظون مین اسکی سبب سی ابتدال کا کام بہت خوبی سی انجام پاوی اور تھوڑا خرچ ہو —

سوالات

(۱) فرض کرو کہ عمر زید اور بکر تینون سوداگر ہین جنکا حساب کتاب ایکہی کوٹھی مین ہی اور جو آپسمین خرید و فروخت کرتے ہین تو بیان کرو کہ کن لحاظون مین کوٹھی کی ہونے سے انہین فائدہ ہوگا —

(۲) اور فرض کرو ج اور د اور ہ تینون اور سوداگر ہین اور وہ اپنا حساب کتاب ایک اور کوٹھی مین رکہتے ہین اور انہین اور پہلی تینون سوداگرون مین لین دین خرید و فروخت کا ہوتا ہی اب بیان کرو کہ یہہ دونون کوٹھیان اِن دونون فریق کے سوداگرون کی کاروبار کو کیونکر آسان کر دینگے

(۳) فرض کرو کہ تم بڑے چالاک اور ذہین سوداگر یا بنجار ہو مگر تمہارے پاس سرمایہ نہین ہی تو تم کیونکر روٹی کماؤ گے —

(۴) اگر تمہیں ایک ہزار روپیہ ملجاوے تو بیان کرو کہ اُسکو تم کسطریق پر فائدہ اُٹھاؤ گے

(۵) فرض کرو کہ ایک ملک میں تو ہر جوان اور محنتی آدمی کو روپیہ قرض واسطے کاروبار یا پیشہ اختیار کرنے کی ملجاتا ہی مگر ایک اور ملک میں کسی کو کچھہ نہیں مل سکتا الا وہ جو وہ اپنی کمائی سے پس انداز رکھے تم بیان کرو کہ ان دونوں ملکوں کی حالت میں کیا فرق ہوگا —

(۶) ملک سکوٹ لینڈ میں اٹالیان کوٹھی فرد و وں کی مہر دور رکھنے میں اور اسکی واسطے

(۷) اور بیان کرو کہ اسمیں اُن لوگوں کو جنھیں روپیہ قرض لینے کی خواہش ہی کیا فائدہ ہی

(۸) بیان کرو کہ کس لئے ہنگام مسافرت یا اور وقتوں میں لین دین کی تم ہنڈیوں کے لینے کو سکہ کے لینے پر ترجیح دیتے ہو —

(۹) اگر ہمکو اکبرآباد یا لکھنو میں کچھہ روپیہ دینا ہو تو وہاں روپیہ زر نقد بھیجنے میں فائدہ ہی یا ہنڈیون میں اور کیسکے بھیجنے میں زیادہ سہولت ہی —

(۱۰) اپنے الفاظ میں بیان کرو کہ کاغذی رواج پانیسی کیونکر کفایت ہوتی ہی —

(۱۱) اسبات کا باعث بیان کرو کہ جب ہنڈیاں بہت رواج پا جاتی ہیں تو سکہ غیر ملکوں میں بھیجا جاتا ہی اور وہانکی پیداوار یونہی اسکا معاوضہ کیا جاتا ہی —

(۱۲) اور بتلاؤ کہ کیوں اِس سبب کا سکہ نقل نہیں کیا جاتا ہی —

(۱۳) کسقدر روپیہ رکھہ چھوڑنا چاہئے کہ بیچ بیوپار میں خرابی نہ آوے —

فصل سیوم در باب اُن نقصانوں کی جو ہنڈیوں کی چلن کو عارض ہو سکتی ہیں —

فصل گذشتہ میں بینیے فائدے جو کوٹھیوں کی ہونیسی لوگونکو حاصل ہوتی ہیں بتوضیح سکوٹ لینڈ

Scotland

[illegible]

نقصان ہنڈوی رواج کا

بیان کی مگر ہمراہ اِن فائدون کی نہ بیان کرنا چند بڑی نقصانونکا خالی از انصاف اور دانائی کے — اِن نقصانون کو بیان کرنا لازم بلکہ الزم ہی تاکہ حتی الوسع کوشش کیجاوی کہ وہ وقوع مین نہ آوین — ہنڈیون کی بیچ مین دو بڑے نقصان ہین اوّل جعل اور دغابازی — اور دوم کمی بیشی بہاؤ کی

اوّل دغابازی — ہنڈی صرافہ کی کچھہ سکہ نہین بلکہ ایک اقرار واسطے ادا کے زر مندرجہ اسکی کی ہے — اب ممکن ہی کہ یہہ اقرار جعلی بنایا جاوے اور اسحال مین ہنڈی کوڑی کی کام کی نہین کیونکہ جس شخص کی کہ اسپر دستخط درج کئی گئی ہین اُسنے کبھی اقرار نہین کیا اسی لئی مہاجان کوٹھی پر واجب اور لازم ہی کہ بہت ہوشیاری کرین تاکہ جعل نہ بنایا جاوے اگر وہ یہہ نکرینگی تو کوئی آدمی اُنکی ہنڈیون کو ہاتھہ نہ لگائیگا گو صحیح ہی ہون اور اِسسی انکو بہت نقصان اور تکلیف ہوگی —

علاوہ ازین مالک کوٹھی صرافہ کی ہنڈیان جاری کرسکتی ہین گو اُن پاس سرمایہ انکی کروا کر انکا سر دست موجود نہو یا آنکہ وہ ہنڈیان بعضے ایسی حصہ داران کوٹھی کو جو ادائی زر اپنی اقرار ناموں کا نہ کرسکین دیوین — اس صورت مین واسطے ادائی زر لوگونکی کوئی کفیل نہین کیونکہ نہ زر نقد کوٹھی مین موجود ہی اور نہ اُن اقرار ناموں پر جو لوگون نی کوٹھی کو دئی ہین کچھہ محل اعتماد ہی — پس ظاہر ہی کہ درصورت طلب کیا جانی زر مندرجہ کاغذ کی کچھہ حاصل نہین ہوگا اور قرضخواہون کو معلوم ہوجائیگا کہ کوٹھی مین روپیہ واسطے ادائے زر مذکور کے نہین ہی — ایسی صورت مین نقصان عظیم کوٹھی والون کو ہوگا —

اس قباحت کی رفع کرنے کے فقط یہہ صورتین ہین جو آگے بیان ہوتی ہین —
اول مقدور اور نیک اطوار ہونا مالکان کوٹھی صرافہ کا دوم جاری ہونا

جاری ہونا ایسے قوانین کا جنسے حصہ داران کوٹھی کے معقول ذمہ داری ہو — اور اس طرحکا اہتمام کیا جاوے کہ اگر کسی نوع کا غبن انکی طرف سے ظہور مین آوی تو فورًا معلوم ہو جاوے —

دوسرا نقصان جو کوٹھیون صرافہ کو عائد ہوتا ہی یہہ ہی کہ بیچ مقدار اور قدر زر رایج کی افراط و تفریط ہوتی رہتی ہی — پہلے ہم بیان کر چکی ہین کہ چاندی اور سونے کی ایک اصلی قیمت ہوتی ہی یعنے وہ لاگت جو انکی حاصل کرنے مین معاون سے لگتی ہی یہی وجہ ہی کہ انکی قیمت مین کمی بیشی بہت نہین ہوتی اور نہ عرصہ قلیل مین وہ قدر اضافی جو سونا اور چاندی اور چیزون کی نسبت رکھتی ہین بہت مختلف ہوتے ہین — لیکن یہہ بات ظاہر ہی کہ کاغذ کے سکہ یعنے ہنڈیون کی کچھہ اصلی قیمت نہین ہی جسے کمی یا زیادتی انکے پیدا ایش کی دریافت ہو سکے — اگر وہ کوٹھین جو ہنڈیین نکالتے ہین یا قرض دیتے ہین کاغذ بہت افراط سے نکالین تو مول سارے سکہ اور ہنڈیون کا جو کسی ملک مین بیچ مین ہونگی گھٹ جائے گا — جب سکہ سستا ہو جایگا تو وہ غیر ملکون مین نقل کیا جاوے گا اور چونکہ ہنڈیین نقل نہین ہو سکتیں تو ضرور زر نقد یا سکہ غیر ملکو مین لیجایا جاویگا — پس اسحال مین ملک مین نسبتًا بیشتر کی بہت بڑی مقدار کاغذ کی اور بہت تھوڑی مقدار سکہ کی رہجاوے گی اور اسنے کار و بار کوٹھی مین خلل واقع ہوگا — مالکان کوٹھی صرافہ کی بخیال محفوظ رکھنے کے اپنی تئین نقصان سے روپیہ کا قرض دینا موقوف کر دین گے اور قیمت روپیہ کی بسبب اسکے کہ وہ کثرت سے کوٹھیون مین جمع ہوگا بازار مین بڑہ جایگی اور ایک قباحت یہہ ہوگی کہ جنہون نی معاملہ روپیہ کا کوٹھیون سے ایک مفید صورت مین کیا تہا اب صورت مذکور الصدر مین نقصان اٹھائین گے — پس اسحال سے

بڑی بڑی دقتین اور اکثر اوقات نقصان اور خسارے کے وقوع مین آوین گے
بلکہ بعض اوقات اب اتفاق ہوگا کہ جسکا ہونا ارباب تجارت مین ایک جزو اعظم
ہی جاتی رہی گی — علاج ان خرابیون کا منحصر ہی فقط اوپر مضبوطی
عزم اور ہوشیاری اور دانائی ارباب تجارت اور منصرم کوٹھیون کے — اگر
آدمی درجہ بدرجہ دولت حاصل کیا چاہے تو وہ بیشک سرمایہ حاصل کریگا
اور اگر اسے وہ مناسب کامون مین لگائے اور ارادہ اسکا دور اندیشی کا نہین
صرف نکرے تو وہ ضایع نہین ہوگا — یکایک بڑے فایدون کے حاصل کرنے
مین احتمال عارض ہونے بڑے نقصانون کا بھی ہوتا ہی جو ڈالنے مین امید
حاصل ہونے بڑے فایدہ کی ہوتی ہی مگر اسکے ساتھ خالی خوف نکلنے کا
بھی بہت ہوتا ہی — علاوہ اسکے واسطے کم کردینے اس افراط تفریط کے
ایک اور علاج ہوسکتا ہی اور وہ یہہ ہی کہ اوس نسبت کو جو ساری وساطت انتقال مین
درمیان سکہ یعنے زر نقد اور ہنڈیون کی ہونی چاہیے بڑہا دین — اور یہہ یون ہوسکتا ہی
کہ چھوٹی قدر کی ہنڈیون کو بیچ مین سے نکال ڈالین — کیونکہ اگر ہنڈیان فقط زر کثیر کے
لئے دی جاوین گی تو مقدار سکہ مستعمل کی لین دین مین زیادہ ہوگی اور وہ باافراط
اقسام کے لوگون مین پھیل جائیگا — اس سے یہہ نتیجہ نکلیگا کہ اگر کچھہ روپیہ کسی بیگانہ ملک
مین نقل کیا جاوے تو اس سے کچھہ بڑی خرابی پیدا کرنے والی افراط تفریط نہین واقع
ہوگی کیونکہ قدر نقل کیا گیا نسبت تمام زر مستعمل ملک کے تھوڑا ہوگا —
باوجود ان نقصانون کے فایدے ہنڈیون کی رواج پانے سے بہت ہین اور
یہہ بات اس وجہ سے ثابت ہوتی ہی کہ سب ملکون مین جہان کاروبار انتقال کا بہت زیادہ
ہوگیا ہی وہان انکا رواج باافراط ہوا ہی — جب ایک بار انکا رواج ہو جاتا ہی

سرکار کو کس طور کی مداخلت کرنی چاہیے

جاتا ہی تو وہ بہر دور نہین ہو سکتا اور وساطت ابتدال کی پہلے سے نہین کیجا سکتی — بہ سبب دیکھنے اس بات کے کہ جب کبھی لوگون کی مرضی پر چھوڑ دیا جاتا ہی کہ آیا تم روپیہ زر نقد لو یا بینک نوٹ لیتے ہین تو وہ اکثر بخواہش تمام کاغذ لینے مین صاف ثابت ہوتا ہی کہ وہ کاغذ کو بہت پسند کرتے ہین — جب یہہ حال ہی تو سرکار کو چاہیے کہ وہ ہرگز لوگونکی کاغذ کو پسند کرنے مین کچھہ مداخلت نہ کرے جب تک کہ اُسنے ثابت نہین کی ہی جب انہونے بجاے موتی کے چاندی سونے کو ترجیح دیکر وساطت ابتدال مقرر کیا تہا — سرکار کا فقط اتنا کام ہی کہ وہ ایسے قانون جاری کرے جنسے وساطت ابتدال کو وہ کچھہ ہی ہو وہ کام جسکے واسطے وہ مقرر ہوئی ہی بخوبی انجام دی سکے — وہ ایسی تدبیر کر سکتی ہی جسّے اس وساطت کو قیام ہووے اور اسّے آرام حاصل ہو سوا ان کامون کے وہ اور کچھہ نہین کر سکتے اور اگر بہ تقدیر وہ کسی نوع کی اور مداخلت کرے گی تو وہ لین دین اور ہر کاروبار مین لوگون کی دست اندازی کرے گی اور انجام کو وساطت ابتدال مین خرابی آویگی اور سرکار کو اسطرح خفت کرنے سے بعد ازان ندامت اٹھانی پڑی گی — بیان بالا اصول مفصلہ ذیل نکلتی ہین

اوّل واسطے آرام اور آسایش ملک کی ہونا ابتدال کا اسی قدر ضروری ہی جتنا کہ ہونا پیدایش کا اور فی الحقیقت بدون ابتدال کی پیدایش کبھی [illegible]

دوم ہر ابتدال درحقیقت ابتدال جنسون مین ہی ہوتا ہی — ایک آدمی [illegible] وہ چیز دیدالتا ہی جسکی اُسے کم احتیاج ہوتی ہی اور وہ چیز لیتا ہی جسکی [illegible] ضرورت ہوتی ہی تو بھی جسقدر یہہ ابتدال جلد وقوع مین آوین اُسیقدر [illegible]

سوم ہمکو یہہ بات بہی معلوم ہوتی ہی کہ کن طورون سے ابتدال بخوبی ہو سکتا [illegible] کن وسایل سے وہ [illegible] اچھی طرح انجام پا سکتے ہین اور [illegible]

پہلی سبب تقسیم محنت کے — کیونکہ اسحال مین کچھہ حصہ آبادی ایک بستی کا فقط ابندال کے کام کے کرنے مین ہی مصروف رہتا ہی اور اسکو داخل جماعت سوداگرون کے کردیتے ہین یعنے انہین سوداگر یا تاجر نام رکہتے ہین —
دوسرے باستعانت سکہ دہاتی کے — اسکے سبب محنت ابندال کے کام کی بہت سہل ہوجاتی ہی اور ادمی تہوڑے وقت مین بہت ابندال انجام دے سکتے ہین —
تیسرے محنت ابندالون کی انجام دینے کے اور بہی زیادہ گہٹ جاتی ہی جب خود ابندالون کو تقسیم کرڈالین اور انکا کچھہ حساب کتاب کوٹہیون صرافہ کے ذمہ دال دین اسسے سوداگرون کو بہت محنت بچتی ہی اور علی ہذا القیاس وہ وقت بہی جو اسکی کرنے مین لگتا —
چوتہی سکہ دہاتی کی بجاے کاغذ کے استعمال کرنے سے — کیونکہ اس چیز کے استعمال کرنے سے ہم تہوڑے مول کی چیز سے وہی کام نکال لیتے ہین جو کہ بڑے مول کی چیز سے اور یہہ بات بہی دریافت ہوئی ہی کہ یہہ کاغذ اگر مناسب طور سے استعمال کیا جاوے تو وہ بنسبت سکہ کے باعث زیادہ آرام اور آسایش کا ہوتا ہی —

سوالات

(۱) کن تدبیرون سے آیا ایک کوٹہی صرافہ کے لوگون کو جعلی ہنڈیون کے بنانے سے باز رکہہ سکتے ہین —
(۲) اگر کوٹہی صرافہ کے ایسی ہنڈیین نکالین جو جعلی بنایا جانی سے بخوبی محفوظ نہون تو آیا یہہ دیانت داری کی بات ہی یا بددیانتی کے اور بیان کرو کہ تمہارا جواب کن وجوہات پہ مبنی ہی —
(۳) فرض کرو کہ آیا ایک کوٹہی کے جسکے پاس سرمایہ نہین ہی بعوض اقرارنامہ لوگونکی

سوالات

لوگون کی ہنڈیین دیتے ہین تو تم بتلاؤ کہ ان ہنڈیون کی کیا اصلی قیمت ہی یعنی در حقیقت وہ کتنے مول کی ہونگی —

(۴) فرض کرو کہ کوٹھی صرافہ مذکورہ بالا کے بعوض اقرارنامہ ایسے لوگونکی جنکے پاس فراہمی سرمایہ نہین ہی ہنڈیین دیتی ہی تو تم بتلاو کہ اس کوٹھی کے ہنڈیین کتنے مول کی ہین

(۵) واضعان قانون کن تدبیرون سے امتناع کرسکتے ہین کہ کوٹھین صرافہ کے ایسے وقت [illegible] ہنڈیین نہ نکالین جب اُنکے پاس سرمایہ کافی واسطے ادا انکے زر کے نہو —

(۶) بیان کرو کہ ایک شہر مین کیونکر ممکن ہی کہ کوٹھین صرافہ کے مقدار وساطت ابتدال مین افراط تفریط واقع کرسکتے ہین —

(۷) فرض کرو کہ کوٹھی کے سبب سے پہدا مرواقع ہوگیا تو اب ہم پوچھتے ہین کہ آیا اس سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اُسکا ضرر ربدارادہ تہا —

(۸) فرض کرو کہ سارے کوٹھین ایک ملک کی ایسا ہی کام کرتی ہین تو تم بتلاو کہ اُسکے نتیجے مین کیا نتیجہ نکلیگا —

(۹) اگر نتیجے مین سے چھوٹے مول کے ہنڈیین خارج کر دی جاوین یعنے مثلاً پانسو روپیہ کے واسطے کوئی ہنڈیین نہ نکالے تو کیا اسے سکہ کی بہاو کی ادائیگی مین فرق ظہور مین آویگا —

(۱۰) یہہ ممکن ہی کہ وساطت ابتدال کی ملی جلی ہو یعنے اُسمین کچھہ نوٹ ہو اور کچھہ ہنڈیین اور اس صورت مین زیادہ فائدہ ہو بہ نسبت اُس صورت کے کہ اُسمین فقط سکہ ہی ہو مگر ہم تمسے پوچھتے ہین کہ یہہ بات کن دلایل سے ثابت ہوسکتی ہی —

(۱۱) تم جانتے ہو کہ ہنڈیون اور زر نقد مین سے کونسی چیز زیادہ قابل پسند کرنے کی ہی اور ترجیح کیا ہی

حصہ سیوم

تقسیم کے بیان مین

ہم یہان تک بیان کر چکے ہین کہ کس طریق سے مال پیدا ہوتا ہی اور کس طرح مال پیدا کرنے والے اُسے آپس مین بدل لیتے ہین — واضح ہو کہ اکثر یہہ ہوتا ہی کہ ایک شے مصنوعی فقط ایک آدمی کی محنت سے نہین تیار ہوتی ہی بلکہ کئی کئی کی کوشش سے — مثلاً کئی آدمی باری باری سے محنت کر کر ایک پلہ میدہ کا تیار کرتے ہین — ایک شخص زمین پر متصرف ہوتا ہی دوسرا اُسپر تردد کر کے بیج بوتا ہی تیسرا فصل کاٹتا ہی چوتھا چکی رکھتا ہی جسمین یہہ اناج پیسا جاتا ہی پانچوان پلہ تیار کرتا ہی جسمین یہہ آٹا بھرا جاتا ہی چھٹا اُسے چکی والے مکان سے بازار تک لیجاتا ہی ساتوان اُسے گاہک کے ہاتھہ فروخت کرتا ہی — اب ان سب مزدورون کو اس پلہ آٹے کی قیمت مین سے جب وہ خریدار کے ہاتھہ بیچا جاوے مزدوری دینی چاہئے یعنے قیمت آٹے کی پلہ کی اس طرح بانٹنی چاہئے کہ ہر مزدور کو جسکی محنت سے وہ تیار ہوا ہی اُسکی واجبی اور واجب مزدوری ملجاوے — وہ اصول جو اس طور سے قیمت کے حصے ہونے مین بموجب اہل اس علم کے داخل بحث تقسیم کے ہین — چونکہ قدر یا شے محنت اور سرمایہ کی پیدا ہوتی ہی تو یہہ بات ظاہر ہی کہ اگر ہم دو چیزون مزدوری یا مول محنت اور سود یا مول اصل کا ذکر کرین تو وہ ساری مطلب جو تقسیم سے متعلق ہی حاوی ہوجاویگا — سرمایہ بشکل زمین بعض لحاظ سے ملک اور سرمایہ سے مختلف ہی اسی لئے اسکا حال رینٹ یعنے مول زمین

ذیل مین بیان کرینگے

باب اوّل

درباب مزدوری یعنے مول محنت کے

فصل اوّل درباب اُن اُصول عام کے جنکے بموجب مزدوری یا قیمت ابتدائی محنت کی قرار پاتی ہی — ہم بیان کر چکے ہین کہ قیمت ابتدائی کسی چیز کی وہ لاگت ہوتی ہی جو اسکے پیدا کرنے مین لگتی ہی اور اسمین سب سے اول خرچ محنت کی بیشی و زیادتی ہوا کرتی ہی اسلیئے ہم پہلے لاگت محنت کا ذکر کرینگے اور بعد ازان دریافت کرینگے کہ رسد اور خرچ کا اُسپر کیا اثر ہوتا ہی —

اوّل لاگت محنت کی — بیان آسان محنت کا — آسان محنت سے ہماری مراد ہی وہ محنت جو ایک تندرست آدمی بدون پہلے تربیت یا بعد حاصل کرنے بہت تھوڑی سی تربیت کے کر سکتا ہی — اگر کوئی آدمی بدون خوراک اور پوشاک اور مکان کے مدت تک تندرست نہین رہ سکتا اسی سبب سے ہم کسی آدمی سے محنت نہین کرا سکتے جب تک یہہ سامان جو اسکی حیات کا مدار ہی اُسکے واسطے مہیا کر دین اسی لحاظ سب سے پہلے لاگت مزدوری مین یہہ باتین داخل کی جاتی ہین —

دوم از آن جبتک ایک خاص عمر نہین حاصل کرتا تب تک لائق محنت کرنے کے نہین ہوتا — ایام خورد سالی مین لازم ہی کہ وہ اور لوگون کی محنت کے ثمرہ سے پرورش پاوے اگر اسطرح اُسکی پرورش نہوا کرے تو چند سال مین ساری نسل آدمی کی معدوم ہوجاوے — اسی وجہ سے تخمینہ مزدوری یعنے محنت کا فقط اتنا ہی نہین مقرر کرنا چاہئیے کہ مرد صرف پرورش پاوین بلکہ اُنکی اولاد بھی اکثر آدمی بعد زائل ہوجانے قوائے جسمانی کے جب اُنسے محنت نہین ہو سکتی بقیہ حیات رہتا ہی اور

اسی لیے اُنکی پرورش کرنی ضرور ہی ورنہ وہ بہوکا مر جاوے — یہانسے معلوم ہوا کہ اُجرت مزدور کی اُتنی ہونی چاہیے کہ وہ خود اپنی اوقات بسر کرسکے اور کچھ سرمایہ واسطے بڑہاپے کے جب اُس سے محنت نہیں ہو سکے گی پس انداز رکھہ سکے یا اُسکے اولاد کے اُتنی مزدوری ہو کہ وہ آپ بہی کہاوے اور اپنی بڈہی ماباپ کی بہی پرورش کرسکے — حسب ارشاد ہیں کہ ہم یہہ امور واقعی پاتی ہیں

اسی وقت میں بیان کرنا اسباب کا بہی ضرور ہی کہ لاگت محنت کی یا مخمتانہ مزدور کا جسے امور مذکورہ بصدر عمل میں آسکیں ولایت ہای مختلفہ میں مختلف ہوگی — ولایت ہاے گرم میں جہاں خوراک انسان کی اکثر نباتی اشیا سے مشتمل ہوتی ہی اور جہاں بہت ضرورت اور چیزوں مثل ایندہن اور اچہے اور گرم مکانات اور گرم پوشاک کے نہیں ہوتی وہاں نسبت سرد ولایتوں کے جہاں خرچ مزدور کا بہ ضرورت بہت ہونا چاہیے کمتی ہوگی — لیکن اسکا عوض خود بخود ہو جاتا ہی کیونکہ گرم ملکوں میں بسبب زیادتی حرارت کے قواے جسمانی بہت گہٹ جاتی ہیں اور وہاں جیسا کہ تہوڑی مزدوری دیتے ہیں ویسا ہی عوض اسکی تہوڑی محنت ملتی ہی خلاف اسکے سرد ولایتوں میں زیادہ اُجرت دینی پڑتی ہی ویسا ہی مزدور بسبب قوی ہونے قواے کے زیادہ محنت کرتا ہی — آسان محنت کے مزدوری کا ان اصول پر قرار پاتی ہی اُسکے مقرر کرنے میں ان سب باتوں کا لحاظ رکہنا چاہتا ہی — ایک ملک کیسی ہی حالت میں ہووے مگر مزدوری بیچ قسم کی مزدوروں کی اتنی ہوتی ہی کہ وہ اور اُنکی بال بچے اُسسے پرورش پا سکیں —

دربارہ محنت مع تربیت کے بہت کام ہوں اور تربیت کے کرنے کے واسطے ... کی تربیت مطلوب ہوتی ہی کوئی بدون پانے اُس تربیت کے جو ...

پیشہ سے متعلق ہی نجار یا سنار یا جوہری یا طبیب یا وکیل نہیں بن سکتا — اب واضح ہو کہ اس تربیت کے حاصل کرنے میں زر خرچ ہوتا ہی اسمیں وقت اور زر دونوں صرف ہوتے ہیں — اگر کوئی شخص ایک پیشہ اختیار کرنا چاہے تو ضرور ہی کہ پہلے اسکے سیکھنے میں کچھہ وقت صرف کرے اور اسمیں خود مصروف ہووے یا کسی اس پیشہ والے کی شاگردی اختیار کرے — اس تمام وقت میں اسے ذرا بھی اجرت نہیں ملے گی بلکہ اکثر الٹا اسے تربیت کے واسطے کچھہ خرچ کرنا پڑیگا — جب اسنے اسطرح تربیت پائی اور کار سے آگاہ ہوگیا تو وہ اب نسبت بیشتر کی زیادہ مول کی محنت کریگا اور اسی لیئے وہ مستحق پانے زیادہ اجرت کا ہوگا — اس اجرت کے مقرر کرنے میں اس وقت اور مال کا جو اسکی تربیت میں صرف ہوئی ہیں ضرور لحاظ رکھنا پڑیگا جتنا کہ زیادہ زر اور وقت اسکے تربیت میں صرف ہوئی ہیں اتنی ہی زیادہ اسکی مزدوری ہونی چاہیئے — یہہ بات ظاہر ہی کہ محنت شامل بہ تربیت کے واسطے نسبت آسان محنت کے زیادہ محنتانہ ملنا چاہیئے کیونکہ اگر ایسا نہو تو اس قسم کی محنت کبھی دستیاب نہوگی — کسواسطے کہ کون اپنی اولاد کو کسی پیشہ کے واسطے روپیہ خرچ کرکے تربیت کریگا جب وہ جانتا ہی کہ اسے اسیقدر مزدوری ملی گی جتنی کہ بغیر تربیت پانی سکے ملتی ہی — یہہ بڑی اصول ہیں جنکے بموجب مزدوری قرار پا سکتی ہی — ہمیشہ اجرت اتنی ہونی چاہیئے کہ اسمیں مزدور کی پرورش ہوسکے اور اسکو عوض کافی اس خرچ کا ہوجاوے جو اسنے اپنی پیشہ کے سیکھنے اور عمل اور ہوشیاری حاصل کرنے میں اٹھایا ہی —

دوم طلب محنت کے مسئلہ کو دو صورتوں میں بیان کرنا چاہیئے — پہلے طلبگاری

طلبگاری محنت مع تربیت کے

آسان محنت کے اور دوسرے طلبگاری محنت مع تربیت کے ـ

پہلے طلبگاری آسان محنت کے جو واسطے پیدا کرنے اشیاء لابدی اور روزانہ خرچ کے درکار ہوتی ہیں منجملہ ضروریات کے ہیں جبکہ اسکے ہر جگہ بافراط طلبگاری ہوتی ہے پر آدمی [illegible] اسی محنت کی طلب رکھتا ہی جو واسطے پیدا کرنے اشیاء مصارف روزمرہ کے مثلاً کھانے اور کپڑے اور مکان وغیرہ کے درکار ہی ـ تاکہ اُس محنت سے فایدہ حاصل ہو ضروری ہی کہ اُسکے ساتھ سرمایہ بھی شامل کیا جاوے ـ تنہا محنت اور تنہا سرمایہ سے کچھ کام نہیں نکل سکتا ہی ـ ہر ایک ان میں کا بدون دوسرے کے محض بیکار ہی ـ اسلیے جس قدر پاس سرمایہ ہوتا ہی اُسی قدر محنت [illegible] کہ اُس [illegible] کے ساتھ [illegible] استعمال کریں [illegible] شخص [illegible] [illegible] مزدوروں کی طلب ہی ـ جو شخص پانسو روپیہ [illegible] مزدور [illegible] کا [illegible] نسبت اُس شخص [illegible] کا [illegible] زیادہ [illegible] مزدوروں کی طلب ہوگی اور [illegible] زیادہ [illegible] نسبت اُس [illegible] کام [illegible] ہی ـ [illegible] یہ مسئلہ [illegible] ہی کہ جس قدر زیادہ سرمایہ ہوتا ہی [illegible] مزدوروں کی ضرورت ہوگی [illegible] زیادہ محنت کی طلبگاری ہوگی ـ اگر [illegible] مزدوروں کی تعداد کی نسبت [illegible] سرمایہ [illegible] زیادہ ہو تو سرمایہ [illegible] ایسے [illegible] ہو جاوینگے کہ وہ ایک دوسرے کی بحث میں مزدوروں کو [illegible] مزدوری دینگے اور اس سبب سے محنت گران ہو جاویگی ـ مزدور جماعت [illegible] اُن کاموں کے انجام دینے [illegible]

مین جو قسم اوّل کی محنت چاہتے ہین کافی نہونگی اور اسی لئی درجہ دوم مین سے چند
مزدور جماعت اوّل مین داخل ہونگی اور علیٰ ہذا القیاس ہر ایک جماعت مزدورونکی
ایک ایک درجہ کی ترقی کرے گی تمام بستی مین محنت گران ہو جاویگی اور حالت لوگون
کی بہتر ہو جاوے گی بہت تہوڑے بچے وفات پاوینگے اور بہت مزدورونکی پرورش
ہو وے گی — اگر ان زیادہ مزدورونکی کفایت نہین ہوگی تو مزدور اور ملکوں نے
جہان انکی کم قدر ہوگی اور جہان وہ سرمایہ کی نسبت سے زیادہ ہو گئے آجاوینگے
— خلاف اسکے جب سرمایہ بنسبت مزدورونکی تہوڑا ہوتا ہی جتنی آدمی خواہان مزدوری
کے بافراط ہوتے ہین اور انکی کار تہوڑا ہوتا ہی اسحال مین مزدورونمین کشمکش ہوتی
ہی یعنی ہر ایک چاہتا ہی کہ تہوڑی مزدوری لیکر کار لیلیوے اور اسی سبب سے
محنت سستی ہو جاتی ہی اور صورت جو حالہ گذشتہ مین بیان ہوئی ہی اسکے برعکس
ہو جاوے گی یعنے حالت مزدورونکی بدتر ہونے لگی گی — بعضے بھوکے
مرینگے اور بعضے نقل مکان کرینگے اور بہت بچے اور کمزور آدمی بسبب
اور شدائد موسم کے مرجاینگے — اسطرح آدمی گہٹ جاینگے اور یہہ حال
تب تک رہیگا کہ رسد محنت کی موافق مقدار سرمایہ کے ہو جاوے اور محنت
گران ہونے لگے گی — یہانسے دریافت ہوتا ہی کہ اگر کوئی

ملک حالت بہبود مین رہے ضروری ہی کہ اسکا سرمایہ زیادتی آبادی سے جلد
بڑہتا جاوے بالفعل یہی حال ایک ملک کا ہی — اگر اسکی آبادی نسبت سرمایہ کے
جلدی بڑہے اور سرمایہ بالکل نہ بڑہے اور جو کچھ بڑہے وہ آبادی سے کم بڑہے
تو بہت جلدی ایک زمانہ تکلیف اور سختی اور افلاس کا مزدورونکے لئی آپہنچیگا
— اسوقت زیادہ مزدور بہ نسبت کہ انکی احتیاج ہی یا انکی لئی کار ہی ہونگے

اِس مقام سے بخوبی معلوم ہوتا ہی کہ کسقدر کفایت شعاری لوگون اور سرکار کی باعث رفاہ خلایق ہی ــ جو آدمی کہ اپنی سرمایہ کو بیکار چیزون کی خریدنے مین ضایع کرتا ہی وہ فی الحقیقت وہ وسیلے خراب کرتا ہی جنکے سبب سے بیچارے مزدور اپنا روٹی کا ٹکڑا کما سکتے ہین ــ یہی حال سرکار کا بھی ہی ــ جو سرکار کہ مال کو لڑائی اور خرچ غیر پیداوار مین صرف کرتی ہی وہ درحقیقت ملک کے سرمایہ کو ضایع اور خراب کرتی ہی اور اُس مال کو جو لوگون کی محنت سے جمع ہوا ہی خراب اور ضایع کرتی ہی ــ ایک ایک روپیہ کا اِس طرح ضایع ہوجانا درحقیقت خراب ہوجاتا ہی ان وسیلون کا جنکے سبب سے مزدور لوگ پرورش پاسکتے ہین فرض کرو کہ ایک ملک مین دس کروڑ روپیہ ہی اور اُس سارے روپیہ کا مستعمل ہونا واسطے کام سے لگا دینے تمام رعایا کے اور انکی روٹی بہم کردینے کی ضرور ہی اب اگر سرکار اُسمین سے ایک کروڑ روپیہ لڑائی مین صرف کرڈالے تو وہ رعایا جو اُس ایک کروڑ کے مستعمل ہونے سے کار سے لگی تہی اور پرورش پاتی تہی بیکار ہوجائیگے اور اگر یہہ لوگ بیکار رکہے جاوین اور انکی حصہ کے تکلیف سب پر بانٹ دی جاے تو سب لوگون کی مزدوری کا بہاو اُتر جائیگا یعنے انکی تہوڑی مزدوری رہ جاوے گی اور اسکی سبب سے ہر آدمی نسبت پہلے کے بُرے حال مین ہوگا اور بعضے محتاج ہوجاوینگے اور بہوکے مرینگے ــ

در باب طلبگاری محنت مع تربیت حال اِس قسم کی محنت کا بہی اُصول مذکورۂ الصدر پر منحصر ہی ــ ہر بستی مین وکیلون طبیبون اور دانا اور ضوابط قوانین اور مصنف وغیرہ کے محنت کی ضرورت ہوتی ہی اسی لیئے ان پیشون کے لوگون کی ضرور طلبگاری ہوگی ــ اگر تربیت یافتہ مزدور مقدار احتیاج سے زیادہ ہون تو انکی مزدوری

مزدوری کمتی ہوگی اور اسکی خلاف صورت مین انکی اُجرت بڑی ہوگی —
جب اُجرت واسطے تربیت یافتہ لوگون کی محنت کے اتنی کمتی ہوجاویگی کہ اسکے
عوض مصارف تربیت پانی اور دانائی اور ہوشیاری حاصل کرنے مزدور کا بہبود نہو جاوے
تو ایسے مزدورون کی رسد مین قصور واقع ہوگا کیونکہ لوگ کسی اور کاروبار
کیطرف متوجہ ہونگے — طلبگاری اس قسم کی محنت مین اختلاف بموجب
انقلاب حالت بستی کے ہوتا رہتا ہی دولتمند اور عیاش لوگون مین نسبت
غریب اور پرہیزگارون کے زیادہ احتیاج طبیبون کی ہوتی ہی — جون جون
کوئی بستی پرانی ہوتی جاتی ہی وہین اُسمین دعوی اور حقوق زمین کی پیچیدہ
اور مشکل ہوتے جاتے ہین اور لوگون کو دغا اور فریب مین آجانیکا زیادہ
خوف پیدا ہونی لگتا ہی اور اسی باعث سے احتیاج اُن لوگون کی پیدا ہوتی ہی
جنہون نے اپنا وقت مطالعہ قوانین مین صرف کیا ہی اور لوگون کو نصیحت دیسکتے
ہین کہ اس طور سے قانون سے فایدہ اوٹھاو —

تنبیہ — اب ہم دونون قسم کی محنت کی رسد کا بیان کرینگے — کسی ملک مین
مقدار محنت کی منحصر ہی اوپر تعداد تندرست آدمیون کے اور اسیلئی رسد
محنت کی منحصر ہوگی اُن باتون پر جنسے انسان تندرست اور صحیح رہے — بڑی
باتین انمین کی یہہ ہین — پہلے وسایل بسر اوقات اور گذران کے جو مزدورونکو
حاصل ہون — جہان مزدوری تہوڑی ہوگی اور وسایل اوقات گذران
کرنے کے محنتی آدمیون کو بمشکل ہات آوینگے وہان آبادی بہت کم بڑہیگی
بلکہ قایم رہیگی اور غالب ہی کہ وہ اُلٹے گھٹنے لگیگی — جبکہ جمیع اشخاص
ایک کنبے کے ایام تندرستی مین فقط اتنا کما سکین کہ اُسسے اُنکے روزانہ خورد و

مہیا ہو تو ضرور رہی کہ ایام بیماری میں وہ بہت تکلیف اٹھائیں — ایسے حال میں
بچے اور بوڑھے بسبب نہ میسر ہونے آسایش اور آرام کے وفات پاینگے
اور چونکہ بیماری حسب لوگون کو عائد ہوتی ہی تو ایسے زمانہ مین ضرور بہت
آدمی مر جاینگے — اس وجہ سے وبائین اور خصوصًا جو بچون کو عائد ہوتی ہین
غریب آدمیون کی بچون پر نسبت امیرون کی بہت تمامت قتل اور سختی کا
دراز کرتے ہین — جن ملکون مین اجرت غریب آدمیون کی تہوڑی
ہوتی ہی وہان اکثر پایا جاتا ہی کہ وہ مری جسکے باعث بچہ بہت تیزی قریب لاولد
ہو جاتے ہین — خلاف اسکے جسقدر مزدور لوگون کو اوپر آرام اور آسایش
زندگی کے زیادہ قدرت ہوتی ہی اتنا ہی انکی آل اولاد زیادہ بڑہتی ہی
علاوہ اسکے مزدور اُن ملکون مین سے جہان آبادی بہ نسبت
سرمایہ کی بہت ہوتی ہی نقل مکان کرکے فورًا اُن ملکون مین چلے جاتے ہین
جہان انکی زیادہ احتیاج اور قدر ہوتی ہی یعنے انہین مرکی اجرت ملتی ہی اور
اسی لئے پُرانی بستیون سے نئی بستیون مین مزدور بافراط چلے جاوینگے
یا اُن ملکون سے جہان تہوڑی اجرت ملتی ہی مزدور اور محنتی آدمی ہمیشہ نقل
کرکے جہان زیادہ مزدوری ملیگی چلے جاوینگے — یہی وہ باعث ہی جسسے
کہ زمانہ حال مین ممالک متفقہ امریکا اور کینیڈا مین روز بروز آبادی
زیادہ ہوتی جاتی ہی — وہان اجرت بڑی ہی اور جو آدمی کہ محنت کرنی
چاہتے ہین انہین وہان آرام اور آسایش زندگی بدست رس ہو سکتی ہی
اور وہ اپنی آل اور اولاد کو آرام مین پرورش کر سکتے ہین — اسی باعث سے

کانیڈا Canada

سے ممالک مذکورالصدر مین نسبت پرانی بستیون کی تھوڑے بچے مرتے ہین اور وہان
بہت جلد آبادی بڑھتی ہی — اس وجہ سے کہ وہان بڑی اُجرت ملتی ہی ہر سال
ممالک فرنگستان سے صدہا آدمی نقل مکان کرکے وہین جاتے ہین —
دوسری ایک اور شرط ضروری جو واسطے جلدی بڑھانے آبادی کے چاہئے
یہہ ہی کہ آدمی نیک بخت اور نیک افعال ہون — بد افعالی مین ضرور زر
خطیر خرچ ہوتا ہی اور اُسسے حیات انسانی کو بہت مضرت پہونچتی ہی —
وہ مزدوری کسی کام کی نہین جو اگرچہ بہت بڑی ہو مگر اُسے مزدور عیاشی
اور فضول خرچی مین صرف کرے — اُسکا سارا کنبا بہوکا مرے گا قریب
سارے تکلیفین جو بچون کو دامنگیر ہوتی ہین نتیجہ انکی ماباپ کی بدی اور بد افعالی کا
ہوتا ہی — پس ان دونون چیزون یعنے اُجرت مزدور اور اسکے افعال
پر بڑھنا آبادی کا اکثر موقوف ہی اور اوپر بڑھنے آبادی کے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہی
انحصار ہی رسد محنت کا — یعنے انہین باتون پر رسد تربیت یافتہ آدمیون کی
محنت کے موقوف ہی — اگر ایسے آدمیون کو اتنا محنتانہ ملے کہ اُسسے عوض انکے
صرف وقت اور سرمایہ کا جو انہون نے تربیت کے حاصل کرنے مین اُٹھایا ہی ہو جاوے
تو البتہ لوگون کو انکی محنت پر دسترس ہوگی یعنے لوگ اپنی وقت اور توجہ کو
تحصیل علم اور ہنر کی طرف لگاوینگے — خلاف اسکے جب اس محنت کا محنتانہ
کافی اور وافی نہوگا تو آیندہ کو کوئی آدمی تربیت مین وقت اور مال نہ کہوئیگا
اور جنہنے تربیت پائی بہی ہوگی وہ بہی اپنی توجہ کو اور طرف مائل کریگا اور اس
طرح اس محنت کی رسد گہٹ کر موافق مقدار احتیاج کے رہجاوے گی —

سوالات

(۱) کوئی مثال آسان محنت کی بیان کرو—

(۲) بعضے ایسے وسایل آرام کے بیان کرو جن بغیر مزدور محنت نہیں کر سکتا اور جو واسطے محنت کرنے کے بہت ضروری ہیں—

(۳) بیان کرو کہ کسواسطے مزدور اپنی خوراک کے صرف سے زیادہ کما وے تاکہ بیس برس بعد زمانہ حال کی اتنی ہی اُجرت رہی جتنی کہ اب ہی—

(۴) فرض کرو کہ آدمی دو سو برس تک محنت کر سکتا تو بتلاو کہ اُسکے مزدوری پر کیا اثر ہوتا اور اُسکی کیا وجہ ہی—

(۵) فرض کرو کہ آدمی کُل دس برس تک محنت کر سکتا تو بتلاو کہ ایسے مخدتانہ مزدوری پر کیا اثر ہوتا اور اُسکی کیا وجہ ہی—

(۶) اُس فرق کو بیان کرو جو درمیان مزدوری ممالک حار اور بارد کے ہوتا ہی اور بتلاو کہ گرم ملک کے مزدور کا خرچ بارد ملک کے مزدور سے زیادہ ہی یا کمتی اور اگر زیادہ ہی تو کیوں—

(۷) ایک جوہری اتنی سخت محنت نہیں کر سکتا جتنا کہ وہ مزدور جو اینٹ پتھر ٹوکری ڈھوتا ہی مگر اسکو کیوں بڑی اُجرت ملتی ہی—

(۸) وکیل ذرا بھی جسمانی محنت کے نام سے ہاتھ پیر نہیں ہلاتا ہی مگر اُسکو کیوں زیادہ اُجرت نسبت ایک بڑھئی کے ملتی ہی—

(۹) بعضے اُس قسم کے محنت بتلاؤ جنکی مدام طلبگاری ہوتی ہی—

(۱۰) اور کیا وجہ ہی کہ اُس قسم کی محنت کے ہمیشہ طلب ہوتی ہی—

(۱۱) ایک دولتمند آدمی کو کیوں ہمیشہ مزدوری کی احتیاج ہوتی ہی اور مثالیں دیکر بتلاؤ کہ یہہ امر واقعی ہی—

سوالات

(۱۲) کیون ایک اہل دول نسبت غریب آدمی کے مزدور کو زیادہ کام دی سکتا ہی
(۱۳) کاروبار کی گرم بازاری سے محنت کے طلب پر کیا اثر ہوتا ہی —
(۱۴) کاروبار کے بند ہو جانے سے امیرون کو زیادہ نقصان ہی یا غریبون کو
(۱۵) فرض کرو کہ ایک کارخانہ کسی امیر کو ایک گروہ بدمعاشون نے جلادیا یا کسی اور طرح خراب کروا ڈالا تو اسسے کسکو زیادہ خرابی عائد ہوگی —
(۱۶) اُس ملک کا حال بیان کرو جسمین بسبب بڑھنے تعدادی یا کسی اور باعث کے سرمایہ ہر سال کمتی ہوتا جاتا ہی —
(۱۷) فرض کرو کہ ملک آیرلینڈ مین صورت بہبود ہونے لگی اور آہستہ آہستہ مزدورون کو زیادہ اُجرت ملنے لگی تو بتلاؤ کہ اسکی کسقدر بہبود ظہور مین آوے گی —
(۱۸) فرض کرو کہ ایک ملک مین ہر سال پانچ کروڑ کا سرمایہ زیادہ ہوتا جاتا ہی اور کہ بیس برس تک یہ سارا روپیہ لڑائی مین صرف کیا جاتا تو بتلاؤ کہ اسسے ملک کے آبادی پر کیا اثر ہوتا —
(۱۹) نتایج جو گھٹتے ہونے اُجرت کے جو ایک کنبے پر عائد ہو سکتی ہین بیان کرو —
(۲۰) کن ملکون اور کون سے فریق لوگون مین وبا سے ہیضہ بہت سے آدمیون کو ہلاک کرتی ہی —
(۲۱) کیون صدہا آدمی ممالک فرنگستان سے امریکا کو نقل مکان کرکے چلے جاتے ہین
(۲۲) کن ملکون مین سے بہت سے آدمی نقل مکان کرتے ہین اور اسکی کیا وجہ ہی
(۲۳) زرخیز یا نہ ہونے زمین سے تعداد آبادی پر کیا اثر ہوتا ہی —

Ireland آیرلینڈ

(۲۴) کسی خاص ملک کے سرمایہ کی تعداد سے اُسکی آبادی پر جو اسکی وسیلہ سے کام سے لگ سکتے ہیں کیا اثر ہوتا ہے —
(۲۵) کیا بسبب سرمایہ کے آدمی چٹیل پہاڑون پر حیات بسر کر سکتا ہی اور یہہ بات کیونکر وقوع مین آسکتی ہی —
(۲۶) بسبب کفایت شعار اور معتدل ہونے لوگون کی آبادی کے زیادہ ہونے پر کیا اثر ہوتا ہی —
(۲۷) اسباب کے ہونے میں سرمایہ اور آبادی ملک پر کیا اثر ہوگا —
(۲۸) فرض کرو کہ ایک صاحب عزم آدمی کو جو ایک گانو مین رہتا ہو زمین جوتتے وقت دس لاکھ روپیہ ملجاوے اور اُسکا کوئی دعوے نکرے تو اسباب سے تعداد آبادی گانو پر کیا اثر ہوگا —
(۲۹) فرض کرو کہ ایک گانو مین ایک کارخانہ دس لاکھ روپیہ کا جل جاوے اور اُسکا مالک تباہ ہوجاوے تو بتلاؤ کہ اسسے اُس گانو کے آبادی پر کیا اثر ہوگا —

فصل دوم در باب ان باتون کی جنکا اثر بعضے وقت محنتانہ یا مزدوری پر ہوتا ہی —

ہم ابہی یہہ بات بیان کرچکے ہین کہ ایک خاص مقدار سرمایہ کے واسطے کار سے لگانے کسی ایک آدمی کے ضرور درکار ہی — اب یہانپر یہہ بات پائی گئی کہ اُس مقدار سرمایہ سے جو کسی کام مین لگائی جاوے کچھہ خاص آدمی کار پر لگائین گے — اگر کچھہ حصہ اُس سرمایہ کو اُس کار سے نکال کر کسی اور کار مین لگادینا تو ضرور ہی کہ اِستی بہاؤ مین مزدوری کے فرق واقع ہوگا یعنے جس کار سے کہ نکال لیا گیا ہی اُسمین تو مزدوری لوگون کی گہٹ جائیگی اور جسمین کہ وہ لگایا گیا ہی

گیا ہی وہان بڑھ جائیگی — یہہ نتایج اُن قوانین سے نکلتے ہین جو کسی نوع سے
سرمایہ کے کسی کام مین لگے رہنے مین مداخلت کرتے ہین — علاوہ اسباب
عامہ کی بعضے پیشون مین اختلاف مزدوری کا بسبب اور بواعث خاص کے وقوع
مین آتا ہی اور وہ یہہ ہین — پہلے بسبب سہولت یا اشکال یا رنج اور راحت
کے جو کسی پیشہ مین ہوتے ہی یا قدر کے جو اسکے اہل زمانہ کے نزدیک ہوتی ہی
— جبکہ کوئی پیشہ بسبب اپنے صفات ذاتی کے پسندیدہ نہو تو آدمی اسکا اختیار
کرنا نہین چاہتے اور اسلیئے اگر ہم چاہین کہ اسے آدمی اختیار کرین تو ضروری
کہ انہین زیادہ اجرت دین تاکہ اسکے لالچ سے وہ خلاف اپنی طبیعت کے کام
کرین — جبکہ کوئی کار ایسا ہو کہ اسکا کرنا سب کو پسندیدہ ہو تو بہت آدمی چاہتے
ہین کہ اُسے اختیار کرین اور اسوقت بسبب زیادہ ہونے رسد کے مقدار
احتیاج سے مول محنت کا سستا ہو جاتا ہی دوسرے بسبب ہوشیاری
اور دانائی کے جو کسی کار کے کرنے مین مطلوب ہوتی ہی یہہ اختلاف دو باعثون
سے واقع ہوتا ہی — پہلا جتنی زیادہ دانائی کہ کسی کام کے کرنے مین مطلوب
ہوتی ہی وتنی ہی تھوڑے آدمی اسکے کرنے کے لائق ملتے ہین اور اسلیئے
رسد تھوڑی ہوتی ہی — دوسرا جتنا زیادہ وقت کہ اسکام کے کرنے کیے
لیاقت حاصل کرنے مین لگیگا اُتنا ہی زیادہ محنتانہ پانیکا مزدور مستحق ہوگا
تیسرے بسبب اعتماد کے جو نوکر پر رکھا جاتا ہی — بہت سے ایسے علاقہ
ہین کہ انہین نوکر پر بہت اعتماد رکھنا پڑتا ہی — انکی سربراہی کے لیئے نیک
بخت اور دلبر اور ہوشیار اور پیش بین آدمی کی ضرورت ہوتی ہی اور چونکہ
یہہ سب صفات اکثر ایک ہی آدمی مین بہت مشکل سے پائی جاتے ہین

پس نہایت لائق امیدوار جن پر وہ علاقہ سپرد کئے جاوین بہت تھوڑے سے ہوتے
ہین — جب رسد مقدار احتیاج سے کم ہوئی تو تنخواہ یا محنتانہ ایسے علاقہ
دارون کا بڑا ہوتا ہی اور چونکہ وہ آدمی جنکا بہت سرمایہ معرض خطر مین
ہووے گا ایسے آدمیون کو اپنے فایدہ کے لئے جتنی اُجرت کہ وہ لیوین
گے دیکر نوکر رکہین گے اور اسی سبب سے ان لوگون کی اُجرت ہمیشہ زیادہ
اُن لوگون کے محنتانہ سے رہے گے جنکے اوپر اسقدر اعتماد نہین رکہا جاتا
ہی — جو نہے اوپر مدام رہنے یا نہ رہنے نوکری کے — بعضے
قسم کی محنت کے ہمیشہ ضرورت ہوتی ہی اور اُس قسم کی محنت کی مزدور
مدام کار سر لگے رہتے ہین — مگر بعضے قسم کی محنت کرنے مین مزدور
ہمیشہ باکار نہین رہتے ہین لیکن ہر دو صورت مین حسب اصول تقسیم محنت
کے ہر قسم کے مزدور کو لازم ہی کہ اپنی نوکری کے سارے وقت کو اُس
کار کے کرنے مین بسر کرے پس صورت ثانی مین جب مزدور یہہ جانتے ہین
کہ وہ مدام باکار نہین رہین گے تو اُس کار خاص کے اختیار کرنے کے
لئے زیادہ اُجرت بہ نسبت صورت اولی کے جب انہین یقین مدام باکار
رہنیکا ہوتا ہی لیوین گے — ہم کرایہ کے گاڑی مین ایک کوس کے فاصلہ
جانے کے لئے زیادہ محنتانہ دیتے ہین بہ نسبت کہ جب دو یا تین منزل جاتے
ہین اور باعث اسکا یہہ ہی کہ صورت اولی مین نوکری تہوڑی دیر کے
واسطے ہوتی ہی اور صورت ثانی مین بہت وقت کے لئے — پہلی بات کو
تلاش مین مسافرون کے بہت وقت صرف ہوتا ہی اور جب ہم اسکو نوکری
دین تو ضرور ہی کہ عوض اسکے وقت کی صرف کا کردین یعنی اُسی زیادہ محنتانہ دین

سوالات

(۱) فرض کرو کہ بموجب اجرا پانے قانون سرکاری یا کسی اور باعث کے نصف اُس سرمایہ کا جو اب تجارت مین پھیلا ہی اُسمین سے نکال کے کسی اور کار مین لگایا جاوے تو اسے ملاحون کے اُجرت پر کیا اثر ہوگا —

(۲) فرض کرو کہ بہت روپیہ دانئی اس طرح نکالا جا کر دستکاری کے کام مین صرف کیا جاوے تو اسے دستکارون کے محنتانہ پر کیا اثر ہوگا —

(۳) وہ کونسی اصل ہی جسکے بموجب واضعان قانون ایسا کام کر سکتے ہین کہ ایک فرقہ کے ادمیون کو جو بہر نوع ویسا ہی استحقاق رکھتے ہین جیسا کہ دوسرے فرقہ کے تکلیف پوہنچا کر دوسرے فرقہ کے لوگون کو فایدہ پوہنچا وین —

(۴) کسواسطے مزدوری اُس شخص کے جو پہاڑ اُڑاتا ہی زیادہ ہی بہ نسبت مزدوری ایک سنگ تراش کے —

(۵) کسواسطے آمدنی منصف کے نسبت آمدنی ایک وکیل کی کمتی ہوتی ہی اگرچہ دونون استعداد اور لیاقت مین برابر ہوتے ہین —

(۶) کس سبب سے محنتانہ اُس شخص کا جو دوربین اور چشمہ اور اور اسی قسم کے آلات بناتا ہی زیادہ ہوتا ہی بہ نسبت محنتانہ شیشہ گر کے —

(۷) کسواسطے کپتان کشتی کا نسبت اپنی کارندہ کے اور اسکا کارندہ بہ نسبت ملاح کے زیادہ محنتانہ پاتے ہین —

(۸) کسواسطے انجینیر کشتی دخانی کا نسبت منصرم انتظام اسی کشتی کے زیادہ تنخواہ پاتا ہی —

(۹) کسواسطے بالون کے آراستہ کرنے والون کو دس دقیقہ کے واسطے زیادہ

اُجرت بہ نسبت سارے دن کی مزدوری نجار کی دی جاتی ہی —
(۱۱) ہم کسواسطے اُس آدمی کو جسے فقط ایک دن کے واسطے نوکر رکہتے ہو زیادہ اُجرت دیتے ہو —

باب دوم
بیچ بیان روپیہ کی قیمت یا سود کے

فصل اوّل۔ درباب ذکر اسبابات کے کہ ہم بعوض استعمال میں لانے روپیہ کے کیوں سود ادا کرتے ہیں

وہ سوال جو ہماری توجہ کو اس مطلب سے نہیں لگنے دیتا اور جسے ایک مغالطہ پر جاتا ہی یہہ ہی کہ کیوں اگر ہم کسی کے روپیہ کا استعمال کریں تو اسکے لئے کچھہ ادا کرنا چاہئے — چونکہ ہم ایک شخص کو اتنا ہی مال واپس کر دیتے ہیں جو ہم نے اُسسے قرض لیا تھا تو کیوں ہمکو لازم ہی کہ واسطے اسکے اپنے پاس فیما بین عرصہ لینے اور دینے کے رکہنے کے کچھہ ادا کریں پہلے اس سوال کا جواب دیا جاتا ہی —
ہر ایک شخص میں جو کسی باقاعدہ پیشہ میں محنت کرتا ہی دو صفات ہوتے ہیں جنکے باعث سے اسکے محنت قابل پیدا کرنے کی ہوتی ہی اور وہ یہہ ہیں اوّل قوت دوم عقل — اوّل کی وساطت سے وہ آسانی سے اس محنت کے کرنے کے لایق ہوتا ہی جو سب سے ارزان ہوتی ہی اور دوسرے صفت اوّل کی ساتہہ شامل ہو کر اُسے لایق انجام دینے علم طلب محنت کے کر دیتی ہی — لیکن واسطے کرنے دوسری قسم کے محنت کے اسکو ضرورت اوزار اور اسباب یعنے سرمایہ کی ہوتی ہی جسکے بغیر وہ فقط آسان ہی محنت کر سکتا ہی — ایک لوہار کی عقل کس کام آتی اگر

اگر اسکے پاس بھٹی اور لوہا نہ ہوتا یا عقل ایک نجار کی بغیر از آلات اور لکڑی کے یا ایک روئی کاتنے والے کی بغیر از محلوج خام کے — بغیر ان چیزون کی یہہ سب اہل پیشہ وہی محنت کر سکتے جو انکی بن آلات ناخنون سے ہو سکتی — قرض کرو

زید لوہار ہی اور اسکے پاس آلات اور لوہا اور بھٹی ہین جنکے وسیلے سے وہ ہر روز محنت کرتا ہی اور اس طرح مزدوری محنت اور عقل کی حاصل — اگر وہ ان چیزون کو عمر کی تئین ایک ہفتہ کے لئے قرض دیوے اور خود اس عرصہ مین سر پر بوجھہ اٹھانیکا کام کرے اور اسواسطے اپنے پیشہ کے چھوڑنے سے فوایدا پنی عقل کے نہ اٹھا سکے تو ضرور ہی کہ عمر جو ان چیزون کو قرض لیتا ہی زید کو بعوض انکے اب استعمال کرنے کی کچھہ جزا ادا کرے — اب فرض کرو کہ عمر ان چیزون کو ایک سال کے واسطے قرض لیتا ہی اسحالت مین بموجب دلیل مذکورہ بالا کے اسی زید کو کچھہ دینا چاہیے — اگر زید کے پاس روپیہ ہووے اور وہ اسکو عمر کے تئین قرض دیوے جسکے وسیلے سے عمر اوزار اور لوہا وغیرہ اپنے لئے خرید سکتا ہی تو بھی عمر کو اس زر کے واسطے ٹھیک اسی وجہ سے کچھہ دینا چاہئے جیسے کہ وہ واسطے اوزار اور سرمایہ کے دیتا تھا کیونکہ اگر زید اسکو قرض نہ دیوے تو وہ خود ایک بھٹی تیار کر سکتا ہی اور اسکے وسیلے سے خود منفعت حاصل — یہانسے ہم یہہ عموماً کہہ سکتے ہین کہ جسوقت ہم روپیہ کے قرض کا ذکر کرتے ہین تو اسسے حقیقت مین روپیہ نہین مراد ہوتا ہی بلکہ اور سرمایہ جسکی ضرورت ہوتی ہی اور جسکی عوض ہم سود ادا کرتے ہین — اگر ایک اہل پیشہ روپیہ کو جو وہ قرض لیتا ہی اپنی صندوق مین بند کر رکھی تو وہ اسسے کچھہ فایدہ نہین اٹھاوے گا — یہہ روپیہ صرف اسی وقت کسی کام کا ہوتا ہی جبکہ وہ کسی اور شی کے ساتھ

بدلا جاتا ہی جو شئی کہ محنت کے ساتہہ شامل ہو کر کچھہ فایدہ بخشتی ہی — یہہ امر واقعی ہی کہ ہر ایک شخص بقدر بہم پہنچانے روپیہ کے اسکو آلات یا سرمایہ یا اسباب تجارت سے بدلتا ہی — ہر شخص جانتا ہی کہ ان چیزون کی عوض مین سُود دینا چاہئے کیونکہ وہ وسایل منفعت کے ہین — ٹہیک اتنا ہی سُود واسطے روپیہ کے جسکے عوض مین وہ ملتے ہین ملنا چاہئے کیونکہ اسکی وسیلہ سے مالک روپیہ نے ان چیزون کو خریدا ہوتا اگر وہ اُسے قرض نہ دیتا — یہہ اکثر واقع ہوتا ہی کہ بعض اشخاص قابلیت محنت کرنے کی رکہتے ہین لیکن انکے پاس سرمایہ نہین ہوتا جسکے سبب محنت کرین اور برخلاف اسکے بعض آدمیون کے پاس سرمایہ ہوتا ہی لیکن وہ نہ تو عقل اور نہ لیاقت محنت کرنے کی رکہتے ہین اس حالت مین یہہ ظاہر اور صریح فائدہ جانہین کا ہی کہ دو قسم کے اشخاص ساجھی بن جاوین اور ایک ان مین سے سرمایہ اور دوسرا محنت اور عقل بہم کرین — اس وسیلہ سے دونون کو فایدہ ہوتا ہی — محنتی کو اُجرت محنت اور عقل کی بجائے مزدوری آسان محنت کے ملتی ہی اور صاحب سرمایہ کو بغیر کم ہونے اسکے مال کی آمدنی آتی ہی اور نظر برین وہ اپنی اصل سرمایہ مین سے کچھہ خرچ نہین کرتا — یہہ امر دو وضع سے کیا جاتا ہی جنکی ایک ہی اصل ہی اگرچہ طور بندوبست کا مختلف — اوّل وضع وہ ہی جسمین اہل سرمایہ مزدور کو اُجرت دیتا ہی — اس حال مین درحقیقت ایک ساجھا درمیان مزدور اور صاحب سرمایہ کی کیا جاتا ہی — مالک سرمایہ کا آلات اور اسباب بہم پہنچاتا ہی اور اپنی اوپر تمام جوکہون کا ذمہ لیتا ہی اور محنتی کے ساتہہ فایدہ کا حصہ کرکے اسکو بطور اُجرت کے دیتا ہی — یہہ اُجرت اکثر شروع ہی مین درمیان دونون اشخاص کی قرار پاجاتی ہی اور ہمیشہ اتنی ہی رہتی ہی آیا اُس کام مین کچھہ فایدہ

کچھہ فایدہ حاصل ہو یا نہین — وہیل کے پکڑنے مین جو ایک قسم کی مچھلی ہوتی ہی ملاحون کو
بجاے اُجرت مقررہ کے مزدوری بموجب اندازہ فایدہ کے ملتی ہی اور نظر برین
اُجرت مذکور یعنے وہ چیز جو انکو بعوض اُنکی محنت کے ملتی ہی بموجب فتحیابی
یا ناکامی انکی سفر کی کم و بیش ہوتی ہی —

وضع دوم

وہ ہی جسمین محنتی اپنی اوپر جوکھون اوٹھاتا ہی اور خود تمام فایدہ لیتا ہی اور سرمایہ
دوسرے شخص سے اس اقرار پر قرض لیتا ہی کہ مین تجکو آوان مقررہ بیر واسطے
اسکے استعمال مین لانے کے کچھہ چیز ادا کرونگا — یہہ حال عموماً قرض لینے
اور قرض دینے روپیہ کے مین ہوتا ہی — اگر زید ایک دوکان خرید کر اسمین
اسباب بہرے اور ایک اور شخص کو اسکی حفاظت وغیرہ کے لیئے اوپر
اقرار دینے اُجرت مقررہ کے نوکر رکھے تو وہ وضع اول پر کارگر ہوگا —
اگر زید عمر کو روپیہ قرض دیوے جسکے وسیلہ سے عمر اسباب اور دوکان
خرید سکے اور خود جوکھون اٹھاکر زید کو قرض مذکور کے واسطے سود دیوے
تو زید وضع دوم پر چلیگا

استقام پر وضع دوم

سے ہی بہت عرض ہی — اس صورت مین قرض لینے والا قرض دینے
والی کی سرمایہ کو فقط اپنی ہی فایدہ کی لئی استعمال مین لاتا ہی اور یہہ فایدہ
برابر ہوتا ہی فرق کے جو درمیان آسان محنت اور محنت مشتمل باعقل کی ہی
— اگر وہ اس طور سے سرمایہ کو استعمال مین نہ لاتا تو صاحب سرمایہ خود اسکو کام
مین لگاتا — نظر برین یہہ بات مناسب ہی کہ قرض لینے والا بعوض اُس
فایدہ کی جو وہ حاصل کرتا ہی کچھہ اہل سرمایہ کو ادا کرے کیونکہ اسکی سرمایہ کے
استعمال کرنے سے اُس نی سرمایہ والی کو فایدہ حاصل کرنے سے محروم رکھا ہی

سوالات

(۱) اس فرق کو جو درمیان آسان محنت اور محنت مشکل یا عقل کے ہی بوسیلہ ایک مثال کے بیان کرو۔

(۲) ایک مثال کی مدد سے بیان کرو کہ کس طرح ایک آدمی بوسیلہ سرمایہ کے قابل بدلنے آسان محنت کو ساتھ محنت عقل اور علم بکار کے ہوتا ہی

(۳) اس دعوے کو ثابت کرو کہ جس وقت کوئی آدمی روپیہ قرض لیتا ہی اس وقت اسکو ضرورت روپیہ کی نہیں ہوتی ہی بلکہ اور سرمایہ کی۔

(۴) فرض کرو کہ ایک شہر میں لین دین قرض کا نہیں ہی تو بتلاو کہ اس جگہہ محنتی اور عقلمند لوگوں کا جو محتاج ہیں کیا حال ہوگا۔

(۵) قرض کے لینے میں جیسا کہ یہاں بیان ہوا ہی کسکو زیادہ فایدہ پہنچتا آیا غریب کو یا دونو نفعمند کرے۔

(۶) اس دعوی کو ثابت کرو کہ ایک اہل سرمایہ اسی وجہ سے حقدار لینے فایدہ کا واسطے استعمال اسکے اصل کے ہی جیسا کہ غریب آدمی واسطے اپنی محنت کے۔

فصل دوم بیچ بیان ان مختلف باتوں کے جنسے سود کے بہاؤ میں کمی و بیشی واقع ہوتی ہی

ابتک قصد اس بات کے بتلانے کا کیا ہی کہ واسطے استعمال میں لانے اصل کے ازروے انصاف سود دینا چاہیے۔ لیکن یہہ بات دریافت ہوتی ہی کہ بہاؤ سود کا ایک ہی زمانہ میں مختلف ممالک میں اور ایک ہی ملک میں مختلف

وجہ سود کی بہاؤ میں فرق آنیکے

مختلف زمانوں میں مختلف ہوتا ہی — بلکہ ایک ہی ملک اور ایک ہی زمانہ میں
مختلف اقسام کے لین دین میں مختلف ہوتا ہی — اب ہم ان باتوں کا
ذکر کرتے ہیں جنکے سبب سے یہہ فرق ظہور میں آتے ہیں — پہلے
سود کے بہاؤ میں بموجب زیادتی قابلیت قدر دینے کے سرمایہ میں فرق
واقع ہوگا — جس حالت میں کہ ایک اہل اصل بوسیلہ استعمال اپنے
اصل کے فیصدی [illegible] روپیہ سالیانہ حاصل کر سکتا ہی تو وہ بیشک اپنے
اصل کی واسطے زیادہ سود لیوے گا بہ نسبت کہ جب وہ کل پانچ روپیہ
سالیانہ فیصدی حاصل کر سکے — اور یہہ بھی ظاہر ہی کہ قرض لینے والا
بخوشی خاطر اول قسم کے اصل کے واسطے زیادہ سود دیوے گا بہ نسبت کہ
دوسری قسم کے لئے کیونکہ بوسیلہ اول قسم کے اصل کے وہ قابل حاصل
کرنے زیادہ فایدہ کا ہوگا — فقط [illegible] میں سستی اور خرابی
ہوتی ہی تب سود زیادہ ہوتا ہی کیونکہ سبب [illegible] تجارت
کے [illegible] میں فوائد کثیر حاصل ہوسکتے ہیں — [illegible]
ہوتی ہی — اگر پیشہ دستکاری میں بہت فایدہ حاصل ہوتا ہو [illegible]
ہو تو لوگ برضا اور رغبت بہت سود دینا اسکے استعمال [illegible]
کرینگے کیونکہ باوجود ادا کرنے بھاری سود کے وہ قابل حاصل کرنے
فایدہ کے ہووینگے — یہاں سے ثابت ہوتا ہی کہ جیسا کہ اصل سے بہت فایدہ
ملتا ہی تب سود کا بہاؤ تیز ہوتا ہی اور اگر اسکا [illegible] ہوتا ہی تو [illegible]
بہاؤ مندا ہوتا ہی

سود کی بہاؤ میں بھی جیسا کہ اور حالتوں
میں ہوتا ہی بموجب اندازہ کی جو آمدنی اور صرف اور [illegible] میں [illegible]

واقع ہوتی ہی — چونکہ لوگ بدون استعمال اصل کے بڑا فائدہ نہین اٹھا سکتے وہ اُسکے اصل کے واسطے اتنا سود دینگے جتنا کہ ضرور ہی بشرطیکہ بعد محسوب کرنے تمام مصارف کے اُنکو اتنا فایدہ حاصل ہو جتنے اُنکی محنت کے واسطے معاوضہ کافی ہو — نظر برین ایا اصل مین قابلیت قدر دینے کی زیادہ ہو یا کم اصل کے مقدار سے سود کے بھاؤ مین کمی بیشی آوے گی کیونکہ جب مقدار اصل کی کم ہوتی ہی تو قرض لینے والون مین بحث ہوتی ہی اور اہل سرمایہ کو زیادہ سود دیتے ہین اس حالت مین بھاؤ سود کا تیز ہوجاتا ہی — خلاف اسکے جب مقدار اصل کی زیادہ ہوتی ہی تب قرض دینے والے آپس مین بحث کرتے ہین اور سود کا بھاؤ مندا پڑجاتا ہی یعنی قرض دینے والون کو سود تھوڑا ملتا ہی — بواعث مفصلہ ذیل بھاؤ سود کا بہت تیز کر دیتے ہین جیسا کہ نئے بسے ہوئے ممالک مین ہمیشہ دیکھنے مین آتا ہی — وہان زمین سستی اور بہت ہی زرخیز ہوتی ہی — محنت کے واسطے بھی بہت اجرت ملتی ہی کیونکہ اسکی کمال احتیاج ہوتی ہی اور ایسی حالت مین اصل تھوڑا ہوتا ہی اور احتیاج اسکی علی التواتر — جیسا کہ ایک ملک کے بسنے کی بعد بہت سا عرصہ گذرتا ہی تب یہ باتین بدل جاتی ہین اور بھاؤ روپیہ کے سود کا رفتہ رفتہ مندا ہوتا جاتا ہی —

دوسرے ایک اور باعث جس سے سود کے بھاؤ مین فرق واقع ہوتا ہی مشتمل ہی اوپر جوکھون کی جو اُس پیشہ مین جسکے اندر اصل لگایا جاتا ہی اٹھانی پڑتی ہی — جو کچھ ہمنے اب تک بیان کیا ہی اسمین صرف سود اصل کا واسطے اسکے مشتغل کرنے کے کمی اور چیز کا ذکر نہین

نہین کیا ہی اور اب تک یہہ فرض کیا ہی کہ قرض لینے والا اہل سرمایہ کو اُسکے
اصل یا اسکی قیمت بلاشک واپس کر دیگا — لیکن یہہ ہمیشہ نہین ہوتا — جبکہ
ایک آدمی اپنے مال سے دست بردار ہوکر اُسے دوسرے کے سپرد کر دیتا ہی تو
اُسمین یہہ گمان ہوتا ہی کہ شاید وہ پھر واپس نکیا جاوے — اب از روی انصاف
چاہیئے کہ واسطے اُس جوکھون کی اُس سود سے جو واسطے استعمال اصل
کے ادا کیا جاتا ہی کچھہ زیادہ اہل سرمایہ کو ملے — مثلاً فرض کرو کہ ایک حالت
مین بطور عوض استعمال مین لانے اصل کے اُس قرض کے واسطے کہ اُسمین
کچھہ جوکھون نہین ہی پانچ روپیہ سیکڑہ ملتا ہی اور اگر ایک اور حالت مین
اتنی جوکھون ہووے کہ اُسمین خوف ڈوب جانے دو روپیہ کا سو روپیہ
مین ہووے تو یہہ دو روپیہ سیکڑہ علاوہ پانچ روپیہ فیصدی کے جو
واسطے استعمال اصل کے دیجاتی ہین دینے چاہئین یعنے سود فی سیکڑہ سات
روپیہ دینا چاہیئے — اور اگر واسطے استعمال کرنے زر کے تو سود پانچ
روپیہ سیکڑہ ہی ہو مگر احتمال ڈوب جانے دس روپیہ فی سیکڑہ کا ہو تو
اُسحال مین سود پندرہ روپیہ ہونے چاہئین اور علی ہذا القیاس — یہہ جوکھون
بہت سی باتون پر موقوف ہوسکتی ہی — اول اوپر وضع پیشہ کے جسمین اصل
استعمال کیجاتی ہی — جوکھون ڈوب جانے اُس روپیہ کے زیادہ ہی جو واسطے
تعمیر لکڑی کے مکان کی دیا جاوے بہ نسبت کہ جو واسطے بنانے ایک مکان
خشت اور ریختہ کے — اور علی ہذا القیاس زیادہ احتمال اُس روپیہ
کے ڈوب جانے کا ہی جو واسطے تیاری باروت کے قرض دیا جاوے —
جسحال مین حفاظت روپیہ مقروض کی منحصر ہو اوپر حفاظت اُس اسباب کے

جو اُسسے خرید کیا جاوے تو کم یا زیادہ ہونا چونکھون کا منحصر ہوگا اوپر صفات
اسباب کے اور اُن تبدیلون کے جو اسپر گذر سکتے ہین دوم اوپر چلن اور نیکی
قرض لینے والے کی — لوگون کی اخلاق اور نیت اور قول و قرار کے اور عقل
مختلف ہوتے ہین — بعض باوجود ہونے دیانتدار اور نیک نیت کے بسبب
ضعیف ہونے عقل کے ایفائے وعدہ نہین کرسکتے اور بعضے باوجود
اپنے عقل اور تمیز کے بسبب نہونے نیک نیت کے اقرار پورا نہین کرسکتے
اور جسقدر کہ قرض لینے والے مین یہہ نقصان ہونگے اتنی ہی چونکھون
روپیہ کی زیادہ ہوجاوے گی — ہر شخص یہہ امر جانتا ہی کہ اگر وہ کسی
عاقل کو پانچ روپیہ سیکڑہ سود پر قرض دیوے تو وہ زیادہ فایدہ مین ہی
بہ نسبت اسکے کہ وہ اُسے کسی جھوٹی اور فریبی اور کھوٹے دل والے کو دیکر
اپنی روپیہ کو ناحق خطر مین ڈالے — سوم اوپر طرز عملداری کے —
جب کوئی عملداری مستقل ہوجاتی ہی اور انصاف بدیانت اور بغیر رو رعایت
کے کیا جاتا ہی یعنے ہر آدمی یہہ جانتا ہی کہ سرکار میرے حقوق کو بہر نوع
کوشش کرکے صحیح رکہی گی اور مجھے دست ظلم سے رہا کرے گی تب چونکھون
کم ہوجاتی ہی — مگر جب اسکے خلاف حال ہوتا ہی یعنے ہر آدمی یہہ جانتا ہی کہ
فقط برحق ہونے اسکے مقدمہ کا کام نہین چلتا تب چونکھون زیادہ ہوگی
اور بہاؤ سود کا بیشک تیز ہوجاوے گا — یہہ سبب منجملہ اُن باعثون کے
تہا جسکے سبب فرنگستان مین بیچ عہد حکومت امیرون کے جب ظلم صریح
ہوتا تہا بہاؤ سود کا زیادہ ہوگیا تہا — اس مقام سے یہہ بات عموماً معلوم
ہوتی ہی کہ ایک ہی ملک اور ایک ہی وقت مین باوجود یکسان ہونے

بواعث کم وبیش ہونے سُود کے

ہونے اُس زر کے جو واسطے استعمال مین لانے اصل کے ادا کرنا پڑتا ہی
سُود روپیہ کا مختلف کامون اور پیشون مین بسبب اختلاف جوکہون کے
جو انمین ہونگے کم وبیش ہوگا اگر جوکہون زیادہ ہوگی تو سُود بہی زیادہ
ہوگا اور اگر روپیہ کے ڈوب جانے کا کم خوف ہوگا تو سُود بہی مندا
ہوگا

بہاؤ سُود کا بموجب باموقع یا بیموقع ہونے اُس
زر کے جسمین استعمال اصل ہوتی ہی مختلف ہوگا — جب کوئی اپنا روپیہ قرض دیتا
ہی تو وہ نہین جانتا کہ اُسے کب اسکی احتیاج ہوگی یا وہ اسکو کب تک
اُسکام مین لگا رہنا چاہیے گا — وہ شخص جو قرض دیتا ہی یہہ جانتا ہی کہ
جسکو سُود ادا ... پہلے کیونکہ وہ صرف اسکے وعدہ پر ملنے سے
تدبیر ادا کرنے اپنے قرض بیچ کر سکتا ہی — ان سب باتون کو قرض دینے
والا پہلے خوب سوچ سمجھ لیتا ہی — وہ اپنے مال کو اسحالت مین کم سُود پر
قرض دیگا جب اسکو اطمینان ہو کہ جب تک وہ چاہے اُسے سُود ملے
اور جب چاہے جب اُسے واپس لیلیوے اور کہ اُسی ایام مقررہ پر سُود
ملے جاوے گا خلاف اسکے جب وہ جانتا ہی کہ بہ دت انتہی بہت سے
اسکا زر واپس نہین ملیگا یا وہ ایسے وقت مین واپس کردیا جاوے گا جب اسکی
مرضی نہوگی یا اسکو سُود ایام مقررہ پر نہین ملیگا وہ بیشک زیادہ سُود طلب
کریگا — یہہ سُود بیاض کی لین دین مین ان باتون مفصلہ ذیل کا لحاظ رکہا جاتا
ہی اور وہ ہر روز دیکہنے مین آتے ہین اوّل وہ فرق جو بیچ مختلف اوقات کے
فایدہ مین جو استعمال مین لانے اصل سے حاصل ہوتا ہی ظہور مین آتا ہی — فواید
مین جو اصل کی استعمال کرنے سے حاصل ہوتی ہین ہمیشہ بموجب کامیابی کامون

کے جو اختیار کیے جاتے ہین اور بسبب اور باعثون کی فرق آتا رہتا ہی — دوم
بہاو سود کا بموجب جوکہون کی جو کامون مین ہوتی ہی مختلف ہوتا ہی اور اس
جوکہون مین بہی اختلاف واقع ہوتے ہین — سوم سود کے بہاو مین بموجب
موقع یا بیموقع ہونے پیشہ یا کاروبار کے جسمین اصل لگائی جاتی ہی اختلاف
آتا ہی — بہانے وقت اور خرابی مقرر کرنے ایک بہاو سود کے جسکے بموجب
سارے قرض دئے جاوین معلوم ہوتی ہی — اس فصل کے
ختم کرنے سے پہلے بیان کرنا چند باتون کا درباب راس المال کے مناسب اور
مفید معلوم ہوتا ہی — فرض کرو ہمارے تئین بنانا ایک کوٹھی صرافہ یا شرک
آہنی کا منظور ہی — وہ جمع جو اسکام مین ہمین لگانی منظور ہوتی ہی اُسی
کئی حصون مین تقسیم کرتے ہین فرض کرو ہر حصہ سو روپیہ کا ہی — جس
کسیکو خواہش شراکت کی ہوتی ہی وہ جتنے حصے چاہتا ہی خرید لیتا ہی جب وہ
اپنے حصون کا زر ادا کر دیتا ہی تو اسکو ایک سند شراکت کی ملجاتی ہی
اور باستعانت اسکے وہ حقدار جمیع حقوق کا جو واسطے حصہ دارون
کے ہوتی ہین ہوتا ہی — منجملہ حقوق مذکور الصدر کے بزرگ ترین یہ ہی
کہ حصہ دار مستحق پانے حصہ نفع کا جو کہ کار سے جسمین روپیہ لگایا جاتا ہی
حاصل ہوتا ہی ہو جاتا ہی — زر ہر حصہ اصل روپیہ کا راس المال کہلاتا
ہی اور وہ ہر وقت جب منظور ہو ایک کے ذمہ سے دوسرے کے نام
پر نقل ہو سکتا ہی — اور حصہ دار اگر وہ کوئی شخص ہو اور ان مفرد
پر فایدہ ملتا ہی ان راس المال کا مول گہٹتا بڑہتا رہتا ہی جب کہ
سود کے بہاو مین جو کار سے حاصل ہوتا ہی فرق آتا جاتا ہی — اگر ایک

سوالات

ایک حصہ کے واسطے جو ہزار روپیہ کو خرید کیا گیا ہو مناسب سود ملا کیا وے تو وہ ہزار ہی روپیہ کو فروخت ہو جاوے گا اور آسکا مول برابر رہتا ہی اور اگر اسکے واسطے بازار کے بہاؤ سے دو چند سود ملے تو وہ دو ہزار کو فروخت ہووے گا اور آسکا مول اسمین بڑا ہو وے گا اور اگر اسکے لئے بازار کے بہاؤ سے نصف سود ملے تو وہ پانسو کو فروخت ہو گا اور اسوقت اسکو ٹٹا ہوگا — اور ایسا ہی اور صورتوں مین بھی ہوتا ہی حصوں کے مول مین بھی جیسا کہ اور قسم کے ہنچ مین ہوتا ہی بموجب اندازہ جوکھوں اور خوف نقصان کے فرق آتا ہی — اگر کسی راس المال کے واسطے زیادہ سود ملتا ہو مگر احتمال اسکے ڈوب جانیکا ہووے تو وہ بہ نسبت اس راس المال کے جو تھوڑا سود دیتا ہی مگر اسکے ضایع ہو جانیکا خوف نہین کمتی قیمت کو فروخت ہووے گا — مثلاً بیمہ اور دخانی کشتیون کے کمپنی کی حصوں کے واسطے بہت بڑا سود ملتا ہی لیکن بوقت اُنکی فروخت ہونے کے انکی واسطے اتنی قیمت نہین ملتی ہی جتنی کی کہ وہ ہوتی ہین یعنے اسکے عوض مین تھوڑا روپیہ ملتا ہی اور اسکی یہہ وجہ ہی کہ ان کاموں مین احتمال نقصان کا زیادہ ہوتا ہی — خلاف اسکے وہ حصے جنسے بالفعل تھوڑا سود ہاتھ آتا ہی مگر امید ہوتی ہی کہ آیندہ کو انسے بہت فایدہ حاصل ہوگا زیادہ قیمت کو فروخت ہونگے — ان باتوں کی لحاظ سے قیمت راس المال کی قرار پاتی ہی اور مدام بڑے شہروں مین حصے بکتے بکتے رہتے ہین اور انکی قیمت مین بموجب احتمال نقصان اور امید فایدہ کی افراط تفریط ہوتی رہتی ہی —

سوالات

سوالات

(١) اسکی کیا وجہ ہی کہ سود روپیہ کا ولایت امریکا مین نسبت ولایت فرنگستان کے گران ہی —

(٢) تمام وجوہات جو تمہین معلوم ہین اور جنکے سبب سے تمہاری دانست مین یہہ اختلاف واقع ہوتا ہی بیان کرو —

(٣) مذکور ہی کہ ایل ای تہنز کے وقت اُس روپیہ پر جو واسطے کاروبار تجارت کے غیر ملکون سے قرض دیا جاتا تہا پانچ گونہ زیادہ سود بہ نسبت سود اُس روپیہ کے جو واسطے ترددکرنے زمین کے دیا جاتا تہا لگاتے تہے تم بیان کرو کہ اسکی کیا وجہ تہی یعنے وقوع مین آنا اس فرق کا کس بات پر منحصر ہی —

(٤) کیا ایک نیک بخت اور دیانت دار ادمی کو بوقت قرض لینے کے اسکا نیک نام ہونے سے کچہہ فایدہ ہوتا ہی اور اگر ہوتا ہی تو اُسے معہ دلیل بیان کرو —

(٥) قرض لینے والے کو انصاف سے دیانت دار عدالت کے مقرر ہونے مین کیا نفع ہی —

(٦) بہ سبب انقلاب عملداری اور تنازع ملک کے بہاو مین روپیہ کے سود کے کیا فرق ہوتا ہی —

(٧) اس تنازع اور انقلاب سے غریبون کو زیادہ نقصان ہوتا ہی یا امیرون کو

(٨) کیا وجہ ہی کہ سرکار کتنی سود پر روپیہ قرض لے سکتی ہی —

(٩) کیون ایک ادمی اپنے سرمایہ کو تہوڑا سود لیکے کسی کو ہنڈی مین رکہنا پسند کرتا ہی اور کیون وہ اسے تجارت مین لگاکر بہت سود نہین لیتا ہی

(١٠) کسواسطے ہمکو گروی رکہہ کر قرض لینے مین تہوڑا سود دینا پڑتا ہی بہ نسبت

A Thomas.

ایل ای تہنز

نسبت کہ جب فقط تمسک پر لیتے ہیں—

(١١) فرض کرو کہ ایک حصہ کسی شراکت کا پچیس روپیہ فی سیکڑہ گھاٹے کو فروخت ہوا اب ہم پوچھتے ہیں کہ کیا وجہ ہی جسکے سبب یہہ خسارہ واقع ہوا—

(١٢) اگرچہ زمانہ حال میں ایک راس المال کے واسطے تھوڑا سود ملتا ہو مگر ہم کہتے ہیں ممکن ہی کہ وہ بادھے سے فروخت ہووے لیکن یہہ سوال کیا جاتا ہی کہ وہ کونسے باعث ہیں جنکے سبب سے یہہ امر واقع ہوسکتا ہی

(١٣) فرض کرو تمہارے پاس ایک لاکھ روپیہ ہی جسکو تم حصے خریدنے میں صرف کیا چاہتے ہو اب تم کن باتوں پر غور کرکے یہہ کام کروگے یعنے اُسکے کن کاموں میں کن چیزوں کا لحاظ کرکے لگاؤگے—

(١٤) کیا جن حصوں میں بہت نفع ہوتا ہی انکو اکثر آدمی لینا چاہتے ہیں اور اگر چاہتے ہیں تو کیا وجہ ہی اور اگر نہیں چاہتے تو اسکا کیا باعث ہی—

١٥ کس حال میں حصے شراکت کے برابر کو فروخت ہوتے ہیں اور کب انکو بادھا ملتا ہی

١٦ کس صورت میں ایک حصہ شراکت کا بٹے سے فروخت ہوتا ہی—

١٧ بیمہ کی شراکت کی حصے اگرچہ انکی واسطے بہت نفع ملتا ہی بوقت فروخت کے بہ نقصان سے فروخت ہوتے ہیں—

باب سوم

درباب قیمت زمین اور رنیٹ* کے

فصل گذشتہ میں بیان ہوا ہی کہ بازار میں قیمت کسی راس المال کے بموجب سالانہ سود کے جو اس سے حاصل ہوتا ہی اُٹھیگی — مثلاً ایک راس المال کسی قیمت کو خرید کیا گیا ہو لیکن اگر اسکے واسطے چھہ روپیہ سالانہ سود ملے اور بازار نرخ فی سیکڑہ چھہ روپیہ سود کا بہاؤ ہو تو وہ راس المال سو روپیہ کا سود دیتا ہی اور اسلیئے وہ سو روپیہ کو فروخت ہووے گا — اگر وہی راس المال سے بارہ روپیہ سالانہ سود حاصل ہو تو وہ دو سو کو فروخت ہوگا اور علی ہذا القیاس اور صورتوں میں ہی بیان بالا درباب رنیٹ زمین کے بہی صادق آتا ہی — اگر ایک بیگہ زمین کے محصول میں سے بعد وضع کرنے خرچ کشتکاری اور نقل کرنے کے ناج کو کہیت سے مقام منڈی میں چھہ روپیہ بچ رہیں اور سود فی سیکڑہ چھہ روپیہ ہو تو وہ قطعہ زمین کا سو روپیہ کو فروخت ہوگا — اگر بچت مذکور بالا زیادہ ہوگی تو وہ زیادہ قیمت کو فروخت ہوگا اور اگر کم تو کم کو — یہہ حال یہہ دونوں پیشے کشتکاری اور سوداگری کا ہوتا ہی — یہہ اصل جو بیان ہوئی ہی عام ہی اور اسکی بموجب رنیٹ زمین کا قرار پایا ہی — لیکن یہاں یہہ بات یاد رکہنی چاہیئے کہ بہت پیداوار ہونا زمین کا منحصر ہی اوپر دو باتوں کی یعنی اول ذاتی زرخیزی زمین کی اور دوم اوپر اسکی مقام کے

اول زرخیزی سبب کو

یہہ امر معلوم ہی کہ زمینیں مدارج مختلفہ زرخیزی کی رکہتی ہیں ایک مقام میں

---

* Rent. لگان رنیٹ

مین نسبت دوسرے کی ایک بیگہ زمین مین ایک ہی قسم کی تردد سے دوگنا
بلکہ تگنا ناج پیدا ہوتا ہی — بعض قطعات زمین مین ہر سال کہات والنے
کی احتیاج ہوتی ہی بعض سالہاے سال مین بہی کبہی اسکی محتاج نہین ہوتے
— اب چونکہ ایک قسم کی زمین مین بہ نسبت دوسری قسم کی تگنا ناج پیدا
ہوتا ہی تو یہہ بات قریب الفہم معلوم ہوتی ہی کہ اول قسم کی زمین نسبت دوسری
قسم کے تگنے مول کو فروخت ہووے

دوم مقام پیداوار

زمین کی ذرا دور جسامت مین بڑی ہوتی ہین اور اسی لئے انکو انکی مقام پیدایش
سے بازار تک لیجانے مین بہت خرچ پڑتا ہی علاوہ اسکی مقام سے ایسی پیدا اشیا
بہت کم خرچ ہوتا ہی بعضے کہیت پر خرچ گہیون اور اور ناج کا نہ ...
اسیلئے انکو مقام فروخت پر لیجانا ضرور ہوتا ہی — مگر جب ناج بازار مین لایا جاتا ہی
تو اسکی واسطے مول فقط بموجب اسکی صفات کے ملتا ہی یعنے اسوقت یہہ
لحاظ نہین کیا جاتا کہ وہ کتنی دور سے لایا گیا ہی — خریدار فقط یہہ دیکہتا ہی کہ
وہ جنس مین کیسا ہی — اسحال مین خرچ باربرداری اور نقل کرنے ناج وغیرہ
کا مقام پیدایش سے مقام فروخت تک منافع کسان مین سے محسوب ہوگا
اور اسی سبب سے جسقدر یہہ خرچ ہوگا اسی نسبت سے کسان کے زمین کا مول
گہٹ جائیگا — مثلا فرض کرو کہ قرب مین مقام بکری کے ایک کہیت مین فی
بیگہ بیس من ناج پیدا ہوتا ہی اور ایک دوسرے کہیت مین جو فروخت گاہ سے
دو سو کوس کی فاصلہ پر ہی فی بیگہ چالیس من پیدا ہوتا ہی — اب اگر مول نصف
پیداواری پچہلی کہیت کا ناج کو بازار تک لیجانے مین خرچ ہو تو ظاہر ہی کہ قیمت
دونون کہیتون کی برابر ہی کیونکہ جتنا فایدہ پچہلی کہیت کے ذرخیزی ...

اُسی قدر نقصان اور اسکا مقام فروخت سے دور ہونے میں ہی یعنے نقصان اور
فایدہ مذکورہ دونوں کھیتون کی قیمت برابر کر دیتے ہیں ... یہاں سی معلوم
ہوتا ہی کہ موجود ہونے اچھی لوہی کی سڑکوں اور قابل کشتی چلنے کی نہروں اور
اور وسایل سے جنکی وساطت سے آمد و رفت درمیان اضلاع اندرونی کسی
ملک کے آسان ہو جاتی ہی اور خرچ نقل کرنے اسباب کا گھٹ جاتا ہی کتنا کچھ
فایدہ ملک کو ہوتا ہی — انکی وسیلہ سے نقصان دور ہونے کھیت کا مقام فروخت
سے بہت کم ہو جاتا ہی — اُصول مذکورالصدر مد نظر رکھنے سے
آسانی وہ طریقہ معلوم ہو جاوے گا جسکے بموجب کسی ملک میں رنٹ قرار پاتا ہی —
جب کوئی ضلع نیا آباد کیا جاوے یعنے وہاں اول دفعہ کشتکاری شروع کی جاوے
تو وہاں مفت کو زمین جو تنے بونے کے لئے ملنے لگے گی ایسے وقت میں جو جا
اپنے لئے اچھے سے اچھا قطعہ زمین کا پسند کرے اور ایسی حالت میں سب سے
پہلی وہ قطعات زمین کی جو نہایت زرخیز ہونگی اور جو موقع کی مقام پر واقع
ہونگی تردد میں آوینگی اور اپنے تو ابھی رنٹ نہیں حاصل ہووے گا کیونکہ
وہ ہر کسی کو مفت کو ملتی تھی ملنے لگے — لیکن جب ساری اول قسم کی زمین تردد
میں آجاوے گی اور لوگ اسپر متصرف ہو جاوینگے تو زیادہ زمین کی احتیاج
ہوگی اور وہ زمین جو اول قسم کی زمین سے درجہ دوم میں زرخیز ہوگی کشتکاری
میں لائی جاویگی اور بعد تردد میں آجانے اس قسم کے زمین کی اول قسم سے
رنٹ حاصل ہوگا اور اسی لئے اسکا مول یا قیمت ہو جاوے گی — فرض کرو
کہ اول قسم کی زمین پر فی بیگہ پچاس من اناج پیدا ہوتا ہی اور قسم ثانی پر فقط
چالیس من اب یہہ ایک ثابت ہی ایک ان زمیندار سے کوئی قطعہ اول قسم کا

کا باقرار اکرنے فی بیگہ دس من رنٹ کے یا ایک کہیت قسم ثانی کا بدون
ادا کرنے ایک حبہ کے لیوے — جب ساری زمین قسم ثانی کی کشتکاری
مین آجاوے گی تو تیسری قسم کی بسبب ضرورت کے نزد مین لائی جاویگی
بفور واقع ہونے اس امر کے دوسری قسم کی زمین کی بہی قیمت ہوجاوے گی
اور اُسیسے رنٹ حاصل ہونے لگے گا — اسی اثنا مین مول اور رنٹ قسم
اولی کا نسبت سابق کی دوگنا ہوجاوے گا اس طریق پر درجہ بدرجہ مول
اور رنٹ زمینون مختلف درجہ کی زرخیزی کی زیادہ ہوتی جاینگی جب تک
ساری زمین لایق زراعت کی کشتکاری اور نزد مین آجاوے گی —

چونکہ ایسے مقام جہان پیداواری زراعت کی اکر جمع ہو اور سب ملک اُسسے
خرید سکین اکثر سواحل بحور پر ہوتے ہین تو شاید یہہ خیال کیا جاوے کہ جون
جون کنارے سے طرف قلب ملک کے آتے جاوین وہین مول زمین کا گہٹتا
جاوے یہان تک کہ بسبب بہت دور ہوجانے کے مقام فروخت سے قیمت
زمین کی کچھہ بہی نرہے — یہہ امر واقع ہوتا اگر اور بواعث اور موانع نہوتے
منجملہ انکی چند یہہ ہین   پہلا جون جون ہم کنارے سے طرف قلب کے
آتی ہین وہین زیادہ زرخیز زمین آتی جاتی ہی اور اسی وجہ سے نقصان دور
ہونے زمین کا منڈی سے رفع ہوجاتا ہی

دوسرا جسقدر ملک مین روز بروز علم کا چرچا ہوتا جاتا ہی اور آدمی ہوشیار
ہونے لگتے ہین اسیقدر وسایل آسان کر دینے آمد و رفت کے اضلاع اندرونی
مین بہتر اور زیادہ ہوجاتی ہین اور نقصان جو بسبب دوری کی مقام منڈی سے ہوتا ہی رفع ہوجاتا ہی

تیسرا جب ملک مین بند و بست ہوجاتا ہی اور آبادی ہونی لگتی ہی تو گانو اور

شہر اضلاع اندرونی بیچ بیچ میں جاتے ہیں اور اس سبب سے کسان کے واسطے مقام فروخت قریب ہو جاتا ہی اسکو بسبب قریب آ جانے مقام فروخت کے اسیقدر فایدہ ہوتا ہی جسیقدر کہ اسکی زمین کو قریب فروخت گاہ کے لیجانے میں متصور ہی—

چوتھا بعض اوقات فنون میں ایسی بات ایجاد ہو جاتی ہی جسّے وہ اسباب جن پر بہتر ہو جانا ملک کا موقوف ہوتا ہی مہیّا ہو جاتی ہیں — یہہ امر آب بیشی اور اور دریاؤں میں جو اسمیں کرتے ہیں بسبب جہاز رانی بوسیلہ دخان کے واقع ہوا — اس دخان کے استعمال میں آنی سی تمام شہر جو آب مذکور الصدر پر واقع تھے گویا سمندر اٹیلین تک کی قریب ہو گئے اور گویا سواحل بحر پر ہی ہو گئی — علاوہ ان باتوں کی جن پر قیمت زمین کی موقوف ہی بعضے اور باتوں کا بیان کیا جاویگا جنکا جاننا خالی از فایدہ نہیں — اکثر پایا جاتا ہی کہ انسان اشیاء خوبصورت سے رغبت رکھتا ہی اور صفات عقلی اور خلقی کو پسند کرتا ہی اور بوقت پسند کرنے مقام سکونت کے ان باتوں کا لحاظ رکھتا ہی — یہی وجہ ہی کہ وہ زمین جو تکلیف سے آراستہ اور پیراستہ ہوگی خواہ وہ قصبہ میں ہو یا شہر میں بہ نسبت اُس زمین کے جسمیں یہہ صفات نہیں زیادہ مول کو بکیگی — اسیطرح کہیت یا حویلی کی جسکے گرد نواح میں زمین بہت تردد میں لائی گئی ہوگی اور سرسبز اور شاداب ہوگی اور جہاں کے ساکنین نیک بخت اور خوش اخلاق اور فیاض ہونگی زیادہ خریدار ہونگی اور اسی لئے وہ بہ نسبت اُس زمین کی جو زرخیزی میں تو اول قسم کی ہی برابر ہو مگر جسکے ساکنین بد اور جاہل اور کمینہ خواہ اور جنگ جو ہونگی زیادہ مول کو فروخت ہوگی — اسمقام سے دریافت ہوتا ہی کہ اگر آدمی فقط اپنا ہی فایدہ

A. Comte ... اشٹلین تک ...

فائدہ دہوندسے تو اُسے لازم ہی کہ وہ اپنی زمین کو آراستہ کرے اور اپنی اولاد کو
ایسی تربیت دے جسے اُنکی عقل بڑہے اور اخلاق درست ہوں۔۔۔
زمین ہمیشہ کشتکاری کی لئی نہیں مستعمل ہوتی ہی، وہ شہروں اور گاؤں میں
واسطے تعمیر مکانات اور منڈیاں اور گودام وغیرہ کے کام میں آتی ہی اور اس
صورت میں اُسکی زرخیزی کسی کام کی نہیں یہاں فقط اُسکی مقام سے غرض ہی
اور اسی لئی اسکی قیمت اُسکی اچھی یا بُرے مقام کے ہونے پر موقوف ہوتی ہے
اُن مکانات سے جو ایسے مقاموں پر واقع ہونگے جہاں گرم بازاری لین دین کی
ہوگی زیادہ رینٹ ہاتھ لگیگا اور جوں جوں زمین ایسے مقاموں سے دور
ہوتی جائیگی اُسسے کم رینٹ حاصل ہوگا اور آخرکار بہت بعید ہو جانے کے سبب
زمین فقط حویلیاں بنانے کے لایق رہجاے گی اور یہہ پچھلی زمینیں بھی ہولی ہولی
گھٹتی جاوینگی اور یہاں تک نوبت پہونچے گی کہ اُنکا مقام بازار سے اتنا دور
ہو جاویگا کہ وہ محض بیکار ہو جاوینگی اور وہاں مکانات کی تعمیر کرنے سے کچھ
حصول نہوگا اور اسحال میں ان زمینوں میں باغات لگانے سے فائدہ ملیگا۔۔
اس صورت میں پہر لحاظ زرخیزی کا کیا جاویگا — ایک شہر کے قرب و جوار کے
زمین میں اکثر پایا جاتا ہی کہ وہ لوگ بستی میں جو شہر کے واسطے دودہ اور ترکاری
وغیرہ بہم پہنچانا کرتے ہیں اور اُس زمین میں جو اُس مقام سے تہوڑی دور ہو اُنکا
بڑہکر ہوتی ہی کشتکاری ہوا کرتی ہی اور وہ داخل زمین زراعت کے ہو جاتی ہی
ہم نے یہاں تک وہ عام اصول بیان کئے ہیں جنکی بموجب فائدہ کسی کام کے
کرنے والوں میں بانٹا جاتا ہی لیکن اب اس فصل کو ایک مثال دیکر ختم کیا
جاویگا کہ یہہ اصول خاص خاص صورتوں میں کیونکر عمل کرتے ہیں ختم کرینگے۔۔۔

سم ۲ ا

مثال تقسیم کی

مثال کے واسطے ہم ایک روٹی لیتے ہیں — کسان ناج پیدا کرنے کے واسطے زمین کو
استعمال میں لاتا ہی وہ زمین کو جوتتا ہی اور بیج بوتا ہی اور پھر ناج کو کاٹتا ہی اور
اُسے کوٹ سے صاف کرکے چکّی والے کے ہات بیچ ڈالتا ہی اور جو مول
کہ اُسے ملتا ہی اُسسے اخراجات مفصلہ ذیل کا ادا ہوتا ہی اول محنتانہ اسکی
محنت کا دوم محنتانہ اُسکے مزدوروں کا سوم مول کھات کا چہارم رینٹ
زمین کا پنجم سود سرمایہ کا جو کاشتکاری میں صرف ہوا ہی — اگر زمین اُسکی ملک
سے ہوتی ہی تو اُسے رینٹ ملتا ہی اور اگر وہ کسی اور کی ہوتی ہی تو وہ خود اپنی
محنت کا محنتانہ لیتا ہی اور مالک زمین کو رینٹ ادا کرتا ہی —
آسیاکش ناج مول لیتا ہی اور اسکو پیسواتا ہی اور آٹے کو تھیلوں میں بھر کر فروخت
شگاہ کو روانہ کرتا ہی اور رسیدہ والے یا پرچونئے کے ہات بیچ ڈالتا ہی اور جو
قیمت کہ اُسے وصول ہوتی ہی اُسسے عوض اُس روپیہ کا جو اُسنے کسان کو دیا
ہی ہو جاتا ہی اور وہ خرچ وصول ہوتا ہی جو اُسنے ناج کو پیسوانے اور فروخت
شگاہ کو پہنچانے میں اٹھایا ہی ہو جاتا ہی — یہہ مول اتنا ہونا چاہیے کہ اُسسے چکّی والی
کی اُجرت مل جاوے اور اُسکے مزدوروں کی پرورش کا خرچ ادا ہو اور چکّی
کے ٹوٹنے اور باربرداری کا عوض ہو سکے — اور خرچ باربرداری کا جو
وہ دیتا ہی اتنا ہونا چاہیے کہ باربرداری والا آپ پرورش پا سکے اور خوراک
باربرداری کی حیوانوں کے اور خرچ کشتی وغیرہ کا اُسمیں محسوب ہو سکے اور
اُس روپیہ کا سود جو اُسنے اُسکے کام میں لگایا مل جاوے — پرچونیا اُسے
کو مول لیکر اپنی کوٹھی میں رکھہ چھوڑتا ہی تاکہ گاہکوں کے ہات فروخت
کر ڈالے اور وہ مستحق پانے اُس قدر مول کا ہی کہ اُسسے خرچ دوکان کا اور

اور مزدوری اپنی محنت کے اور سود اپنی روپیہ کا اور وہ روپیہ جو اُسنے اُٹھایا
کسان کو دیا ہی وصول ہو جاوے — نان بائی یہ چونی سے آٹا خریدتا ہی اور اسکی
روٹی پکاتا ہی اور وہ روٹی کی اتنی قیمت لیتا ہی جتنے اسکو وہ زر جو اُسنے
پن چونی کو دیا ہی اور آٹے کو روٹی مین بدلنے مین خرچ کیا ہی اور کرایہ دوکان
کا حاصل ہو جاوے — اب جب ہم ایک روٹی مول لیتے ہین تو ہم اُن سب مزدورونکی
کی مزدوریان دیتے ہین جنکی محنت سے وہ تیار ہوتی ہی اور ان سب کی اجرت
روٹی کی قیمت مین سے بموجب ان اصول کے جو اوپر بیان ہو چکی ہین ادا کیجاتی
ہی ہر قسم کے روپیہ کے لئے جو صرف ہوتا ہی بموجب خوف نقصان اور امید فائدہ
کے سود دیا جاتا ہی — اسی طور سے مختلف خرچ پیدا ہونیکے کم مفید جنسونکا مختلف
حصون مین منقسم ہو سکتا ہی —

سوالات

(۱) فرض کرو کہ تم ایک نئی ملک مین زمین مول لینی چاہتے ہو اب اسکا خریدنے مین
تم کن باتون کا لحاظ رکھوگے پہلے تم کسقدر اور کونسے موقع کی زمین لینی پسند کروگے

(۲) اگر مقام زمین کا اچھا ہو تو کیا نقصان اسکی زرخیز نہونیکا دور ہو سکتا ہی

(۳) اور اگر زمین زرخیز ہو تو کیا عوض اُس نقصان کا جو اسکو موقع خوب
نہونیسے عاید ہوتا ہی ہو سکتا ہی —

(۴) کیا نقصان برے مقام پر ہونے زمین کا ممالک مختلفہ مین کسی طور سے
دور ہو گیا ہی اور اگر ہوا ہی تو کس طور سے —

(۵) فرنگستان کے کن ملکون مین وسایل نقل کرنے اسباب کے ایک مقام سے
دوسرے کو بہت آسان کر دئے گئے ہین —

سوالات

(۶) وہ اصول بیان کرو جسکے بموجب ریٹ اور قیمت زمین کی نئی آباد کی ہوئے ملکوں میں بڑہتے ہیں —

(۷) وہ طور بیان کرو جس سے دہقان موجب رفاہیت غربی ممالک امریکا شمالی کا ہوا ہے —

(۸) کیا ساکنین ایک گانو کی حق میں یہہ امر موجب فائدہ کا ہی یا نقصان کا کہ وہ تمام گلیوں میں درخت لگا دیں اور انکی تبدیلیں ایسی انتخاب سے آراستہ کریں کہ آدمی کا دل ان کی دیکھنے سے خوش ہو اپنے جواب کو مدلل بیان کرو

(۹) فرض کرو کہ ہر سال ایک کسان سو روپیہ فقط زیادہ شدہ مکانات اور خوبصورت بنانے میں اپنے کہیت کے صرف کرتا ہی تم بتلاؤ کہ آیا یہہ خرچ مناسب اور سچا ہی یا نامناسب اور بیجا —

(۱۰) اگر ساکنین ایک شہر کے اچھے مدرسہ مقرر کریں اور ایک بڑا اور اچھا کتب خانہ جمع کریں اور ہر طرح کے وسیلے تربیت اور حصول علم کے مہیا کریں تو یہہ بند وبست اور خرچ انکی حق میں موجب فائدہ کا ہوگا یا نقصان کا — اپنے جواب کو مدلل بیان کرو —

(۱۱) اگر شہر والے اچھے وسایل درست کرنے اخلاق اور حاصل کرنی علم کے بہم کریں تو یہہ انکی حق میں موجب فائدہ کا ہی یا نقصان کا اور بیان کرو ان بانوں کی ہونے سے زمین کی قیمت کم ہوجائے گی یا زیادہ

(۱۲) کس واسطے وہ زمین جو قلب شہر یا گانو میں واقع ہوتی ہی بہ نسبت اُس زمین کے جو شہر کے باہر ہوتی ہی زیادہ مول کو فروخت ہوتی ہی

(۱۳) یہہ بیان کرو کہ کتنے حصے ایک گز جیٹے کی قیمت کی ہوتی ہیں اور کسکے اسید اکو ہوا لیے

سوالات

کرنے والے اُسکے کیونکر بہرہ ور ہوتے ہین —

(۱۴) مطلب سوال بالا کا ایک جوڑی جوتی کی پیدایش مین بیان کرو —

(۱۵) اوّل امریکا مین کیا چیز بنائی گئی ہی جسنے وسایل نقل کرنے اسباب کے آسان ہوگئے ہین —

(۱۶) اور بعض ملکون مین سے کہ وہ چیز جسکا ذکر سوال بالا مین ہی گذرتی ہی انکو اسکے ہونے سے کیا فوائد حاصل ہوئے ہین انکو بہ تصریح بیان کرو —

(۱۷) اگر زمیندار روپیہ خرچ کرکے سرکین اچھی بنوا دین تو اسے انکو فائدہ ہوگا یا نقصان —

حصہ چہارم

بیچ بیان خرچ کے

باب اوّل

در باب تعریف اور غرض خرچ کے

اب تک ہم نے بیان کیا ہی کہ کس طرح اشیا اور رفع احتیاج پیدا ہوتے ہیں اور کس طور سے وہ لوگ جو انہیں پیدا کرتے ہیں انکا آپس میں انتقال کرتے ہیں اور کیونکر حصہ فائدہ کا جو ہر ایک پیدا کرنے والے کو ملنا واجب ہی انہیں منقسم ہوتا ہی — یہہ سب کام ایک اور مطلب کے لئے کئے جاتے ہیں — یہہ

ایک چیز جو قیمت رکھتی ہی واسطے استعمال کے بنائی جاتی ہی اور بعد اسکے مشغول ہونے کے وہ کسی کام کی نہیں رہتی — تمام امور مذکورہ بالا صرف واسطے خرچ کے کئے جاتے ہیں اور بسبب خرچ کی ہی انکی بار بار کرنے کی ضرورت پڑتی ہی — خرچ کا عمل برعکس پیدا کرنے کے ہی — پیدا کرنا اُس کام کا نام ہی جسسے ہم کسی چیز کو قدر دیتے ہیں اور خرچ کے معنے ہیں غارت کرنا اُس قدر کا جو بوسیلہ عمل اوّل کے حاصل ہوتی ہی — جب ہم لفظ غارت کرنے کا استعمال کرتے ہیں تو اُس سے ہمارا یہہ مطلب نہیں ہوتا کہ اصل فی نفسہ غارت ہو جاتی ہی لیکن یہہ کہ وہ صورت اصل کی تبدیل ہو جاتی ہی جسمیں ایک خاص قدر تھی اور آیندہ درحقیقت وہ خاص قدر اُسمیں نہیں رہتی مثلاً اگر ہم ایک لکڑی کا گٹھا جلا دیں تو طاقت گرمی پیدا کرنی کی جو لکڑی میں تھی اُس شکل سے ہمیشہ کے واسطے غارت ہو جاتی ہی — اگر ایک روٹی کو کھا دیں یا اُسے دریا میں ڈالیں یا وہ اتفاقاً جل جاوے یا بسبب پرانی ہونے کے بگڑ جاوے تو ان سب حالتوں میں فائدہ جو اُسکے

اُسسے نکلنا سب جاتا رہتا ہی اور ہم کہتے ہیں کہ روٹی خرچ میں آئی — بیان
مذکورہ بالا سے معلوم ہوتا ہی کہ آیا روٹی سے کچھہ فائدہ نکلا ہو یا نہیں اسباب کے
خرچ میں کچھہ فرق نہیں آتا کیونکہ دونوں حالتوں میں مفاد جو اُسمیں تہا جاتا رہتا
ہی — یہہ ایک قاعدہ ہستی میں پایا جاتا ہی کہ ہم کسی قدر کو بدون غارت
کرنے دوسرے قدر کے پیدا نہیں کرسکتے اگر کوئی شخص کسی درخت کو کاٹکر
اُسکے تختے بنا دے تو وہ درخت ہونے کی قدر کو جو سبب آئی سے ہمیشہ کے لئے غارت
کر دیتا ہی کیونکہ اب درخت مذکور سے مسافروں کو سایہ نہیں پہنچ سکتا اور
اُسسے سیاح کی طبیعت کو فرحت نہیں ہو سکتی — اگر کوئی آدمی ایک گہوڑے
کو حلال کرکر اُسکا گوشت کسی کام میں لاوے تو اُس سے فائدہ باربرداری کا
جو اُسسے حاصل ہوتا تہا ہمیشہ کے لئے جاتا رہتا ہی — اگر ہم ایک سیب کو
کہا دیں تو ہمیشہ کے واسطے اُس فائدہ کو جو اُسمیں خوش کرنے کسی اور ذی روح
کا تہا غارت کر دینگے — یہاں سے معلوم ہوتا ہی کہ خرچ عموماً گویا ایک قسم کا معاوضہ
ہی جسمیں ہم ایک طرح کی قدر کو واسطے پیدا کرنے کسی اور قدر یا رفع کرنے
اپنی خواہش کی غارت کرتے ہیں جسکو رفع کرنے خواہش کو بہ نسبت اُس قدر کے
جو غارت کیجاتی ہی زیادہ سودمند اور مفید خیال کرتے ہیں — خرچ کی
دو قسمیں ہیں اوّل خرچ محنت یا اصل کا — اگر کوئی شخص ایک روپیہ کی
شیشم کی لکڑی خریدکے کسی نجار سے ایک میز بنوادے اور اسکو دو روپیہ محنتانہ
دیوے تو وہ دو روپیہ کی محنت اور ایک روپیہ کی اصل میز کی بنوائی میں خرچ
کریگا — اگر بجائی نجار سے بنوائی کی وہ میز کو اپنے ہاتھ سے بنوادے تو وہ اتنی ہی
اپنی محنت خرچ کریگا — چونکہ آدمی کی خوراک کا خرچ دونو حالتوں میں آیا وہ محنت

سڑے یا بیکار رہنے یکسان ہوتا ہی اسلیئے ہمارے بیچ ایکدن کی صرف ہونے کو
خرچ ہونا ایک دن کی محنت کا خیال کرنا چاہیئے — لڑکون کو ہر وقت خیال کرنے
اُس خوشی کا جو انہین تعطیلون سے حاصل ہوتی ہی یہہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر دم
جو انمین گذرتا ہی خرچ ہوتا اتنی محنت کا ہی — اور فوائد خرچ کے بموجب مفاد
اُس نتیجے کے جو اُسسے کلی اندازہ ہوسکتے ہین — دُوم خرچ جزئی ہوتا ہی یا کلی —
کبھی کبھی یہہ ہوتا ہی کہ ہر وقت غارت ہونی ایک قدر کسی شی کے ایک اور
زیادہ فائدہ کی قدر اُسمین باقی رہتی ہی اگر ایک جوتا انڈیا ربر* کا بہت استعمال
مین آوے تو وہ قابل پہننے کے نرہیگا پھر بھی اُسسے کیڑا بن سکتا ہی —
ایک کپڑے کا اگر کچھہ سبب استعمال کے پھٹ جاوے اور اُسکی قدر پوشاکی
ہونے کی نرہے پھر بھی وہ نزدیک ایک کاغذی کے ایک بڑی قیمت رکھہ
سکتا ہی برخلاف اسکے چونکہ روٹی صرف ایک ہی قیمت رکھتی ہی اگر ہم اُسکو
کھاوین تو اُسکی قیمت غارت ہوجاوے گی اور اس حال مین خرچ کلی واقع
ہوگا جبکہ بارُوت آتشبازی مین صرف ہوتی ہی اور عموماً جب ہم کچھہ خرچ واسطے
اپنی خواہش کے رفع کرنے کے خرچ مین لاتے ہین اسوقت بھی یہی حال ہوتا ہی
بیان مذکورہ الصدر سے فوائد خرچ کرنے ہر طرح کی قدر کی جو ایک چیز مین ہوتی
معلوم ہوتے ہین — اسسے مفاد نہین صرف کرنے کسی چیز کا واسطے رفع
کرنے احتیاج کی جب تک وہ احتیاج منجملہ ضروریات کے نہو دریافت ہوتا ہی
سوم خرچ بارادہ ہوتا ہی یا بے ارادہ — بارادہ خرچ وہ ہوتا ہی جسکو
ہم ارادتہً واسطے کسی مطلب کے کرتے ہین اور بے ارادہ جو اتفاقاً وقوع ہوتا

* انڈیا ربر India Rubber

قسمین خرچ کے

مین آتا ہی — ایک انبار لکڑیون کا بارادہ گرمی پونہچانے یا کسی چیز کے پکانے
کی جلایا جاسکتا ہی برخلاف اسکے وہ اتفاقاً جلگیا بالکل رائگان ہو سکتا ہی —
قدر لکڑی کی ان دونون حالتون مین غارت ہو جاتی ہی اور فرق فقط نتیجہ مین ہی
علاوہ بے ارادہ خرچ کی ایک اور خرچ خود بخود بواعث قدرتی سے ہمیشہ
وقوع مین آتا رہتا ہی — اگر قابل فروخت اشیا کو مثل ترکاری اور میوہ جات
اور بوریے کے اختلاف موسم سے موثر ہونے دین تو بالکل بیکار ہو جاوینگے
اس حالت مین اسکی قدر اسی طور سے غارت ہو جاتی ہی جیسا کہ آگ مین جلنے
سے ہوتی ہوتی — اگر بسبب بے پروائی اور غفلت کے ایک روٹی مین پھپوندی
لگ جاوے تو اسکی قدر استعمال مین ویسی ہی خرچ ہو جاویگی جب کہ بعد تیار
ہو جانے کے اگر وہ آگ مین گر پڑے اور جل جاوے — نباتات گلا جاتی
ہین اور مادہ حیوانی سڑ جاتا ہی اور مکانات گھس جاتی ہین — اس طور سے جہان
مین ہمیشہ خرچ ہوتا رہتا ہی اور اسکی قدرتین جو ہم پیدا کرتے ہین غارت ہو جاتی ہین
اگر ہم انکی حفاظت سے بہت احتیاط و ایمانداری سے نگرین — وہ بے پروائی جو طفل
مزاجی اور مجہول ہونے سے وقوع مین آتی ہی واسطے مفلس کر دینے کسی شخص
کے کافی ہی اگرچہ سوا اسکے اس بے پروائی کی اسمین کوئی عیب نہووے —
چہارم خرچ جلد ہوتا ہی یا بتدریج — خرچ ہونا لکڑی کا بروقت جلایا جانیکے
مثال خرچ جلد کی ہی اور صرف ہونا تبر کا جسکے وسیلہ سے لکڑی کاٹی جاتی ہی یا
صرف ہونا آگ کا جس سے لکڑی جلتی ہی مثالین خرچ بتدریج کی ہین لیکن دونون
صورتون مین خرچ بیشک وقوع مین آتا ہی اور اسی لئے اگر کوئی شخص اپنے خرچ کا
صحیح حساب لگانا چاہتا ہے تو اسکو چاہیئے کہ وہ دونون طرحکی خرچ کو حساب مین

۱۱ وسے — اگر کوئی آدمی ایک مکان بنا کر اسمین بیس برس رہے تو بسبب اس خرچ بتدریج کی قیمت مکان کی کم ہوجاوے گی اور اگر انجام عرصہ مذکور مین شخص مذکور قیمت مکان کی برابر صرف اوسکی تیاری کے لگاوے تو وہ قیمت اصلی اپنے ملک سے زیادہ طلب کریگا — یہی حال درباب اور اسباب اور ان ضرورتونکے جو ہم استعمال مین لاتے ہین درپیش آتا ہی —

اس بات کے بیان کرنے کی چندان ضرورت نہین ہی کہ خرچ سالانہ کسی شخص کا برابر حاصل جمع ان قیمتون کے ہی جو وہ اپنے کامون یا اپنے خاندان کیواسطے خرچ کرتا ہی — اگر شخص مذکور برابر خرچ سالانہ کے پیدا نکرے تو وہ قرضدار ہوجاویگا برخلاف اسکی جتنا کہ اسکا خرچ سالانہ بہ نسبت پیدایش یا آمدنی کے کم ہووے گا اتنا ہی وہ زیادہ زردار ہوتا جاویگا — یہانسے معلوم ہوتا ہی کہ مطلب ہر ایک کفایت شعار آدمی کا یہہ ہوتا ہی کہ وہ بفرق آمدنی اور خرچ کو جتنا کہ ہوسکے زیادہ کرے یعنے جہان تک ہوسکے تہوڑا خرچ کرنے اور بہت پیدا

بیان غرض خرچ کا

غرض جو خرچ سے ہوتی ہی بآسانی معلوم ہوسکتی ہی — چونکہ خرچ غارت ہونا کسی قدر کا ہی اسلئے وہ زوال کی قسم سے ہی اور یہی باعث ہی کہ ہم کوئی چیز بغیر از امید اسباب کی نہین صرف کرتے ہین کہ کوئی زیادہ فائدہ بہ نسبت اوسکے جو ہم غارت کرتے ہین حاصل ہو — یہہ فائدہ دو طرحکا ہوسکتا ہی — اول یہہ کہ ہم کسی قدر کو واسطے پیدا کرنے ایک اور زیادہ فائدہ کی قدر کی خرچ کرتے ہین — دوم یہہ کہ ہم کسی قدر کو واسطے رفع خواہش یعنے واسطے زیادہ کرنے آرام ذاتی کے خرچ کرین —

اوّل بیان خرچ کا واسطے زیادہ کرنے قدر کے — واسطے زیادہ کرنے قدر کے ایک کسان بیج اور کھات اور محنت اور اوزار خرچ کرتا ہی تاکہ بہ وساطت انکی وہ قابل پیدا کرنے ایک فصل کے ہووے۔ دستکار روئی اور محنت اور کلون اور اور چیزون کو واسطے بنانے کپڑے کے خرچ کرتا ہی — ایک خیاط کپڑے اور تاگے اور سوئیون اور محنت کو واسطے بنانے ایک نئی پوشاک کے خرچ کرتا ہی — اس طور سے مختلف پیشہ والے ہر ایک قسم کا سرمایہ اور محنت واسطے پیدا کرنے کسی مفید یا آرام دہ یا شاندار جنس کے خرچ کرتے ہین —

دوم بیان اُس خرچ کا جو واسطے رفع خواہش کے ہوتا ہی — بعضی خواہشین ہماری زندگی اور آرام اور تندرستی سے متعلق ہوتی ہین — منجملہ ان خواہشون کے اناج اور کپڑا اور مکان اور مختلف آرام کی چیزین ہین جنسے گرمی گرما و سردی سرما کے اثر سے محفوظ رہ سکتے ہین — اور خواہشین صرف واسطے حواسون کی رضامندی کی ہوتی ہین اور اُنسے سواے اسکے اور کچھہ فائدہ نہین نکلتا — منجملہ اس طرح کی خواہشون کی خواہش رکھنے عمدہ چیزون خوراک اور پوشاک اور ساز و یراق کی اور خواہش اُن وضع زندگی کی ہین جو رسم رایج الوقت سے ہوتی ہی — سب طور خرچ کے بیان کرنے کی کچھہ ضرورت نہین ہی اور عموماً قدر جو انہین صرف ہوتی ہی غارت ہو جاتی ہی اور فائدہ جو اسے حاصل ہوتا ہی صرف رفع خواہش ہی —

بلحاظ اُن دو اقسام خرچ کے جنکا ہمنے ذکر کیا ہی یہہ بیان کرنا چاہیئے کہ وہ ایکدوسرے سے اکثر ناموافق ہوتی ہین — اُس خرچ سے جو واسطے پیدا کرنے کسی چیز کی

کیا جاتا ہی اکثر خوشی حاصل نہیں ہوتی — اُسکا عوض فائدہ ہی جو وسیلہ حاصل
کرنے خوشی کا کسی اور طور سے ہی — برخلاف اسکے اُس خرچ سے جو واسطے رفع
خواہش کے کیا جاتا ہی اکثر قدر بالکل غارت ہو جاتی ہی —
اُس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا ہی لیکن خوشی حاصل ہوتی ہی — سو روپیے اُس
شخص کے جو اُنکو کسی مفید کام میں لگاتا ہے ایک یا دو سال میں دو چند ہو سکتے
ہیں اور جلدی اُس قدر زیادہ ہو سکتے ہیں کہ اُنسے سو روپیہ سالانہ حاصل
ہووے — لیکن وہ شخص جو سو روپیہ ضیافت یا کسی اور خوشی کے کام میں
صرف کرتا ہی اُتنی قدر کو ہمیشہ کے لئے غارت کرتا ہی اور کبھی اُنکو پھر نہیں
حاصل کر سکتا — نظر برین جب ہم شک میں ہوتے ہیں کہ کس طور سے خرچ کرنا
روپیہ کا فرض مصلحت اور دانائی ہی تو اُس وقت بہتر ہی کہ نتایج کو جو ان
مختلف اقسام کی خرچ سے وقوع میں آتی ہیں متوجہ اور بغور تمام دیکھیں —
اُس سے دلیل اس بات کی معلوم ہو جاتی ہی کہ کیون ایام جوانی میں محنت
اور کفایت شعاری اور اپنی اوپر جبر کرنے سے لوگ ضرور دولتمند ہو جاتے
ہیں اور کیون عادت رفع خواہش نفسانی موجب مفلسی اور خفارت کا ہوتی ہی
— اُس شخص کو جو عادت درخرچی اور اُس فضول خرچی میں خوش ہوتا ہی جو
بسبب اوضاع رایج الوقت کے ظہور میں آتی ہی ضرورت کسی الہام کے واسطے
بہتر سے بتلانے نتایج اوسکے چلن کے نہیں ہی کیونکہ نتایج مذکور اوسکی عادت
سے ہی عیان ہیں

سوالات

(۱) مختلف مثالین خرچ کی بیان کرو — اپنی خرچ ذاتی ایک روز کی بتلاؤ —

سوالات

(۲) کوئی ایسی مثال تمکو معلوم ہی جسمین بغیر از خرچ محنت اور سرمایہ کے پیدا ہونا کسی شی کا ممکن ہو —

(۳) اس قاعدہ سی کونسی کار آمدنی بات ہمکو نکالنی چاہئے —

(۴) کیا علم انتظام مدن مین درمیان خرچ ہونے ایک روپیہ کے سرمایہ اور صرف ہونے ایک روپیہ کی محنت کی کچھ فرق ہیا —

(۵) بموجب بیان سوال پیشترین کے کیا وہ شخص جو بیکار رہتا ہی ذریعہ [illegible]

(۶) کیا دنیا مین اسی قسم کا نقصان بہت ہوتا ہی —

(۷) کیا قالین شتوفی کی استعمال کرنے سے کفایت ہوتی ہی اور کیونکر

(۸) کیون لاپرواہی سے آدمی کسی کام کی کرنے مین کاہل ہوتا [illegible]

(۹) تمنی کبھی کوئی بیہودہ آدمی دیکھا ہی جو [illegible]

(۱۰) تمنی کبھی یہہ بات دیکھی ہی کہ وہ شخص جو آج کا کام کل پر ٹالتا ہی [illegible] اور مفلس ہوتا ہی اور یہہ بات کیون ہوتی ہی —

(۱۱) اپنی طبیعت سی بنا کر مثالین دو جسمین واسطی دوبارہ پیدا کرنے کے خرچ واقع ہوا ہو —

(۱۲) اپنی تجربہ سی مثالین خرچ کی جو واسطی رفع خواہش کے کیا جاتا ہی بیان کرو [illegible] مثالین مذکورہ جواب بالا مین سی کونسی قرین عقل ہین اور کونسی برخلاف اسکے —

(۱۳) [illegible] زید اور بکر کے حالتون مین کیا فرق ہوگا — زید سو روپیہ سالانہ [illegible] اور تماشہ گاہون اور [illegible] وغیرہ صرف کرتا ہی اور بکر اتنا ہی روپیہ اپنی کاروبار مین اس طور سی لگاتا ہی کہ اصل [illegible]

ایک سال کے واسطے اگلے سال مین پندرہ روپیہ فی صدی حاصل ہوتا ہی —

باب دوم
بیچ بیان مختلف اقسام خرچ کے

خرچ دو قسم کا ہوتا ہی — خرچ ذاتی ہر ایک شخص اور خرچ تمام قوم کا — ہر ایک شخص کی خرچ ذاتی کی دو قسمین ہین اول واسطے دوبارہ پیدائش کے اور دوم واسطے رفع خواہش ذاتی کے — نظر برین یہہ باب تین فصلون مین منقسم کیا جاتا ہے اور انمین یہہ تینون باتین بیان ہووینگی

فصل اول دربابِ خرچ ذاتی کے جو واسطے دوبارہ پیدائش کے کیا جاتا ہی —

اس صورت مین مطلب خرچ کرنے والے کا یہہ ہوتا ہی کہ سرمایہ کسی مختلف مشکل مین اس شکل سے جس مین خرچ کی گئی اصل ہوتی ہی دوبارہ پیدا ہووے — اگر بغیر صرف کرنے کسی چیز کے پیدائش ممکن ہوتی تو وہ بہت خوب ہوتا لیکن یہہ برخلاف قاعدہ ہستی کے ہی — خرچ ہونا سرمایہ کا تو واسطے دوبارہ پیدا ہونے کے ضرور ہی لیکن اگر آدمی عقلمند ہو تو وہ جتنے اوسے بہت کم خرچ کریگا — پیدائش عوض اس خرچ کا ہوتا ہی اور پیدا کرنے والا یہہ عقل سے ممتاز ہو تو وہ پیدائش مذکور جہانتک کہ ممکن ہی زیادہ کریگا — فائدہ جو اوسکو حاصل ہوتا ہی برابر فرق کے ہی جو درمیان خرچ اور پیدائش کے ہو اور جتنا زیادہ کہ یہہ فرق ہوگا وتنا ہی زیادہ اوسکا فائدہ ہوگا — نظر برین قاعدہ بموجب جسکی اوسکو عمل کرنا لازم

لازم ہی یہہ ہی کہ اوسکو چاہئے کہ حتے الوسع بہت مقدار پیداوار کی بوسیلہ
خرچ کرنے اپنے کم قدر کے جتنا کہ ممکن ہو پیدا کرے — پیدا کرنیوالی کی

خرچ دو قسم کی ہین یعنے خرچ سرمایہ اور خرچ محنت و کر خرچ سرمایہ سے ہمری نسبت
ہین وہ اصول بموجب جنکے ہمکو اس قسم کے خرچ مین عمل کرنا چاہئے مفصلہ ذیل ہین
— اول خرچ سرمایہ اتنا کم ہونا چاہئے جتنا کہ کسی چیز مطلوب کے پیدا کرنے مین
ہوسکتا ہو — فرض کرو کہ ایک چمار کی عادت ہی کہ وہ چمڑے کو ایسی بے
پروائی سے تراشتا ہی کہ اسمین ایک جوڑہ جوتی کی برابر چمڑا ضایع ہوتا ہی
تو وہ کبہی دولتمند نہین ہوگا — ایک کسان جو بے وقت ہونے ضرورت ایکہ
من بیج کی دو من صرف کرتا ہی اور دو من سے اتنا ہی کام نکلتا ہی جتنا کہ ایک
من سے تو گویا کہ وہ نصف بیج کو مفت برباد دیتا ہی — ولایت چین مین بیج
بجائے کہلے ہوئے پہینکنے کے ایک ایک کرکے بوتے ہین اور یہہ بات دریافت
کی گئی ہی کہ جو غلہ اس ترکیب سے بچتا ہی تمام رعایائے برطانیہ بزرگ کی خوراک کے
واسطے اکتفا کرتا ہی — دوم واسطے پیدا کرنے جنس مطلوبہ کے
سرمایہ اسی قیمت کا صرف کرنا چاہئے جتنی کی ضرورت ہو — اسلئے اسمین
ہر ایک شخص کا فایدہ ہی کہ وہ اس طور کو دریافت کرے جسمین مطلب [illegible]
حاصل ہوسکتا ہو اور کم سے کم قیمت کا سرمایہ خرچ ہووے — ایک سوداگر
پیشتر از اسکی کہ وہ ولایت بنگالہ سے اپنے ملک مین کوئی چیز لاوے یہہ خیال
کرتا ہی کہ اسکو کونسی چیز اپنے ملک مین سے باہر لیجانی چاہئے تا کہ جنس بنگالہ
ملک کی بہت سستی مل سکے — اور ایک دستکار کو اگر وہ نہایت عقلمند ہے تمام
اپنے تئین تمام ترقی علوم و فنون سے مطلع رکہنا چاہئے تا کہ وہ اس وسیلہ سے بہتر دریافت

خرچ سرمایہ

کرسکے کہ بعوض کسی مہنگی چیز کی کوئی سستی چیز کے استعمال کرنے سے اوسکی مطلب
برآری بھی پیدا ہو نہیں اجتماعی مطلوبہ ہوسکتی ہی — اکثر اوقات لوگ یہ سلسلہ دریافت
ہونے ایک سستی رنگ یا استعمال مین لانے کسی سستی سرمایہ کی عوض اوسکی جو بہت
مستعمل ہوتا تہا دولتمند اور صاحب زر ہوگئے ہین علیٰ ہذا ہر ایک فائدہ سی جو کسی شی کا
بیکار آمد مین ہو اچہی طرح اوس سے متمتع ہونا چاہیے — مثلاً تیل نکالنے کے کولو مین تخم
کتان جس سے السی کا روغن حاصل ہوتا ہی عمدہ خوراک مویشی کی ہی —
علیٰ ہذا القیاس بعد نکال لینے اجزا سے شیرینی کے جو مین سے بقیہ یعنی فضلہ بھی
اوسی کام آتا ہی — ایندہن کی جگہہ وہ چہال جلانے مین آتی ہی جسمین سے پہلے کسادہ
مشتی واسطے دباغت چمڑے کے نکال لیتے ہین کنگہیون کے بنانی مین
ضایع ہوتا کہین جز کا اجزا سینگ مین سے خوب واضح ہوتا ہی اول اچہی کارخانہ
مین جہان کہ کنگہیان بنائی جاتی ہین ہر ایک جزو شاخ حیوانات کا یعنی مغز اور جسم اور
نوک اور برادہ [illegible] اور لیس کسی نہ کسی فائدہ مند کام مین لگایا جاتا ہی او تلف
ہونے دیکہا [illegible] نہین پاتا اگر قدرین کسی شی کی خرچ کیا کرو ین
ترجانی ہے کہ ہر ایک بقدر کو اوسکی صرف کرین یعنی جس شی کا مراد ہو اوس سی ممکن ہو اوسقدر
اوسکی حصول مین کوشش [illegible] — مثلاً [illegible] کے چلانی مین بہت حرارت کا
ہونا ضروری ہی اگر [illegible] صرف ہوتا ہی اور [illegible] کفایت [illegible]
[illegible] خرچ سی یہہ مطلب اعلیٰ حاصل ہو [illegible] اور جب حرارت بکثرت پیدا
ہو تب لازم ہی کہ اوس سی جسقدر کام نکل سکتا ہو اوتنا نکالین — ہر ایک شخص
[illegible] کے شعلہ دیکہکر دریافت کرلیا ہوگا کہ بہت سی حرارت جو وہان پیدا ہوتی ہی
بالکل ضایع و بیکار جاتی ہی — بعضے لوہے کے اشیا بنانی مین ایک بڑی اصلاح جسکا

جسکا منشا کفایت شعاری نہی عقل مین آتی ہی اور حرارت جو سینہ بیکار جاتی تہی اب ہوا کے گرم کرنے کے لئے جو بہتی کے ہو سکتی مین کام آتی ہی صرف کی لی ہی — اس حکمت سے بچاو ایندہن کے بڑے خرچ کا ہو جاتا ہی ذکر خرچ محنت — چونکہ محنت کے صرف ہونے مین خرچ قدر ہوتا ہی جیسا کہ سنہر یا پیسے کے صرف ہونے مین اس لئے از روے کفایت شعاری محنت بہی اتنی ہی صرف کر لی جانے جتنی مین ہمارے مطلب برآری بخوبی تمام ہو سکتی ہو — اول ہمکو لازم ہی کہ جتنی محنت کی ضرورت ہو اس سے زیادہ نہین صرف کرین — بسبب بہت ہونے محنتون کے ہر ایک شخص کو طرف سستی کی رغبت ہوگی اور جسوقت کہ ایک آدمی کو کہانے کہنے کی فرصت ہوگی تو عجب نہین کہ اور لوگ بہی اپنے وقت کو اسکی سستی مین صرف کر دین —

دوم یا مقدار سے جسکی ضرورت ہی کم محنت نہین خرچ کر لی جانی جب بسبب ہونے بہت سی محنتون کے ایک ہی مزدور مختلف قسم کے کام کرتا ہی تب فوائد جو تقسیم محنت سے حاصل ہوتے ہین جاتے رہتے ہین اور ہم نقصان بیجا اختلاطی اور برہمی کار کی اوٹہاتے ہین —

سوم ہمکو چاہیئے کہ ویسی ہی قیمت کے محنت صرف کرین جسکی احتیاج ہی — کسی بڑے کام کو فرض کرلو تو معلوم ہوگا کہ بعض حصون کار مذکور کی کرنے مین زیادہ عقل اور توجہ بہ نسبت اورون کے درکار ہوتی ہی — بعض حصے ایسے ہوتے ہین کہ ان مین پانچ روپیہ روزینہ کے مزدورون کا کام ہوتا ہی اور بعضون مین آٹہ آنہ کے

کفایت محنت کی

زیادہ نہین — خیال رکھنا اِس بات کا بڑے کارخانہ مین بڑا فائدہ بخش ہی کہ
مزدورون کو اِس طرح جیسے کام پر معین کیا جاہیئے کہ کوئی اُن مین سے زیادہ
بہ نسبت اسکی جسمانی قوت کی محنت وہ حقیقت مین کرنا ہی نہ پاوے لیکن یہہ
بات بیان کرنی چاہیئے کہ ایک غلطی خلاف قسم کے واقع ہوسکتی ہی اور کہ بہت
سستی محنت کو استعمال کرنا موجب اُسی قدر نقصان کا ہی جیسا کہ بہت مہنگی کا —
ایک صورت مین تو ہمکو بسبب زیادہ اُجرت دینے کے بہ نسبت کہ ضرورت ہی
نقصان ہوتا ہی اور صورت ثانی مین ہمارا مصالح بسبب ناکارے کاریگر نوکر
رکھنے کی خراب ہوتا ہی جو تھی جتنی دیر کے واسطے ہمنے مزدور کو اُجرت دی ہی
لازم ہی کہ اُتنے اُس سارے وقت مین کام لیوین کیونکہ جو آدمی مزدور کے وقت کو
اپنے کام کے کروانے مین صرف ہونے کے لئے روپیہ خرچ کرتا ہی اسکو وقت
اپنے روپیہ کے برابر عزیز ہوتا ہی اگر مزدور اُسوقت کو ضایع کرے اور کار
مفوضہ انجام نہ دیوے تو درحقیقت جو روپیہ کہ اہل سرمایہ نے اُجرت مین دیا
ہی ضایع ہوتا ہی اور روپیہ کے ضایع ہونے سے کوئی آدمی کبھی دولتمند نہین ہوتا —
تاکہ مزدور سارے وقت مین محنت کرے چند باتون کا لحاظ رکھنا چاہئے اور
منجملہ انکی یہہ ہین جو آدمی مزدور نوکر رکھتا ہی اُسے چاہئے کہ وہ اپنے کام کا خود
منصرم رہے کیونکہ کوئی آدمی ہمارے کام کو اُس دلدہی اور درد سے انجام نہین دلواتا ہی
جیسا کہ ہم اپنے آپ اور اگر ایسا ہو سکے یعنے اہل کارخانہ اپنے آپ منصرم اور داروغہ
نہو سکے تو اُسے لازم ہی کہ وہ اپنے کارخانہ مین ایسا بندوبست کرے اور
اپنے آدمیون کی ذمہ واری اور جوابدہی مین اپنی کار کو تفویض کرے جو بجہہ
واقع ہونے کسی قصور کی کسی طرف سے صاحب کارخانہ یا کسی اور افسر کو اُسے مطلع

کمر بچن تاکہ وہ اسکا فی الفور تدارک کردیوے — بسبب انتظام اور بندوبست کے
بہت وقت بچتا ہی — جب ایک مزدور کو دوسرے کے واسطے انتظار کھینچنا پڑتا ہی
تو بہت وقت ضایع ہوتا ہی واجب ہی کہ وہ آلات جنسے کام لیا جاتا ہی تیز اور صاف
اور اچھی حالت میں رکھی جاویں تاکہ مزدوروں کو کوئی عذر انکی خراب ہونیکا جسکا
بہانہ ہے وہ بڑی دیر بیکار رہتے ہیں نہ ہے — ضرورت ان
اصول پر عمل کرنے کی صاف عیان ہی حاجت بیان نہیں — بازار میں ایک قسم کی
اشیا جب وہ سب صفات میں برابر ہوں ایک ہی مول کو فروخت ہوتے ہیں —
کوئی آدمی یہہ امید نہیں کرسکتا کہ وہ بازار میں اپنی جنس کے واسطے جو اسکے
ہمسایہ کی جنس سے کسی نوع سے بہتر نہیں ہی زیادہ مول بہ نسبت اسکے جو اسکے
ہمسایہ کو ملتا ہی حاصل کرسکیگا — وہ کیسے طور سے زیادہ فائدہ نہیں حاصل کر سکتا
الا اسکے کہ وہ ایسا بندوبست کرے کہ اسکی اجناس کم قیمت کو تیار ہوویں البتہ
اسحال میں وہ نسبت اپنی ہمسایہ کے بہت فائدہ حاصل کرسکیگا — اگر دو سوداگر
ہوں اور وہ دونوں ایک کپڑا فی گز آٹھہ آنہ کو بیچتے ہوں لیکن ایک انمین کا بسبب
اچھے انتظام اور بندوبست اپنے کارخانہ کے فی گز ایک آنہ کم لاگت کو کپڑا تیار کرواتا
ہو تو ظاہر ہی کہ اسے فی گز ایک آنہ زیادہ فائدہ ہوگا اور اسے چند سال میں
دونوں سوداگروں کی سرمایہ میں بہت فرق واقع ہوجاویگا — ہر کار اور ہر
پیشہ میں یہہ اصل ایک ہی طور پر عمل کرتی ہی — دولت جیسا کہ بعضے آدمی تصور
تصور کرتے ہیں کچھ بسبب مفید منصوبوں تجارت اور بڑے بڑے عزموں کے
نہیں حاصل ہوتی بلکہ بسبب ہر روز کفایت شعار اور محنتی ہونے کی اور اچھا انتظام
رکھنے کی — جو آدمی کہ ان وسیلوں سے دولت حاصل کرنی چاہتے گا وہ آخر کار

آخرکار امیر اور صاحب دولت ہو جاوے گا لیکن جو انکی علاوہ کسی اور چیز پر اعتماد کرے گا انجام مین دیوالا نکالے گا۔

سوالات

(۱) اس قاعدہ کو کسانون اور دستکارون وغیرہ کے مثالون مین بخوبی اور بہ توضیح بیان کرو کہ جہان تک ہو سکے نہایت تہوڑے خرچ سے بہت بڑی مقدار پیداواری کے تیار کرنی چاہیئے۔

(۲) اسبابات کی وہ مثالین جو تمھین معلوم ہین بیان کرو کہ بسبب نوکر رکہنے کیچے کاریگرون کے بہت مصالحے خراب ہوتا ہی۔

(۳) کوئی مثال تم ایسے دو جسّے یہہ معلوم ہو جاوے کہ بسبب سستے مصالحے کے استعمال کرنے کی قیمت اشیاء کی سستی ہو جاتی ہی۔

(۴) یہہ مذکور ہی کہ بنولون مین سے بہت اچھا تیل نکالا جاسکتا ہی اگر فی الحقیقت بنولون کو اسکام مین صرف کرین تو اُسکے روئی بونے والون اور روپے خرچ والون کے حالت پر کیا اثر ہوگا۔

(۵) مثالین اچھی اور بری بندوبست کیبیچ استعمال جزدی قیمت کے اشیاء کیے بیان کرو۔

(۶) تمنے کبھی نتیجہ نوکر رکہنے زیادہ مزدورون کا بہ نسبت کہ انکی احتیاج واسطے ایک کے انجام دینے کے ہی دیکہا ہی اور اگر دیکہا ہی تو اُسے بیان کرو۔

(۷) تمنے کبھی نتیجہ تہوڑے مزدورون سے بہت کام لینے مین نکلتا ہی دیکہا ہی اور اگر دیکہا ہی تو اُسے بیان کرو۔

(۸) فرض کرو کہ اچھے اور بیچی اُجرت کا سنار کاریگرون سے آسانی محنت کروائی جاوے

واسطے ان اشیا ریکے قیمت پر جو انکی محنت سے تیار کر دی جاوین کیا اثر ہوگا

(۹) اس مثل کے کیا معنے ہین کہ مالک کے آنکھہ تلے گھوڑا موٹا ہوتا ہو

(۱۰) ایک کارخانہ مین اچھے اور بہتر آلات کے موجود رکھنے سے کیا نتیجہ نکلتا ہی

(۱۱) کس طور سے تم امید کر سکتے ہو کہ تم دولتمند ہو جاؤگے

فصل دوم درباب خرچ ذاتی کسی شخص کے جو واسطے حصول آسائش اور آرام نفسانی کے کیا جاوے

اس صورت مین مقصود خرچ سے پیدا کرنا قدر کا نہین ہوتا بلکہ رفع کرنا خواہشات نفسانی کا ہر آدمی خواہ امیر ہو یا غریب بعضی خواہشون اور احتیاجون کے رفع کرنے مین ساعی رہتا ہی اور جنکی رفع کرنے مین مال صرف ہوتا ہی اسی وجہ سے ہر آدمی کو خواہ وہ امیر ہو یا غریب کفایت شعار ہونا چاہیے غرض کفایت سے یہان یہہ ہی کہ جہان تک ممکن ہو اپنی خواہشون کو تھوڑے خرچ سے رفع کرنا اور اصول جسکا یہان لحاظ رکھنا چاہیے بعینہ ویسی ہی ہین جیسے کہ پہلے بیان ہوئی ہین لیکن یہہ بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اون ہدایتون مین جو آگے بہ تفصیل مذکور رہین یہہ تسلیم کر لیا ہی کہ ایک آدمی ارادہ بسر کرنے اپنی اوقات کا طریقہ دیانت سے رکھتا ہی یعنے اسکا قصد ہی کہ آمدنی سے زیادہ صرف نکرے یا جسقدر مال اوس پاس ہی اوسی پر گذارہ کرے نہ یہہ کہ اپنی ہمسایہ کے مال پر اور یہہ بھی تسلیم رکھا گیا ہی کہ وہ اپنے پیشہ کے فوایدسے کما حقہ واقف ہی اور یہہ جانتا ہی کہ واسطے خرچ اپنی ذات اور عیال اور اطفال کی وہ از راہ دیانت کسقدر خرچ کر سکتا ہی — جس صورت مین کہ یہہ سب باتین تسلیم کر لی گئی ہون اب تو کام کفایت شعاری کا یہہ ہی کہ ایسے طریق کی ہدایت کرے جس سے بباعث اصلاح

سلامت روی کے مصارف سے اُسکو کمال آسایش اور فراغ خاطر حاصل ہووے
جن لوگون کی نزدیک یہہ باتین قابل یاد رکہنے کے ہین انکی حق مین بیان ذیل موجب
فایدہ کا ہوگا — اوّل وہ چیز کبہی نہین خریدنی چاہئیے
جسکی احتیاج نہو چونکہ ہمارا مطلب رفع کرنا خواہشون کا ہی تو وہ چیز ہم کیون خریدین
جسکی ہمین احتیاج نہین ہی — ایک چیز کتنی ہی خوبصورت یا کتنی ہی کم قیمت ہو لیکن
اگر اسکی ہمین ضرورت نہین ہی تو یہہ مناسب ہی کہ ہم اُسے ہرگز نہین خریدین
اور اُسے کسی اور کی واسطے جسکو اسکی احتیاج ہو چہوڑ دین —
دوم ہمکو چاہئے کہ کوئی چیز مقدار احتیاج سے زیادہ نہ خریدین کیونکہ اگر زیادہ
خریدینگی تو وہ محض بیکار رہیگی اور اتنا مال مفت ضایع ہو جاویگا — علاوہ
اسکی جب کوئی چیز افراط سے خریدی جاتی ہی تو ہم اُسی کفایت سے خرچ نہین کرتی
اور اسی سبب سے بہت خرچ فضول واقع ہوتا ہی — مگر خلاف اسکی بیدلی واجبی کی
کفایت سی ہی کام نکل جاتا ہی — جو آدمی چار گرہ کپڑے کی کفایت کے واسطے اپنا
انگرکھا خراب کرتا ہی وہ اُسقدر بیوقوف ہی جتنا کہ وہ شخص جو چار گرہ زیادہ
خرید لیتا ہی اور ضایع کرتا ہی — سوم جو چیز خریدی جاوے
اُسکی سب قدر و نکو بالکل مستعمل کرنا چاہئے — یہہ ممکن ہی کہ جب ایک قدر کسی
چیز کی خرچ ہو جاوے تو اسمین دوسری باقی رہی اور اگر اسکو ضایع نہونی دیوین
تو اُسسے فایدہ ہوگا اور اسطور پر عمل کرنے سے بہت مال بچتا ہی — ہر سال
بہت مال بسبب غفلت اور بیپروائی کی خراب و ضایع ہو جاتا ہی — مثلاً کپڑون
مین کیڑا لگ جاتا ہی اور روٹیون مین پہپوندی لگ جاتی ہی اور گوشت سڑ جاتا ہی او
ر اشیا مین بیفایدہ کا رشتہ صرف ہو جاتا ہی — اسطرح پایا جاتا ہی کہ اکثر گہرونمین

نصف حصہ ان قدردان اجناس کا جو خریدی جاتی ہیں ایسی بیکار طور سے صرف
ہوتا ہی کہ کسی ایک شی ذی روح کو بہی اُسسے فائدہ نہیں ہوتا اور کسی کو خاک بہی اُسسے
آرام اور آسایش نہیں حاصل ہوتی — واسطے آرام
اور آسایش کے بخوبی قادر ہونی کی لازم ہی کہ آلات گہر کے اچہے ہوں کیونکہ انکی
اچہا ہونے سے تہوڑے خرچ اسباب اور محنت سے بہت آرام اور آسایش بہ دست
رس ہوجاتی ہی — مرد لائیقوں میں موجود رکہنا اچہے اشخاص کا جنہیں تہوڑا
ابتدا میں چاہئے منجملہ مقتضیات اچہے بندوبست اور کفایت شعاری کے ہی —
وہ اصول جنکی بموجب محنت میں کفایت شعاری کیجاتی ہی بعینہ ویسی ہیں جیسے کہ اوپر
بیان ہوئے، الا یہہ بات بیان کرنی ضرور معلوم ہوتی ہی کہ سرانجام دہی امور
خانگی اور ادر کارخانجات میں یہہ لحاظ رکہنا چاہئے کہ جتنی محنت کی ضرورت ہو
اتنی ہی کا استعمال کریں اور ایک ذرہ بہی زیادہ نہ صرف کریں — اور کہ ویسی
قسم کی محنت کو مستعمل کریں جیسی کی ضرورت ہمارے کام کو بخوبی انجام دلوانی کے
واسطے ہو — کفایت اخراجات خانگی میں منحصر ہی اوپر دانائی اور اچہے
انتظام اہل خانہ یا منصرم امور خانگی کی — انتظام امور خانگی کا اکثر گہر والے
یا اہل خانہ کی ذمہ داری میں ہوتا ہی — اُسکا یہہ فرض ہی کہ وہ ہوشیار رہے
یہہ بات دیکہتی ہی کہ گہر میں کوئی چیز خراب ہونے پاوے اور ہر چیز مناسب
کام میں صرف ہو اور کہ مزدوروں سے اُسکی محنت کے سارے وقت میں کام لیا
جاوے اور وہ ذرا بہی بیکار نہ رہے — اہل خانہ کو اس امر سے مطلع ہونا چاہئے
کہ ہر گہر کا کام انجام دینا ہی اور کہ وہ کیونکر کیا جاویگا — اگر وہ آپ گہر کے کام
انجام دلوانی میں تن دہی کرے تو کون غیر اسکی کام کو کریگا — اگر وہ بے پروا رہے

رہتی ہے اور طفولیت کو سکار فرما دے اور اہتمام امور خانگی کا اپنے ذمہ نہ لیوے تو اسکی گہر میں بے بندوبستی بدرجہ کمال ظہور پکڑے گی اور کوئی گہر کا آدمی بہ آرام اوقات بسر نہیں کر سکے گا اور اسپر کمال خجالت اور بدنامی عائد ہوگی — نتیجہ بے پروائی کا ایسے کاموں ظاہر ہی کیونکہ جب اخراجات بہت فضولی ہوتی ہین تب کتنی ہی آمدنی ہو وہ کفایت نہیں کرتی۔ اور آخر کار قواعد فضول خرچیوں کے خواہش خیال کو دور کر کے اور انکو مدرسہ افلاس مین بہ نسبت دیگر سبق کفایت شعاری کا سکہلاتے ہین —

سوالات

(۱) کس واسطے ایک دولتمند آدمی کو کفایت شعار ہونا چاہئیے

(۲) کیا غریب آدمی بدون کفایت شعار ہونے کے کبہی دولتمند ہو سکتے ہین —

(۳) کیا تم کبہی کوئی چیز فقط اسواسطے خریدتے ہو کہ وہ سستی ملتی ہی اور تمہین یاد ہی کہ ایسی چیزون کی خریدنے کا کیا نتیجہ ہوا ہی —

(۴) واسطے اخراجات ذاتی کی تہوڑے تہوڑے اسباب کا خریدنا اچہا ہی یا بہت کا ایک دفعہ —

(۵) تم مثالین ایسی دو جنسی معلوم ہو کہ اسباب خود بخود بسبب غفلت مالک کے خراب ہو جاتا ہی —

(۶) کیا کبہی تمہاری ذات کا اسباب اس طور پر نہین ضایع ہو جاتا ہی —

(۷) اہل خانہ یا گہر کے مالک نی کی کیا فرایض ہین —

(۸) واسطے انجام دینے گہر کے کامون کی بہت آدمیون کی مصروف کرنی مین کیا نقصان اور کیا تکلیفین عائد ہوتی ہین —

(۹) اگر اہل خانہ اپنے فرایض کو بدرستی نہ انجام دیوے اور غفلت مین رہے تو اسکے کیا نقصان نکلتے ہین —

فصل سوم در باب اخراجات سرکاری کے

عدالتون کے کاروبار کے اجرا ہونے مین بہت خرچ ہوتا ہی — بادشاہ اور افسرون اور سپاہ اور منصفون اور اور قسم کے عہدہ دارون کے واسطے اندوختہ کرنا چاہیے یعنے اونکو تنخواہین اور مواجب مناسب دینے چاہیین — اگر سرکار اپنے دشمنون سے لڑے تو زر واسطے جمیع اخراجات لڑائی کے دینا چاہیے — ان سب باتون کے واسطے ہر سال روپیہ جمع ہونا چاہیے — اصول جنکے بموجب ان اخراجات کی کفایت کرنی چاہیے ویسی ہی ہین جیسا کہ اور صورتون مین — اگر سرکار روپیہ کو بیکار کام مین صرف کرے تو وہ ضایع ہوگا اور رعیت کی ملک مین احتیاج ہوگا — اور اگر وہ اسے کسی فایدہ کے کام مین لگاوے تو اسے نفع ہووے گا — ضایع کرنا روپیہ کا گو وہ سرکار کی طرف سے ہو یا خاص آدمیون کی طرف سے ہر دو صورت مین ایک نوع کا نقصان ہی اگر اسکے عوض مین ویسی ہی چیز پیدا نہ ہووے

اب ہم پہلی یہہ بیان کرینگے کہ محاصل کیونکر جمع کیے جاتے ہین اور بعد ازان یہہ کہ وہ کن کامون مین صرف ہوتے ہین — محاصل کبھی صریح اور کبھی غیر صریح تحصیل کیے جاتے ہین — محصول صریح وہ ہی جو بحساب فی صدی وغیرہ کے محصول ادا کرنے والون کی مال سے لے لیا جاتا ہی اور جو مقدار مین اتنا ہوتا ہے کہ اسکے بوقت تحصیل کیا جانے کے بقدر جانچ کے تحصیل ہو جاوے — ایسے حال مین سب آدمیون کا مال ایک نقشہ مین قلمبند ہو جاتا ہی اور ہر اسم کے

سامنے لکھا ہوتا ہی کہ اسکو اتنا محصول دینا ہی وہ افسر جو محصول تحصیل کرنیکے واسطے معین ہوتے ہین اُسے لوگونسے وصول کرکے خزانہ عامرہ مین ارسال کرتے ہین — اس ترکیب محصول لینے مین کئی فائدے ہین آجکال مین ہر آدمی محصول بہ بموجب اندازہ اپنے مال کے دیتا ہی اور نہ بموجب اپنے خرچ کے —

غیر صریح محصول وہ ہی جو لوگونسے نہین لیا جاتا بلکہ اُن اشیا پر لگایا جاتا ہی جو کسی ملک مین وارد ہوتے ہین — جہان یہہ طریق محصول لینے کا مروج ہوتا ہی وہان صاحب پرمٹ ہر کشتی کو جو غیر ملک سے آتے ہی روکتا ہی اور کسی چیز کو جسپر محصول لگتا ہی بدون لینے محصول یا اقرارنامے کے کہ یہہ محصول اتنی مدت مین ادا کیا جاویگا جانے نہین دیتا جیسا کہ ہندوستان مین نمک اور روئی اور رکھاند بدون محصول دینے کے بِلَین پرمٹ کے باہر نہین جاسکتے — انگلستان مین شراب انگوری اور چربی اور ریشم اور چاء پر محصول لگتا ہی اور یہہ چیزین ممالک غیر سے اس ولایت مین نہین آسکتی جب تک اُنکا محصول نہ ادا کیا جاوے — اس محصول کو محصول پرمٹ کہتے ہین — لیکن اُن چیزون پر جو شہر مین بنایا ہوتے ہین جیسا کہ دہلی مین شراب اور انگلستان مین اسپٹ اور کاغذ اور شمعین اور صابن وغیرہ پر محصول لیا جاتا ہی اُسے زبان انگریزی مین اکسائز اور ہندی مین فقط محصول یا سایر کہتے ہین — یہہ سب محصول سوداگر یا دستکار دیتے ہین اور افسران پرمٹ اُسے تحصیل کرکے خزانہ سرکاری مین داخل کرتے ہین اور جہانسے وہ اخراجات سرکاری مین صرف ہوتا ہی — سوداگر اور دستکار ان محصولون کو معہ اپنے نفع کے قیمت اشیا مین بڑہا دیتے ہین اور درحقیقت وہ خریدارون اشیا محصولی کے

سکے جیب خاص سے ادا کیا جاتا ہے — اسطرح ہر آدمی اُس شہر مین جہان محصول کا
رواج ہوتا ہی بوقت خریدنے اشیاء محصولی کے کچھہ کچھہ حصہ محصول کا ادا کرتے
ہین — اعتراض جو اسطور پر محصول لینے مین پیش کئی جاتے ہین یہہ ہین — آدمیونکو
یہہ نہین معلوم ہوتا کہ انہون نے کتنا محصول ادا کیا ہی بہت کم آدمی بوقت خرید اشیا
کے خریدنے کے یہہ خیال کرتے ہین کہ چونکہ ان چیزون پر محصول لیا جاتا ہی تو
انکی قیمت گران ہوگئی ہی اور کہ انکو فیصدی بہت روپیہ محصول مین دینا پڑتا ہی
— جسحال مین لوگ ان باتون سے واقف نہین تو وہ بیپروا ہو جاتے ہین
اور نہین خیال کرتے کہ آیا سرکار خرچ بیجا اور بہت کرتی ہی یا بجا اور کم
— چونکہ محصول سیدہا آدمیون سے نہین لیا جاتا ہی بلکہ اجناس
سے تو جبتک کوئی آدمی اشیاء محصولی کو اپنے صرف کے واسطے مول نہین لیتا تب
تک اسکو محصول نہین دینا پڑتا اور یہان یہہ بات پائی جاتی ہی کہ اگر ایک بڑا
امیر نسبت ایک غریب کے اشیاء محصولے کو زیادہ نہ خرچ کرے تو وہ دونون برابر محصول
دیتے ہین — اور یہہ امر خلاف مقتضیات اچھے اور مناسب اصول محصول
لینے کے معلوم ہوتا ہی کیونکہ انصاف مقتضی اسبات کا ہی کہ جسقدر آدمی چاہتا ہی
کہ سرکار اسکی حمایت اور حفاظت کرے اتنا ہی لازم ہی کہ وہ محصول دیوے
یعنی ہر شخص کی جتنے مال کی سرکار حفاظت کرے اُسی اندازہ سے اسکو
محصول دینا چاہئے اور یہان سے امیرون کو زیادہ محصول دینا ضرور معلوم ہوتا
ہی اور اگر ہم کبھی خلاف قاعدہ بالا کے کام کرین تو چاہئے کہ اسمین غربا کا
فائدہ منظور ہو کیونکہ امیر آدمی بدون تکلیف کے بسہولت محصول ادا کر سکتے
ہین مگر خلاف اسکے غریبون کے حق مین بہت مصیبت ہوتی ہی کیونکہ اکثر اوقات

محصول کا انکی آسایش اور آرام کے وسیلون کو گھٹا دیتا ہے —
فرض کرو کہ محصول تحصیل ہو گئی اب دریافت کرنا چاہئے کہ وہ کسطرح سے اور
کن کامون مین صرف کرنی چاہئیں — ہمیشہ یہہ بات یاد رکھنی چاہئے
کہ سرکار کے پاس کچھہ نہیں ہی اور اسکو کسی چیز پر دسترس نہیں — یہہ
تمام روپیہ جو محصولون مین جمع ہوتا ہی سرکار کا مال نہین ہی بلکہ سارے
ملک کا سرکار فقط اسکو خرچ کرنے کے واسطے مقرر ہوئی ہی مگر اسکو یہہ
اختیار نہین ہی کہ ایک کوڑی بھی اپنی ہی ایسے کام مین لگاوے جسمین
ملک کا فائدہ منظور نہو — اول کچھہ حصہ اس روپیہ کا
بیچ تقرری دفترون اور کچہریون دیوانی اور فوجداری اور ادا کرنے تنخواہ
عہدہ داران عدالت کے صرف ہوتا ہی یعنی افسرون اور کچہریون کا ضلعون
مین ہونا ضرور ہی اور اسی لئے انکی تنخواہین اور خرچ کے دینے مین دریغ نہیں
کرنا چاہئے — ان باتون مین سب کا فائدہ منظور ہی کہ صاحب استعداد اور متدین
صاحبان عدالت مقرر ہووین اور اچھے بچہری اور مزید خرچ نوکر رکھے جاوین
اور یہہ باتین بدون بیش کوڑی کے مواجب کے میسر نہین ہو سکتین دوم
یہہ مناسب معلوم ہوتا ہی کہ ہر آدمی کچھہ نہ کچھہ تربیت پاوے اور واسطے سر انجام
اسکام کے اگر سرکار لوگون سے روپیہ لیوے اور اسی وہان کے لوگون کی
تعلیم مین صرف کرے جہانسے وہ لیا گیا ہی تو یہہ امر بہت مناسب ہی اور تحصیل
ہونا اس روپیہ کا بموجب قانون سرکاری کے انسب معلوم ہوتا ہی —
سوم بعضے ملکون مین عبادت جاری رکھنی مذہبی سعادت کے محصول سے ادا کئے
جاتی ہین اور بعضے ملکون مین لوگ اپنی خوشی سے اسکے لئے روپیہ دیتے ہین خرچ کیا

کلیسا انگلستان کا بیشتر اُس جایداد سے ہوتا ہی جو اسکے لئے معین ہی اور اس مین
سرکار کا کچھہ تعلق نہین سواے اسکے اور بہی آمدنین قوانین کے سایہ حمایت
مین اسکے مصارف کے لئے ہین مگر ہر شخص کو اختیار ہی کہ کسی اور مذہبی امور کے
لئے اگر اُسکا جی چاہے روپیہ صرف کرے۔

چہارم مصارف اُن کامون کا جنسے ملک بہتر ہوتا ہی لوگون سے دلوانا چاہئے مثلاً خرچ تعمیر کرنے
سڑکون اور بنادر اور اُن مکانون کا جہان روشنی کی جاتی ہی تاکہ مسافران
بحری کو معلوم ہوجاوے کہ یہان پہاڑ ہی اور یہان سے جہاز کو بچانا چاہئے لوگون کی
جیب سے اُٹھتا ہی — ان چیزون سے خلق کو فائدہ ہوتا ہی اور اسلئے اُسکو اُنکا صرف ادا
کرنا چاہئے

پنجم مفلسون کے پرورش کا خرچ لوگون کے مال مین سے
ادا کیا جاتا ہی — بہت آدمی جب بوڑہے ہوجاتے ہین تو اُنکا کوئی اب لواحق
نہین رہتا کہ اُنکی پرورش کرے اسحال مین اگر کوئی اُنکی دستگیری نکرے تو وہ
مرجاوین لیکن جب تک اُنکی دستگیری سب لوگون کی مرضی پر چھوڑی جاوے تب
تک کوئی اُنکی پرورش نہین کریگا پس لازم آیا کہ سرکار اس امر مین مداخلت کرے
اور جب یہہ کار سرکار کے ذمہ ہوا تو اُسے چاہئے کہ بہت خبرداری کرے
تاکہ جو لوگ حقیقت مین مفلس ہین وہی اسطور سے پرورش پاوین اور اُسے
ایسا بندوبست کرنا چاہئے کہ محتاج حتی الوسع محنت کرکر پرورش پاوین اگر
سرکار ان باتون کا لحاظ رکہیگی تو ضرور لوگون کے ذمہ سے خرچ مفلسون کی
پرورش کرنے کا بہت گھٹ جاویگا۔

ششم ایک اور بڑا صرف
جو لوگون کی مال مین سے کیا جاتا ہی لڑائیون کا ہی — یہان اسباب کا بیان کرنا ضرور
نہین کہ آیا لڑائیان بیجا اور موافق احکام شرع کے ہین یا نہین — لڑائیون مین
صرف

مال ضایع اور برباد ہوتا ہی لیکن جب لڑائی واقعی شروع ہو جاوے تو کفایت شعاری اس امر کی مقتضی ہوتی ہی کہ اسکی واسطے سامان بہت مناسب اور درست طور سے تیار کیا جاوے — سلاح اور گولا بارود موافق احتیاج کے بہم کرنی چاہئین اور اچھے موقع کے مقامون پہ مورچہ بندی کرنی چاہئے اور سپاہ کو ایسی تربیت دینی چاہئے کہ وہ سامان جنگ کو بہت فائدہ سے استعمال کر سکیں اور دشمن کے گروہ مین بہت خونریزی اور غدر واقع —

سوالات

(۱) اس دعوے کو ثابت کرو کہ ایک آدمی اور سارے ملک یعنے سرکار کے خرچ مین بلحاظ اصل کے کچھہ فرق نہین ہی —

(۲) فرض کرو کہ جس شہر مین تم رہتے ہو اسمین سے پچاس ہزار روپیہ کا محصول جمع کرنا ہی اب ہم سوال کرتے ہین کہ یہہ امر کیونکر عمل مین آسکتا ہی —

(۳) فرض کرو کہ فی سو روپیہ کے کہان تک پچاس روپیہ محصول لینا ہی اب بتلاؤ کہ یہہ محصول کیونکر لیا جا سکتا ہی —

(۴) محصل صریح اور غیر صریح مین کیا کیا فائدے اور کیا کیا نقصان ہین —

(۵) ہم جب یہہ بات کہتے ہین کہ سرکار کے قبضہ مین کچھہ چیز نہین ہی اس سے ہمکو کیا مراد ہوتی ہی —

(۶) کسواسطے مصارف مدرسون کی لوگون کی مال سے ادا ہونے چاہئین

(۷) کسواسطے اخراجات ان مقامون کے جہاز وغیرہ کے واسطے آگاہ کرنی جہازون کی مقام خطر روشنی کیجاتی ہی سرکار کے ذمہ ہین —

(۸) مفلسون کی پرورش کرنیکا خرچ کن کی ذمہ ہونا چاہئے اور سرکار کو کسی مفلسون کی پرورش کرنی ہی؟

صحیح نامہ اغلاط علم انتظام مدن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۵	مالک سال کا	مالک ہونی کا
ایضاً	ایضاً	صرف محنت کیا ہی	محنت صرف کی ہی
۶	۱۹	سے گین	لین گی
۷	۱	[illegible]	مختلف
۳۲	۱۹	کیون سود ہین	کیون سود مند ہین
۶۴	۱۴	یا ڈ دو فٹ	یا دو فٹ
۶۷	۳	خود سالی	خرد سالی
۷۶	۱۹	فایدون جو	فایدون کی جو
۸۰	۶	مصرف	مصارف
۸۵	۱۸	اشیاء کی سی	اشیاء کی لئی
۸۷	۱۰	اقتدار ہون	اقتدار ہو
۸۸	۱۲	خاص لوگو کی	خاص لوگون کی
۸۹	۷	صرف کرنے خواہش	صرف کرنے کی خواہش
۹۰	۵	لنگر کا ہون	لنگر کا ہون سکے
۹۲	۴	مقرر ہی سے	مقرر ہونی سے
۹۵	۲۰	درکار ہو	درکار ہون
۹۷	۶	مختلف ہین	مختلف ہین ملی
۱۰۱	۱۰	اس کام کی	اس کام کی لیی
۱۰۳	۶	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۲	۱۳	ہوتی اور کری	ہوتی ہی اور کری
۱۱۳	۱۹	اسی در	اسی قدر
۱۲۶	۱۲	قرض دجادی	قرض دیا جادی
ایضاً	۱۴	ہو جادی	ہو جادی گا
۱۲۷	ایضاً	بیہ رشخص	بیہ شخص
۱۲۸	۱۷	در کار ہیں	در کار ہی
۱۳۲	۱۴	کرد اگر سکا	ادا کر سکا
ایضاً	۲۰	اول مقدور	اول حسب مقدور
۱۴۱	۱۳	در ـ اب	دستیاب
۱۷۱	۹	اگر جمع	اگر جمع
۱۷۴	۱۳	اٹھایا ہی ہو جاتا ہی	اٹھاتا ہی
۱۸۰	۱	کاری اکر	بکاری میں
ایضاً	۸	سرکڑ ان سکاہی	پکڑ ان سکتی ہیں
ایضاً	۳	بکہ مر در	کہ مرون
۱۸۱	۳	اور قرق فسط	اور قرق فقط
۱۸۲	۱۲	جتنا کہو سکی	جتنا کہ ہو سکی
۱۸۴	۱۰	متعلق دہی ہیں	متعلق ہوتی ہیں
۱۸۸	۵	سبر ممتنع	سبے ممتنع
۱۹۲	۱۲	خرچ والون	خرچ لی والون
۱۹۳	۳	نکلتا ی	نکلتا ہی
۱۹۴	۱۱	پہلی درجی	پہلی درجی
۱۹۴	۱۳	اکہ بکہ	اگر کہہ
۱۹۶	۴	کاموں نظاہر ہی	کاموں میں بظاہر

ACC. No. ۱۳۸۰

Date	No.	Date	No.

Maulana Azad Library
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over - due.